عظمت مصطفیٰ ﷺ قرآن وحدیث کی روشنی میں

مولانا محمد افضال حسین نقشبندی

انا خاتم النبیین لا نبی بعدی

مولانا شہزاد احمد مجددی چوراہی

دیوبندی علماء کی "محافل میلاد میں شرکت" ناقابل تردید ثبوت

مولانا محمد افضال حسین نقشبندی

ابدال وقت کے ایک واقعہ کی وجہ سے اعلیٰ حضرت پر کئے گئے دیوبندی اعتراض کا جواب

مولانا میثم عباس قادری رضوی

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمْ

هُوَ الْحَبِیْبُ الَّذِیْ تُرْجٰی شَفَاعَتُهٗ
لِکُلِّ هَوْلٍ مِّنَ الْاَهْوَالِ مُقْتَحِمِ

مُحَمَّدٌ سَیِّدُ الْکَوْنَیْنِ وَالثَّقَلَیْنِ
وَالْفَرِیْقَیْنِ مِنْ عُرْبٍ وَّمِنْ عَجَمِ

فَاِنَّ مِنْ جُوْدِکَ الدُّنْیَا وَضَرَّتَهَا
وَمِنْ عُلُوْمِکَ عِلْمَ اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ

صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَکَ وَسَلَّمْ

علم و تحقیق کا شاہکار شاندار مجلہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الصلوٰۃ والسلام علیک وعلی الک واصحابک سیدی یارسول اللہ

ماہنامہ

اہلسنت

گجرات پاکستان

INTERNATIONAL

صفر المظفر، ربیع الاول 1439ھ بمطابق نومبر، دسمبر 2017ء

تحفظ مقام مصطفیٰ کا نقیب
اور نفاذ نظام مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا علمبردار

بفیضان نظر: شیخ المشائخ حضور خواجہ پیر محمد سلم قادری رحمۃ اللہ علیہ

سرپرست اعلیٰ: شیخ الحدیث والتفسیر مفتی محمد اشرف القادری محدث نیک آبادی

حسن ترتیب

قیمت فی شمارہ	زر سالانہ	U.K	U.S.A
30 روپے	360 روپے	20 پاؤنڈ سالانہ	40 ڈالر سالانہ

عرب امارات
100 درہم سالانہ

(پبلشر) محمد مسعود قادری (پرنٹر) سلیمان تیمور — مقام اشاعت: الجامعۃ الاشرفیۃ علی مسجد کرمی گجرات

خط و کتابت اور ترسیل زر کا پتہ: دفتر ماہنامہ "اہلسنت" الجامعۃ الاشرفیۃ علی مسجد کرمی گجرات

حمد و نعت

جب گروں میں تو کوئی مجھ کو اُٹھا دیتا ہے
یہ تصور تیری ہستی کا پتا دیتا ہے

جان و دل ہوش و خرد تیری عطائیں مولیٰ
سب جہانوں کو ترا حسن جِلا دیتا ہے

تیری قدرت کے ہیں ہر سمت سہانے منظر
اپنی عظمت پہ گواہی تو بجا دیتا ہے

ڈالیاں جھومتی ہیں تیری ثنا خوانی میں
پتا پتا تیری مدحت کی ہوا دیتا ہے

جز ترے بگڑی بنا سکتا ہے کس کی کوئی
ہاں مگر تو ہی جسے اذنِ عطا دیتا ہے

کیا ہی اعزاز ہے کیا میرا نصیبا یارب
اپنا محبوب مجھے راہ نما دیتا ہے

تیری تمجید مرے لب پہ ہو ہر دم جاری
دلِ مجبورؔ ترے در پہ صدا دیتا ہے

(جل جلالہ)

کیا بات ہے اُس شاں کرم جود وسخا کی
ہر چیز طلب سے ہے مجھے پہلے عطا کی

یہ جان یہ ایمان یہ قرآن وہدایت
ہم پر یہ کرم آپ کا رحمت ہے خدا کی

کیا سمجھے بھلا کوئی بشر آپ کا رُتبہ
پتھر ہیں پڑے عقل یہ بنیاد ہے خاکی

ہے آپ کے انوار سے ہر سمت اُجالا
ہے آپ کے فیضان سے توقیر وفا کی

یہ جرأتِ اظہار بھی ہے آپ کا احساں
بندوں میں وگرنہ تھی کہاں سوچ رسا کی

ہے آپ سا دُنیا میں کہاں کوئی حق آگاہ؟
پیغام یہ دیتی ہے ہر اک موج صبا کی

چاہوں میں شفاعت کیلئے آپ کا دامن
مجبورؔ سدا میں نے یہی حق سے دُعا کی

(صلی اللہ علیہ وسلم)

سید عارف مجبور رضوی

اداریہ

عقیدۂ ختمِ نبوّت

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

قومی وملی زندگی میں بعض ایام ایسے بھی آتے ہیں، جنھیں ان کی تاریخی اور لازوال اہمیت کے پیش نظر ہمیشہ یاد رکھا جاتا ہے۔۔۔ایسے ہی ایام میں سے ۷ ستمبر کا تاریخی دن بھی ہے، یہ دن جہاں ہمیں قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دیے جانے کے واقعہ کی یاد دلاتا ہے، وہاں دعوت فکر وعمل بھی دیتا ہے کہ ربع صدی سے زائد عرصہ گزر جانے کے باوجود اس آئینی فیصلے کے عملی تقاضے پورے ہوئے ہیں یا نہیں؟۔۔۔اس پہلو سے دیکھا جائے تو بڑے افسوس اور دکھ سے اس امر کا اظہار کرنا پڑتا ہے کہ قادیانیوں نے قومی اسمبلی کی منظور کردہ متفقہ آئینی شق اور اجتماعی واجماعی فیصلہ کو تسلیم نہیں کیا۔۔قادیانی، حکومتی کلیدی مناصب پر بدستور مسلط ہیں۔۔۔بلکہ موجودہ دورِ حکومت میں تو انھوں نے اپنی شرانگیز سرگرمیوں کو مزید تیز کر دیا ہے۔۔۔یہ بات زبان زد خاص وعام ہے کہ اعلیٰ ترین اداروں میں بعض قادیانی یا قادیانیت نواز عناصر اہم ترین مناصب پر موجود ہیں۔۔۔وہ آئے دن، دین اور دینی شعائر کی اہمیت کو گھٹانے کے لیے ملک میں سیکولرازم کے نفاذ، میڈیا کے ذریعے فحاشی وعریانی کے فروغ اور یورپی کلچر کی ترویج واشاعت کے لیے کوشاں نظر آتے ہیں۔۔۔C-۲۹۵ کو غیر مؤثر بنانے، حدود آرڈیننس میں بے جا ترامیم کے ذریعے اسے عملی طور پر ختم کرنے کی سازشیں اور دینی مدارس کے خلاف بیانات اور کارروائی کی دھمکیاں اور حال ہی میں انتخابی اصلاحات کی آڑ میں حلف نامے کی تبدیلی بھی اسی قادیانیت نوازی کی عملی صورت ہے۔۔۔

حقیقت یہ ہے کہ قادیانی دین کے دشمن تو ہیں ہی، ملک وملت کے بھی دشمن ہیں۔۔۔یہ ایک بیّن حقیقت ہے کہ انگریزوں نے جھوٹی نبوت کا یہ پودا اپنی سیاسی ضرورت کے لیے کاشت کیا تھا اور اسے پروان چڑھانے کے لیے ہمہ نوع اور ہر ممکن سرپرستی کا اہتمام کیا تھا۔۔اب انگریز کے معنوی پیروکار اس ناپاک مشن کو تقویت پہنچانے کی شعوری یا غیر شعوری کوششوں میں مصروفِ عمل ہیں۔۔۔

انگریزوں نے برصغیر میں قدم جمائے تو وہ مسلمانوں کی ذات رسالت مآب ﷺ سے گہری قلبی عقیدت ومحبت اور جذبہ جہاد سے خائف تھے، وہ یہ سمجھتے تھے کہ جب تک یہ جذبہ ماند نہ پڑے گا، تب تک مسلمانوں پر حکومت کرنے میں کامیابی نہیں ہوسکتی۔۔۔چنانچہ اس مقصد کے لیے انھوں نے ایک طرف تحریکِ نجدیت کی متعدد صورتوں میں سرپرستی کی تو دوسری طرف مرزا غلام احمد قادیانی کو مسلمانوں کی وحدتِ ملی کے پارہ پارہ کرنے کے لیے تیار کیا۔۔مرزا قادیانی نے انگریز سے وفاداری اور ترکِ جہاد کا دوٹوک اعلان کیا۔۔۔پھر اس ننگ انسانیت شخص نے ۱۸۸۵ء میں مجددیت کا دعویٰ کیا، ۱۸۹۱ء میں مسیح موعود بن بیٹھا اور ۱۹۰۱ء میں مکمل نبوت کا دعویٰ کر کے مسلمانوں کے جذبات کو ٹھیس پہنچائی۔

اس شیطانی فتنہ کی روک تھام کی اولین کوشش کا سہرا اہل سنت و جماعت کے اکابرین کے سر سجتا ہے ۔۔۔امام اہل سنت مولانا شاہ احمد رضا خاں فاضل بریلوی (۱۸۵۹ء/۱۹۲۱ء) نے مرزا قادیانی کی زندگی میں ہی مسئلہ ختم نبوت اور ردِ مرزائیت کے موضوع پر ''جزاء اللہ عدوہ بابائہ ختم النبوۃ'' (اس کتاب کا پہلا ایڈیشن مرزا قادیانی کی موت سے گیارہ سال پہلے ۱۳۱۵ھ/۱۸۹۷ء میں مطبع اہل سنت بریلی سے شائع ہوا۔) ''السوء العقاب علی المسیح الکذاب'' (اس کا پہلا ایڈیشن ۱۳۲۰ھ/۱۹۰۲ء میں مطبع اہل سنت بریلی سے شائع ہوا) اور ''قھر الدیان علی مرتد بقادیان'' (اس کا پہلا ایڈیشن ۱۳۲۳ھ/۱۹۰۵ء میں مطبع اہل سنت بریلی سے شائع ہوا) وغیرہ کتابیں تصنیف کیں۔

مرزا نے جب حیاتِ مسیح عَلَیْہِ السَّلَام کا انکار کرتے ہوئے خود مسیح ہونے کا دعویٰ کیا تو قبلۂ عالم حضرت پیر سید مہر علی شاہ قُدِّسَ سِرُّہُ الْعَزِیْز، گولڑہ شریف (۱۸۵۹ء/۱۹۳۷ء) نے ''شمس الھدایۃ فی اثبات حیات المسیح'' نامی کتاب لکھ کر اس کا ردِ بلیغ فرمایا۔۔۔مرزا سے کوئی جواب نہ بن پڑا تو اس نے ایک اشتہار کے ذریعے حضرت پیر صاحب کو مناظرہ کا چیلنج دے دیا اور اس مناظرہ کیلئے عالمگیری (بادشاہی) مسجد لاہور میں ۲۵ اگست ۱۹۰۰ء کی تاریخ کا تعین کیا، جسے حضرت پیر صاحب نے قبول فرمالیا اور بذریعہ اشتہار اور تار مرزا قادیانی کو اطلاع دے دی۔۔۔حضرت پیر صاحب قبلہ مقررہ وقت پر بادشاہی مسجد پہنچ گئے مگر مرزا نے راہِ فرار اختیار کی، اسے لاہور پہنچ کر مقابلہ میں آنے کی ہمت نہ ہوسکی۔۔۔بعد ازاں حضرت پیر صاحب قبلہ نے تقریر و تحریر کے ذریعے مرزا کا اسکی زندگی میں اور اسکی موت (مئی ۱۹۰۸ء) کے بعد بھی خوب گرم تعاقب جاری رکھا۔۔۔

قیامِ پاکستان کے بعد فتنہ قادیانیت کا قلع قمع کرنے کے لیے بالخصوص علماء و مشائخ اہل سنت کی بھرپور جدوجہد جاری رہی۔۔۔ ۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت میں جملہ مکاتب فکر کے علماء و مشائخ نے حضرت علامہ ابوالحسنات سید محمد احمد قادری عَلَیْہِ الرَّحْمَۃ وَالرِّضْوَان کی قیادت میں بھرپور حصہ لیا۔۔۔اسی تحریک میں مولانا ابوالحسنات قادری، آپ کے صاحبزادے مولانا امین الحسنات سید خلیل احمد قادری اور مجاہد ملت مولانا عبدالستار خاں نیازی (رحمھم اللہ تعالیٰ) کو سزائے موت سنائی گئی، جو بعد ازاں عمر قید میں تبدیل ہوئی، بالآخر باعزت رہا کردیے گئے۔۔۔

حضرت سیدی فقیہ اعظم ابوالخیر محمد نور اللہ نعیمی قُدِّسَ سِرُّہُ الْعَزِیْز اور آپ کے بہت سے تلامذہ بھی اس تحریک میں پس دیوارِ زنداں رہے اور تحریک میں نمایاں کردار ادا کیا۔۔۔

۱۹۷۴ء میں دوبارہ تحریک چلی، اس موقع پر پوری قوم کا جوش و خروش دیدنی تھا۔۔۔متحدہ کاوشیں رنگ لائیں اور قومی اسمبلی میں قائد اہل سنت حضرت علامہ شاہ احمد نورانی صدیقی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کی پیش کردہ قرارداد کے نتیجے میں بالآخر ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کے تاریخی دن قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیے جانے کا متفقہ فیصلہ عمل میں آیا، مگر قادیانی اور قادیانیت نواز سیکولر طبقہ نے اس فیصلہ کو دل سے تسلیم نہ کیا۔۔۔

جملہ محبان دین و وطن کے لیے یہ امر انتہائی تشویش کا باعث ہے کہ سیکولر ذہنیت رکھنے والے افراد اب بھی شعوری طور پر قادیانیوں کی سرپرستی کر رہے ہیں۔۔۔یہ الگ بات ہے کہ ان کی منفی مساعی ان شاء اللہ العزیز بالآخر ناکام ہوں گی اور وہ خود بھی ناکام و نامراد رہیں گے۔۔۔یوم عاشور سے اگلے روز (۲ اکتوبر ۲۰۱۷ء کو) قومی اسمبلی میں انتخابی اصلاحات کے ترمیمی بل کی آڑ میں حلف نامے کی تبدیلی کی شاطرانہ کوشش بھی اسی قادیانیت نوازی کا شاخسانہ ہے۔۔۔

شیخ رشید احمد نے قومی اسمبلی میں اس مکروہ سازش کی نشان دہی بھی کی، مگر حکومتی پارٹی کے اراکین کو شاید ناموس رسالت سے زیادہ اپنے

لیڈر کی ناموس ملحوظ تھی۔۔۔کاش اس موقع پر شیخ رشید احمد کی بجائے کوئی شیخ زادہ یا عالم دین اس سازش کی نقاب کشائی کر کے دینی فریضہ سرانجام دیتا تو دینی و عوامی حلقوں کے لیے باعث اطمینان ہوتا۔۔۔

ہم سمجھتے ہیں کہ پوری اسمبلی اس کی ذمہ دار ہے، اگر بل کا مطالعہ کیے بغیر اراکین اسمبلی کی کاروائی میں شریک تھے تو قومی خزانے سے تنخواہیں اور مراعات حاصل کرنے کے باوجود تساہل سے کام لیا اور اگر اس ترمیم سے واقف تھے اور عمداً خاموش رہے تو "اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡن" ہی پڑھا جا سکتا ہے۔۔۔

اس سازش کی نشان دہی کے بعد ابھرتی ہوئی احتجاجی لہروں کی وجہ سے تمام پارلیمانی جماعتوں نے ترمیم میں ترمیم کا بل پاس کروایا، جس سے ختم نبوت کا حلف نامہ بحال ہوا۔۔۔حلف نامہ بحال ہو گیا مگر درپردہ کی جانے والی اصل سازش کا توڑ ابھی باقی ہے۔۔۔ہمارے ایک فاضل دوست محترم خلیل الرحمن قادری رقم طراز ہیں:

"..........سوچنے کی بات یہ ہے کہ جب معاملہ صرف اتنا ہی تھا تو اس میں کون سی قباحت تھی؟ اس کا جواب یہ ہے کہ اصل مسئلہ کچھ اور تھا، جس کی پردہ داری کی گئی دراصل conduct of general election order 2002 جو کہ پرویز مشرف کے دور میں بنا تھا، اسے اس بل کے ذریعے ختم کر دیا گیا ہے۔ بظاہر اس کا سبب یہی بتایا گیا کہ یہ آمر کے دور کا بنا ہوا قانون تھا۔ اس آرڈر میں سیکشن 7b&c قادیانیوں سے متعلق تھیں۔"

"سیکشن 7.B قادیانیوں کی حیثیت متعین کر رہی ہے کہ وہ بدستور غیر مسلم اقلیت ہی رہیں گے، جیسا کہ انہیں آئین پاکستان 1973ء میں قرار دیا گیا ہے۔ ہماری دانست میں اس سیکشن کو برقرار رکھنا یا ختم کرنا ایک برابر ہی ہے، جب تک آئین پاکستان قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیتا ہے۔ کیونکہ ان کی یہ حیثیت آئین پاکستان نے ہی متعین کی ہے۔ کسی دیگر قانون میں اگر اس حیثیت کا تکرار کر بھی جائے تو اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔"

"دراصل اس آرڈر کی سیکشن 7.C ہی وہ سیکشن ہے جس کے خاتمے پر قادیانی بغلیں بجا رہے ہیں۔ حکومت نے بڑی عیاری کے ساتھ ان کا دیرینہ مطالبہ تسلیم کر لیا ہے۔ اسی سیکشن اور اس سے قبل Electoral Rolls Rule 1974 میں مذکور اس قانونی انتظام کے باعث انہوں نے عام انتخابات میں من حیث الجماعت ووٹ ڈالنے کا بائیکاٹ کر رکھا تھا۔"

اس سیکشن کے تحت اگر کوئی شخص خود کو بطور ووٹر رجسٹر کرواتا ہے اور اس کے خلاف نظر ثانی کرنے والی اتھارٹی کے خلاف اعتراض داخل کر دیا جاتا ہے کہ یہ ووٹر غیر مسلم ہے، تو نظر ثانی پر مامور اتھارٹی اس ووٹر کو نوٹس جاری کرے گی کہ وہ پندرہ دن کے اندر اتھارٹی کے سامنے پیش ہو اور اس سے مطالبہ کرے گی کہ وہ ایک ڈیکلیریشن پر دستخط ثبت کرے، جس کے ذریعے وہ حضور ختمی مرتبت ﷺ کی ختم نبوت کے حوالے سے اپنے عقیدے کا اظہار کرے۔ اگر وہ اس پر دستخط ثبت کرنے سے انکار کرے گا تو وہ غیر مسلم (قادیانی) تصور کیا جائے گا اور اس کا نام jointelectoral rolls سے خارج کر دیا جائے گا اور اس کا نام اسی حلقہ کی ایک دوسری سپلیمنٹری فہرست میں بطور غیر مسلم ووٹر (قادیانی) شامل کر دیا جائے گا۔ اگر یہ ووٹر نوٹس کے باوجود مقررہ مدت تک پیش نہیں ہوتا تو اس کے خلاف قضاءً علی الغائب کے تحت یک طرفہ فیصلہ کر دیا جائے گا۔

اس سیکشن کے خاتمے سے نہ تو کسی قادیانی کے بطور مسلم ووٹر اندراج پر اعتراض کیا جا سکے گا اور نہ ہی اسے ختم نبوت کے حوالے سے اپنا

عقیدہ ظاہر کرنے کی ضرورت رہے گی، بلکہ اس کا نام پیلیمنٹری فہرست کی بجائے Joint electoral roll میں شامل ہو جائے گا۔ یوں دوسری اقلیتوں کی طرح قادیانی بھی کسی حلقے سے اپنا اُمیدوار کھڑا کر سکیں گے، کیونکہ اُصول یہ ہے کہ ہر وہ شخص اُمیدوار بن سکتا ہے جس کا اندراج بطور ووٹر اس کے انتخابی حلقے میں موجود ہو۔ یہ دراصل پہلا قدم ہے، بات یہیں نہیں رکے گی کسی وقت بھی اس آئینی شق میں ترمیم کرانے کی ناپاک جسارت بھی کی جاسکتی ہے، جس کے تحت قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا ہے، لہٰذا اس شق کی بحالی کے لیے آواز اُٹھانا بے حد ضروری ہے۔ ہوسکتا ہے کہ قادیانی حسب سابق یہ اعتراض اٹھائیں کہ یہ ہمارے ساتھ امتیازی سلوک ہے، جب باقی اقلیتوں کا نام joint electoral roll میں آتا ہے، تو ہمارا کیوں نہیں؟

ہمارا جواب یہ ہے کہ ان کا معاملہ باقی غیر مسلموں سے مختلف ہے، ان لوگوں نے ارتداد اختیار کیا تھا اور اسلام کو نقصان پہنچایا تھا اور اب بھی مسلسل پہنچا رہے ہیں۔ انہوں نے کب مانا ہے کہ وہ غیر مسلم اقلیت ہیں، وہ تو باقی دنیا کو اپنے مسلمان ہونے کا تاثر دیتے ہیں اور خود کو اسلام کا حقیقی ترجمان قرار دیتے ہیں۔ یہاں بھی وہ اپنے آپ کو مسلمان تسلیم کروانے کے ہی درپے ہیں۔ یہود و نصاریٰ جنہوں نے ان کی رضاعت کی ذمہ داری لے رکھی ہے، وہ ان کے ذریعے ہمارے اوپر دباؤ ڈلواتے ہیں کہ ہم ان کو غیر مسلم قرار دینے والی آئینی شق کو بدل ڈالیں، لہٰذا ہمیں یہ مطالبہ کرنا چاہیے کہ موجودہ بل کی سیکشن 48 میں مروجہ دونوں سیکشن 7.B اور 7.C کو اصل روح کے ساتھ سمو دیا جائے۔ (ماہنامہ سوئے حجاز، لاہور، اکتوبر ۲۰۱۷ء)

اقتباس اگرچہ طویل ہے، مگر ہے چشم کشا۔۔۔ محب دین وملت اور شمع رسالت کے پروانوں کو بیدار رہنے کی ضرورت ہے۔۔۔ اعلیٰ حضرت نے بہت پہلے خبردار کیا تھا:

سونا جنگل، رات اندھیری، چھائی بدلی کالی ہے
قافلے والو! جاگتے رہنا، چوروں کی رکھوالی ہے

حلف نامے کو بدلنے کی سازش کس نے کی؟ اس کے تعین کے لیے کہنے کو تو راجا ظفرالحق کی سربراہی میں کمیٹی بنی، مگر تین ہفتے گزر جانے کے باوجود ابھی تک رپورٹ منظر عام پر نہیں آئی۔۔۔ یوں ہی وزیر اعلیٰ پنجاب نے علماء سے ملاقات میں (پریس ریلیز کے مطابق) اس اعلان کا اعادہ کیا کہ ذمہ دار شخص کو کابینہ سے الگ کرنے کے بیان پر قائم ہوں۔۔۔

ممکن ہے علماء نے کلمہ حق بلند کیا ہو، پوچھا جانا چاہیے تھا کہ وہ تو وفاق کا مسئلہ ہے، آپ کے وزیر قانون نے آئین وقانون پاکستان کے علی الرغم جو مکروہ بیان دیا ہے، اس کے خلاف آپ نے کیا کارروائی کی ہے؟۔۔۔ آئین وقانون کی دھجیاں اڑانے والے ''وزیر قانون'' کو کابینہ سے برطرف نہ کرنا لمحہ فکریہ ہے۔۔۔

جب تک قادیانیت نوازوں کو نوازنے کا سلسلہ جاری رہتا ہے، ختم نبوت کے حوالے سے شریف برادران اور پوری حکومت کے بارے شکوک وشبہات جنم لیتے رہیں گے۔۔۔ اسی طرح حکومت مخالفت میں پیش پیش عمران خان اور بعض دیگر سیاست دانوں کی اس معاملہ میں خاموشی پر بھی بہت سے سوالات اٹھ رہے ہیں۔۔۔

یہاں اس حقیقت کا اظہار بھی بے محل نہ ہوگا کہ برصغیر میں جب بھی کوئی تحریک کامیابی سے ہمکنار ہوئی، اس میں مذہبیت کا غالب عنصر کارفرما رہا۔۔ تحریک پاکستان ہو یا تحریک ختم نبوت، تحریک نظام مصطفی ہو یا تحریک تحفظ ناموس رسالت، جب بھی علماء ومشائخ نے مشترکہ پلیٹ فارم پر جدوجہد کی، قوم نے ان کی آواز پر لبیک کہی اور کامیابی نے ان کے قدم چومے۔۔۔

اس وقت مذہبی اور دینی جماعتوں بالخصوص، قائدین اہلِ سنت کے لیے لمحہ فکریہ ہے کہ ان کی باہمی چپقلش سے قومی سطح پر ان کا کردار محدود اور سیاسی معاملات میں ان کی گرفت کمزور پڑ چکی ہے۔۔۔ستم بالائے ستم یہ کہ شاید انہیں احساسِ زیاں بھی نہیں رہا۔۔۔اس وقت جب کہ امت مسلمہ کے خلاف عالمِ کفر، خصوصاً امریکہ کے خفیہ و علانیہ عزائم ڈھکے چھپے نہیں رہے، اندرون ملک سیکولر طبقہ کی ریشہ دوانیاں زوروں پر ہیں، دینی مدارس کا کردار محدود کرنے کی سازشیں عروج پر ہیں، علماء و مشائخ خصوصاً دینی جماعتوں کے سربراہوں کو اپنے طرزِ عمل کا جائزہ لیتے ہوئے از سرِ نو منصوبہ بندی کی ضرورت ہے تاکہ دین کے خلاف سازشوں کا قلع قمع کیا جاسکے۔۔۔

غیر مسلم اقلیت قرار پانے کے باوجود قادیانی آج بھی سرگرم عمل ہیں، اگرچہ مذہبی حلقوں کا یہ خصوصی فرض ہے کہ وہ قادیانیوں کی سازشوں پر کڑی نظر رکھیں اور تحفظ ختم نبوت کی خاطر متحد ہو کر اپنی تمام صلاحیتوں کو بروئے کار لائیں تاکہ اس فتنے کا سد باب ہو سکے۔۔۔تاہم عوام و خواص کو اس امر کا صحیح ادراک و شعور ہونا چاہیے بلکہ اسے اپنے دلوں اور دماغوں میں مسلسل محفوظ و تازہ رکھنا چاہیے کہ اپنے ایمانوں کی حفاظت اور وطن عزیز اسلامی جمہوریہ پاکستان کی بقا و سلامتی کا تحفظ صرف علماء و مشائخ اور دینی اداروں کا ہی فریضہ نہیں بلکہ ان کے ساتھ ساتھ ہمارے حکمرانوں، تمام سیاست دانوں، پاکستان کی مسلح افواج، عدلیہ اور ذرائع ابلاغ کے جملہ کارپردازوں سمیت سبھی کی ذمہ داری ہے کہ وہ اس فتنے کی مکمل سرکوبی کے لیے اپنے اپنے دائرۂ کار و اختیار میں ایمانی، انتظامی اور نظر آنے والے عملی اقدامات کریں۔۔۔عوام الناس کو بھی چاہیے کہ وہ مختلف شعبہ ہائے حیات میں صرف انہیں افراد کو عزت و احترام دیں اور اپنی تائید و حمایت سے نوازیں جو مرزائیت اور مرزائیوں کے بارے میں مشکوک کردار اور گول مول موقف نہ رکھتے ہوں۔۔۔

اس موقع پر ہم حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ نصابِ تعلیم میں عقیدۂ ختم نبوت کو اجاگر کرنے کے لیے خصوصی ابواب شامل کیے جائیں، جو جید علمائے کرام کی نگرانی میں ترتیب پائیں۔۔۔

قادیانی فرقہ ملمع سازی کے ذریعے غیر مسلم اقوام کے سامنے خود کو اسلام کا حقیقی نمائندہ اور مظلوم طبقہ کی حیثیت سے پیش کرتا ہے، حکومت کا فرض ہے کہ وہ ذرائع ابلاغ اور الیکٹرانک میڈیا پر خصوصی پروگراموں کے ذریعے عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت و ضرورت کی وضاحت اور منکرین ختم نبوت کے مکروہ عزائم کی نقاب کشائی کا اہتمام کرے۔۔۔

(بشکریہ ماہ نامہ نور الحبیب، بصیر پور)

پہلی قسط

عظمتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

قرآن و حدیث کی روشنی میں

مولانا محمد افضال حسین نقشبندی

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

ا: علمِ غیب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ثبوت:

ا: "وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ وَلٰكِنَّ يَجْتَبِيْ مِنْ رُّسُلِهٖ مَنْ يَّشَآءُ۔"(۱)

"اور اللہ کی شان یہ نہیں کہ اے عام لوگو! تمہیں غیب کا علم دے۔ ہاں، اللہ چن لیتا ہے اپنے رسولوں سے جسے چاہے۔"

۲: "وَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا۔"(۲)

"اور اللہ نے تم پر کتاب اور حکمت اُتاری اور تمہیں سکھا دیا جو کچھ تم نہ جانتے تھے اور اللہ کا تم پر بڑا فضل ہے۔"

۳: "عٰلِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖ اَحَدًا۔ اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ۔"(۳)

"(اللہ) غیب کا جاننے والا تو اپنے غیب پر کسی کو مسلط نہیں کرتا سوائے اپنے پسندیدہ رسولوں کے۔"

۴: "وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِيْنٍ۔"(۴)

"اور وہ (رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) غیب (بتانے) پر بخیل نہیں ہیں۔"

۵: پہلی آیت کے ابتدائی حصہ:

"مَا كَانَ اللّٰهُ لِيَذَرَ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلٰى مَآ اَنْتُمْ عَلَيْهِ حَتّٰى يَمِيْزَ الْخَبِيْثَ مِنَ الطَّيِّبِ۔"

"اللہ مسلمانوں کو اس حال پر چھوڑنے کا نہیں جس پر تم ہو جب تک جدا نہ کر دے گندے کو ستھرے سے۔"

کے شانِ نزول میں امام خازن رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے یہ روایت نقل کی ہے:

"قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عُرِضَتْ عَلَيَّ اُمَّتِيْ فِيْ صُوَرِهَا فِي الطِّيْنِ كَمَا عُرِضَتْ عَلٰى اٰدَمَ وَاُعْلِمْتُ مَنْ يُّؤْمِنُ بِيْ وَمَنْ يَّكْفُرُ بِيْ فَبَلَغَ ذٰلِكَ الْمُنَافِقِيْنَ فَقَالُوْا اِسْتِهْزَاءً زَعَمَ مُحَمَّدٌ اَنَّهٗ يَعْلَمُ مَنْ يُّؤْمِنُ بِهٖ وَمَنْ يَّكْفُرُ مِمَّنْ لَمْ يُخْلَقْ بَعْدُ وَنَحْنُ مَعَهٗ وَمَا يَعْرِفُنَا فَبَلَغَ ذٰلِكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَامَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَحَمِدَ اللّٰهَ تَعَالٰى وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ مَا بَالُ اَقْوَامٍ طَعَنُوْا فِيْ عِلْمِيْ لَا تَسْاَلُوْنِيْ عَنْ شَيْءٍ فِيْمَا بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ السَّاعَةِ اِلَّا اَنْبَاْتُكُمْ بِهٖ فَقَامَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ حُذَافَةَ السَّهْمِيُّ فَقَالَ مَنْ اَبِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ حُذَافَةُ۔"

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھ پر میری اُمت اپنی اپنی مٹی کی صورتوں میں پیش کی گئی جس طرح کہ حضرت آدم عَلَیْهِ السَّلَام پر پیش کی گئی تھی۔ مجھے بتا دیا گیا کہ کون مجھ پر ایمان لائے گا اور کون کفر (انکار) کرے گا۔ جب یہ خبر منافقین کو پہنچی تو وہ استہزاءً ہنس کر کہنے لگے کہ (سیدنا) محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کہتے ہیں کہ ان کو لوگوں کی پیدائش سے پہلے ہی (ان

ا: پارہ:۴، سورۃ آل عمران، آیت:۱۷۹۔

۲: پارہ:۵، سورۃ النساء، آیت:۱۱۳۔

۳: "پارہ:۲۹" سورۃ الجن، آیت:۲۷-۲۶۔

۴: "پارہ:۳۰" سورۃ التکویر، آیت:۲۴۔

کے) مومن و کافر ہونے کی خبر ہوگئی ہے۔ حالانکہ ہم تو اُن کے ساتھ (رہتے) ہیں اور ہم کو نہیں پہچانتے۔ جب یہ خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بارگاہ میں پہنچی تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) منبر پر کھڑے (جلوہ افروز) ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کی پھر ارشاد فرمایا: قوموں کا کیا حال ہے میرے علم (کے بارے) میں طعنہ زنی کرتے ہیں۔ اب سے قیامت تک کسی بھی چیز کے بارے میں جو بھی تم مجھ سے پوچھو گے میں تم کو اُس کی خبر دوں گا۔ پس عبد اللہ بن حذافہ السہمی کھڑے ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) میرا باپ کون ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: (تیرا باپ) حذافہ (ہے)۔''(۵)

۲: علمِ غیب کُلّی کا ثبوت:

۱: حضرت سیدنا معاذ بن جبل رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''(ایک رات) میں کیا دیکھتا ہوں کہ میں نے اپنے رب کو احسن صورت میں دیکھا۔ ارشاد ہوا:

''اے محمد!''

میں نے عرض کیا:

''اے میرے پروردگار میں حاضر ہوں۔''

فرمایا:

''اس وقت ملائکہ آسمانی کیا گفتگو کر رہے ہیں؟''

میں نے عرض کیا:

''مجھے معلوم نہیں۔''

تین بار یہی ارشاد ہوا۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں کہ:

''پھر میں نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنا دستِ قدرت میرے سینے پر رکھا میں نے اس کی انگلیوں کی ٹھنڈک اپنے سینے میں محسوس کی۔''

(پھر کیا ہوا):

''فَتَجَلّٰی لِیْ کُلّ شَیْئٍ وَعَرَفْتُ۔''

''پس کل شی (ہر چیز) مجھ پر روشن ہوگئی اور میں نے پہچان لی۔''(۶)

۲: حضرت عبد الرحمن بن عائش رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی روایت میں یوں ذکر ہے:

''فَعَلِمْتُ مَافِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ۔''

''پس جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے وہ سب کچھ میں نے جان لیا۔''

اس حدیث کی شرح میں برکۃ المصطفیٰ فی الھند، شیخ محقق، شاہ عبد الحق محدث دہلوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے یوں لکھا ہے:

''پس دانستم ہر چہ در آسمان ہا وہرچہ درزمین بود عبارت است از حصول تمامۂ علوم جزی وکلی واحاطۂ آن۔''

''پس اس عبارت میں تمام جزئی وکلی علموں کے حاصل ہونے اور اس کے احاطہ کا بیان ہے۔''(۷)

۳: عالم ''مَاکَانَ وَمَایَکُوْن'' ہونے کا ثبوت:

۱: ''اَلرَّحْمٰنُ۔ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ۔ خَلَقَ الْاِنْسَانَ۔ عَلَّمَہُ الْبَیَانَ۔''(۸)

''رحمن نے اپنے محبوب کو قرآن سکھایا انسانیت کی جان محمد کو پیدا کیا ''مَاکَانَ وَمَایَکُوْن'' کا بیان انہیں سکھایا۔''

۵: ''الخازن'': ''لباب التأویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن، جلد: ۱، صفحہ: ۳۲۸، مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ۔

۶: ''الترمذی'': الجامع الصحیح، کتاب ابواب تفسیر القرآن، باب: ومن سورۃ صٓ الرقم: ۳۲۳۵، صفحہ: ۹۵۹، مطبوعہ دار السلام للنشر و التوزیع الریاض۔ ''احمد بن حنبل'': المسند، الرقم: ۲۲۱۷۰، جلد: ۵، صفحہ: ۱۷۰، مطبوعہ دار الفکر بیروت، لبنان۔ ''ابن کثیر'': تفسیر القرآن العظیم المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، الرقم: ۵۷۶۷، جلد: ۵، صفحہ: ۳۹۳، مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ۔ ''التبریزی'': مشکوۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب: المساجد ومواضع الصلوۃ، الفصل الثالث، صفحہ: ۷۱، ۷۲، مطبوعہ دار الحدیث بیرون بوہڑ گیٹ ملتان۔

۷: ''عبد الحق دہلوی'': اشعۃ اللمعات شرح مشکوۃ، جلد: ۱، صفحہ: ۳۳۳، مطبوعہ مکتبہ نوریہ رضویہ سکھر۔

۸: ''پارہ: ۲۷'' سورۃ الرحمن، آیت: ۱ تا ۴۔

ان آیات کی تفسیر میں مفسرین کرام نے یوں لکھا ہے:

"وَقَالَ ابْنُ كَيْسَان (خَلَقَ الْإِنْسَانَ) يَعْنِيْ مُحَمَّدًا ﷺ (عَلَّمَهُ الْبَيَانَ) يَعْنِيْ بَيَانَ مَا كَانَ وَمَا يَكُوْنُ."

"اور ابن کیسان نے کہا (انسان کو پیدا کیا) یعنی محمد ﷺ کو (انہیں بیان سکھایا) یعنی "جو ہو چکا اور جو (قیامت تک) ہو گا سب کا بیان۔" (۹)

۲: حضرت ابو زید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے صبح کی نماز پڑھائی پھر منبر پر تشریف فرما ہوئے اور ہمیں خطبہ ارشاد فرماتے رہے یہاں تک کہ نمازِ ظہر کا وقت ہو گیا پھر آپ (ﷺ) منبر سے اترے نماز پڑھائی پھر منبر پر تشریف فرما ہو کر خطبہ شروع کیا یہاں تک کہ عصر کی نماز کا وقت ہو گیا آپ ﷺ نیچے تشریف لائے اور عصر کی نماز پڑھائی پھر منبر پر جلوہ افروز ہو کر اپنا خطبہ جاری فرمایا اور یہ خطبہ غروب آفتاب تک جاری رہا (راوی کہتے ہیں کہ اس طویل خطبہ میں):

"فَأَخْبَرَنَا بِمَا كَانَ وَبِمَا هُوَ كَائِنٌ فَأَعْلَمُنَا أَحْفَظُنَا."

"پس آپ ﷺ نے ہمیں جو کچھ پہلے گزر چکا تھا اور جو کچھ قیامت تک ہونے والا تھا سب کی خبر دے دی۔"

پس ہم میں سے بڑا عالم وہ ہے جسے یہ خطبہ زیادہ یاد ہے۔ (۱۰)

۳: حضرت سیدنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ایک روایت میں ہے کہ بھیڑیئے نے ریوڑ سے ایک بکری کو پکڑا مالک نے چھڑوالی تو بھیڑیئے نے کہا:

"اللہ تعالیٰ نے مجھے رزق دیا اور تو نے مجھ سے چھین لیا۔"

چرواہے نے بڑے تعجب سے کہا:

"خدا کی قسم میں نے آج تک کسی بھیڑیئے کو کلام کرتے نہیں دیکھا۔"

بھیڑیئے نے کہا کہ:

"أَعْجَبُ مِنْ هٰذَا رَجُلٌ فِي النَّخَلَاتِ بَيْنَ الْحَرَّتَيْنِ يُخْبِرُكُمْ بِمَا مَضٰى وَمَا هُوَ كَائِنٌ بَعْدَكُمْ."

"اس سے زیادہ تعجب انگیز اس شخص کا حال ہے جو دو سنگستانوں کے درمیان کھجور کے درختوں یعنی مدینہ منورہ میں ہیں کہ وہ گزشتہ (جو کچھ ہو چکا ہے) اور آئندہ (جو کچھ ہو گا) سب کی خبریں دیتے ہیں۔"

حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کہتے ہیں:

"وہ چرواہا یہودی تھا۔ یہ واقعہ دیکھ کر نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور آپ کو اس تمام واقعہ کی خبر دی اور اسلام لایا۔" (۱۱)

امام ملا علی قاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ اس روایت کی شرح میں لکھتے ہیں:

"(يُخْبِرُكُمْ بِمَا مَضٰى) أَيْ بِمَا سَبَقَ مِنْ خَبَرِ الْأَوَّلِيْنَ مَنْ قَبْلَكُمْ (وَمَا هُوَ كَائِنٌ بَعْدَكُمْ) أَيْ مِنْ نَبَأِ الْآخِرِيْنَ فِي الدُّنْيَا وَمِنْ أَحْوَالِ الْأَجْمَعِيْنَ فِي الْعُقْبٰى."

"اس سے معلوم ہوا کہ حضور ﷺ گزشتہ اور آئندہ تم سے پہلوں اور تمہارے بعد والوں کی دنیا اور عقبیٰ کے جمیع احوال کی خبر دیتے ہیں۔" (۱۲)

۴: نورانیت مصطفی ﷺ کا ثبوت:

۱: "قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّ كِتٰبٌ مُّبِيْنٌ." (۱۳)

"تحقیق تمہارے پاس آیا اللہ کی طرف سے نور اور روشن کتاب۔"

۹: البغوی: "معالم التنزیل المعروف بہ تفسیر بغوی"، جلد: ۴، صفحہ: ۲۶۷، مطبوعہ ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان۔ ابن جوزی: "زاد المسیر" جلد: ۸، صفحہ: ۱۰۲، مطبوعہ مکتبۃ الاسلامی بیروت، لبنان۔ قرطبی: "الجامع لاحکام القرآن المعروف بہ تفسیر قرطبی" جلد: ۱۷، صفحہ: ۱۵۲، مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت۔ خازن: "لباب التأویل المعروف بہ تفسیر خازن" جلد: ۴، صفحہ: ۲۲۳، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان۔ الجمل: "حاشیۃ الجمل علی الجلالین" جلد: ۷، صفحہ: ۳۶۱، مطبوعہ قدیمی کتب خانہ آرام باغ کراچی۔ ثعالبی: "الکشف والبیان عن تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ثعالبی" جلد: ۲، صفحہ: ۴۸، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت۔ ابن عادل حنبلی: "اللباب فی علوم الکتاب" جلد: ۱۸، صفحہ: ۲۹۴، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان۔

۱۰: المسلم: "الصحیح" کتاب الفتن واشراط الساعۃ، باب: اخبار النبی ﷺ فیما یکون الی قیام الساعۃ، الرقم: ۷۲۶۷، صفحہ: ۱۲۵۲، مطبوعہ دار السلام للنشر والتوزیع الریاض۔

۱۱: احمد بن حنبل: "المسند" الرقم: ۸۰۹۹، جلد: ۲، صفحہ: ۴۱۵، مطبوعہ دار الفکر بیروت، لبنان۔ التبریزی: "مشکوۃ المصابیح" باب المعجزات، الفصل الثانی، صفحہ: ۵۴۱، مطبوعہ دار الحدیث بیرون بوہڑ گیٹ ملتان۔ الهیثمی: "مجمع الزوائد" کتاب علامات النبوۃ، باب: اخبار الذئب بنبوتہ صلی اللہ علیہ وسلم، الرقم: ۱۴۰۸۳، جلد: ۸، صفحہ: ۳۷۰، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت۔ ابن جوزی: "الوفا باحوال المصطفی" باب: الثانی فی ذکر اعلام الوحش بنبوتہ الرقم: ۱۸۸، صفحہ: ۱۵۵، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان۔ قرطبی: "التذکرہ فی احوال الموتی وامور لآخرۃ" باب: امور تکوین بین یدی الساعۃ، جلد: ۲، صفحہ: ۲۴۷، مطبوعہ دار ابن کثیر، دمشق۔

۱۲: ملا علی قاری: "مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوۃ المصابیح" جلد: ۹، صفحہ: ۳۸۲۳، مطبوعہ دار الفکر بیروت، لبنان۔

۱۳: "پارہ: ۲" سورۃ المائدۃ، آیت: ۱۵۔

اس آیت کی تفسیر میں حوالے نقل کرنے کی ضرورت ہی نہیں تقریباً ہر تفسیر میں ہر مفسر نے نور سے مراد ذاتِ مصطفی ﷺ لی ہے۔

۲: حضرت سیدنا جابر بن عبد اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا:

''یا رسول اللہ! (ﷺ) میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں! مجھے بتائیں کہ اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے کس چیز کو پیدا فرمایا؟''

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''یَا جَابِرُ! اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی قَدْ خَلَقَ قَبْلَ الْاَشْیَاءِ نُوْرَ نَبِیِّكَ مِنْ نُوْرِہٖ۔''

''اے جابر! بے شک اللہ تعالیٰ نے تمام مخلوق سے پہلے تیرے نبی کے نور کو اپنے نور (کے فیض) سے پیدا فرمایا۔''(۱۴)

۳: برکۃ المصطفیٰ فی الھند، شیخ محقق، شاہ عبد الحق محدث دہلوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں کہ:

''در حدیث صحیح وارد شدکہ ''اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ نُوْرِیْ''۔''

''حدیث صحیح میں وارد ہوا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ نے سب سے پہلے میرے نور کو پیدا فرمایا۔''(۱۵)

۵: عدمِ سایہ کا ثبوت:

۱: جب لوگوں نے اُم المؤمنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا پر تہمت لگائی تو نبی کریم ﷺ نے صحابہ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ سے مشورہ طلب کیا تو حضرت سیدنا عثمان غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے بارگاہ مصطفی ﷺ میں یوں عرض کیا کہ:

''اِنَّ اللّٰہَ مَا اَوْقَعَ ظِلَّكَ عَلَی الْاَرْضِ لِئَلَّا یَضَعَ اِنْسَانٌ قَدَمَہٗ عَلٰی ذٰلِكَ الظِّلِّ فَلَمَّا لَمْ یُمَکِّنْ اَحَدًا مِنْ وَضْعِ الْقَدَمِ عَلٰی ظِلِّكَ کَیْفَ یُمَکِّنُ اَحَدًا مِنْ تَلْوِیْثِ عِرْضِ زَوْجَتِكَ۔''

''یا رسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ نے آپ کا سایہ زمین پر نہ ڈالا تاکہ کوئی اس سایہ پر قدم نہ رکھ سکے۔ جب اللہ تعالیٰ نے آپ کے سایہ پر قدم رکھنے کا موقع نہ دیا تو کسی کو یہ طاقت کب دے گا کہ آپ کی زوجہ مطہرہ کی عصمت پر داغ لگائے۔''(۱۶)

۲: حضرت سیدنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں کہ:

''لَمْ یَکُنْ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ ظِلٌّ، وَلَمْ یَقُمْ مَعَ شَمْسٍ قَطُّ اِلَّا غَلَبَ ضَوْؤُہٗ ضَوْءَ الشَّمْسِ، وَلَمْ یَقُمْ مَعَ سِرَاجٍ قَطُّ اِلَّا غَلَبَ ضَوْؤُہٗ عَلٰی ضَوْءِ السِّرَاجِ۔''

''نبی کریم ﷺ کا سایہ نہ تھا کیونکہ جب بھی آپ سورج کے سامنے کھڑے ہوتے تو آپ کا نور مبارک سورج کی روشنی پر غالب آجاتا۔ اگر چراغ کے پاس کھڑے ہوتے تو چراغ پر آپ کا نور مبارک غالب آجاتا۔''(۱۷)

۱۴: العجلونی: ''کشف الخفاء'' الرقم: ۸۲۶، جلد: ۱، صفحہ: ۲۳۷، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان۔ نور الدین حلبی: ''السیرۃ الحلبیۃ'' باب: نسبہ الشریف صلی اللہ علیہ وسلم، جلد: ۱، صفحہ: ۴۷، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان۔ ملا علی قاری: ''المورد الروی فی المولد النبوی'' صفحہ: ۴۴، مطبوعہ مرکز تحقیقات اسلامیہ شادمان لاہور۔ الدیار البکری: ''تاریخ الخمیس فی انفس نفیس'' المقدمۃ: فی الحوادث من اوّل خلق نورہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم... الخ، مطلب اللوح والقلم، جلد: ۱، صفحہ: ۳۸، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان۔ تھانوی: ''نشر الطیب فی ذکر النبی الحبیب'' پہلی فصل: نور محمدی کے بیان میں، صفحہ: ۲، مطبوعہ تاج کمپنی لمیٹڈ کراچی۔ جمیل تھانوی: ''مقالاتِ جمیل'' عنوان مقالہ: نبی کل کائنات، صفحہ: ۵۹، مطبوعہ المیزان اُردو بازار لاہور۔

۱۵: عبد الحق دہلوی: مدارج النبوۃ، جلد: ۲، صفحہ: ۲، مطبوعہ النوریہ الرضویہ پبلشنگ کمپنی لاہور۔ ملا علی قاری: ''شرح الشفاء'' فصل فی کیفیۃ الصلاۃ علیہ والتسلیم، جلد: ۳، صفحہ: ۴۷۵، مطبوعہ ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان۔ زرقانی: ''شرح زرقانی علی المواہب'' جلد: ۱، صفحہ: ۹۴، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان۔ الشعرانی: ''الیواقیت والجواہر'' المبحث الثانی والثلاثون، جلد: ۲، صفحہ: ۳۳۹، مطبوعہ النوریہ الرضویہ پبلشنگ کمپنی لاہور۔ آلوسی: ''تفسیر روح المعانی'' جلد: ۸، صفحہ: ۴۳۵، مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ۔ اسماعیل حقی: ''تفسیر روح البیان'' جلد: ۲، صفحہ: ۴۴۷، جلد: ۱۰، صفحہ: ۱۱۵، مکتبہ رحمانیہ اُردو بازار لاہور۔ اسماعیل دہلوی: ''یکروزہ فارسی'' صفحہ: ۱۱، مطبوعہ فاروقی کتب خانہ ملتان۔ وحید الزمان: ''لغات الحدیث'' جلد: ۴، صفحہ: ۲۴۷، مطبوعہ مکتبہ نعمانیہ اُردو بازار لاہور۔ تھانوی: ''خطبات میلاد النبی'' صفحہ: ۳۳۶، مطبوعہ ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان۔ حسین احمد ٹانڈوی: ''الشہاب الثاقب'' صفحہ: ۴۷، مطبوعہ کتب خانہ رحیمیہ دیوبند ضلع سہارنپور۔

۱۶: النسفی: ''مدارک التنزیل وحقائق التاویل المعروف بہ تفسیر مدارک علی ہامش الخازن'' جلد: ۳، صفحہ: ۳۴۳، مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ۔

۱۷: ابن جوزی: ''الوفا بأحوال المصطفی'' ابواب صفات جسدہ ﷺ، الباب التاسع والعشرون: فی ذکر حسنہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الرقم: ۲۶۴، صفحہ: ۴۱۲، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان۔ المناوی: ''شرح الشمائل علی ہامش جمع الوسائل'' ---------- (بقیہ حوالہ اگلے صفحے پر)

۳: خاتمۃ المحدثین امام جلال الدین سیوطی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے باب قائم کیا:

"بَابُ الْاٰیَۃِ فِیْ اَنَّہٗ ﷺ لَمْ یَکُنْ یُرٰی لِہٗ ظِلٌّ۔"

اوراس کے تحت روایت لائے ہیں کہ: حضرت ذکوان رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ بیان کرتے ہیں کہ:

"اَنَّ رَسُوْلَ اللہِ ﷺ لَمْ یَکُنْ یَرٰی لَہٗ ظِلٌّ فِیْ شَمْسٍ وَلَا قَمَرٍ۔"

"بے شک رسول اللہ ﷺ کا سایہ نہ سورج کے سامنے دیکھا جاتا نہ چاند کے سامنے"۔

اور ابن سبع نے کہا ہے کہ:

"مَنْ خَصَائِصِہٖ اَنَّ ظِلَّہٗ کَانَ لَایَقَعُ عَلَی الْاَرْضِ وَاَنَّہٗ کَانَ نُوْرًا فَکَانَ اِذَا مَشٰی فِی الشَّمْسِ اَوِ الْقَمَرِ لَایُنْظَرُ لَہٗ ظِلٌّ۔"

"رسول اللہ ﷺ کے خصائص میں سے ہے کہ آپ کا سایہ زمین پر واقع نہ ہوتا تھا۔ اور بے شک آپ نور تھے اور جب سورج اور چاند کی روشنی میں آپ چلتے تو آپ کا سایہ نہ دیکھا جاتا تھا"(۱۸)

۴: مولوی رشید احمد گنگوہی دیو بندی نے لکھا ہے کہ:

"بتواتر ثابت شد که آنحضرت عالی ﷺ سایه ندا مشتند وظاهر است که بجز نور همه اجسام ظل می دارند۔"

"تواتر سے ثابت ہوا کہ آنحضرت ﷺ سایہ نہ رکھتے تھے اور نور کے سوا تمام اجسام سایہ رکھتے ہیں۔"(۱۹)

۵: مولوی اشرف علی تھانوی دیو بندی نے لکھا ہے کہ:

"یہ بات مشہور ہے کہ ہمارے حضور ﷺ کا سایہ نہیں تھا...... ہمارے حضور ﷺ سرتاپا نور ہی نور تھے حضور ﷺ میں ظلمت نام کی کوئی چیز نہ تھی اس لئے آپ کا سایہ نہ تھا۔"(۲۰)

۶: نواب صدیق حسن خان بھوپالی غیر مقلد نے لکھا ہے کہ:

"آپکا سایہ زمین پر نہ پڑتا اور نہ دھوپ و چاندنی میں سایہ آپکا نظر آتا۔"(۲۱)

۷: مولوی محمد بارک اللہ لکھوی غیر مقلد نے لکھا ہے:

جاں گرمی سخت ہوندی تاں سر پر بدل سایہ کردا
تے اُپر زمین نہ پوندا سایہ حضرت پیغمبر (ﷺ) دا(۲۲)

۶: انبیاء کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کو اپنے جیسا بشر کہنا کفار کا طریقہ ہے:

۱: جب حضرت سیدنا نوح عَلَیْہِ السَّلَام نے اپنی قوم کو راہِ ہدایت بتائی پھر کیا ہوا:

"فَقَالَ الْمَلَؤُا الَّذِیْنَ کَفَرُوْا مِنْ قَوْمِہٖ مَاھٰذَآ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ۔"(۲۳)

"تو اس کی قوم کے جن سرداروں نے کفر کیا بولے یہ تو نہیں مگر تم جیسا آدمی"۔

۲: کفار قوم عاد نے حضرت سیدنا ہود عَلَیْہِ السَّلَام کو اپنی مثل بشر کہا:

"وَقَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِہِ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا وَ کَذَّبُوْا

(بقیہ حوالہ نمبر ۱۷)۔۔۔۔ باب: ماجاء فی خلق رسول اللہ ﷺ، جلد: ۱، صفحہ: ۵۷، مطبوعه اداره تالیفات اشرفیه ملتان۔ البیجوری: "المواهب اللدنية على الشمائل المحمدية" باب: ماجاء فی خلق رسول اللہ ﷺ، صفحه: ۳۰، مطبوعه اداره تالیفات اشرفیه ملتان۔ الخفاجی: "نسيم الرياض" فصل: ومن ذلک ماظهر من الآيات عند مولده، جلد: ۳، صفحه: ۲۸۲، مطبوعه اداره تالیفات اشرفیه ملتان۔

۱۸: السیوطی: "الخصائص الكبرى" ذکر المعجزات والخصائص فی خلقه الشریف صلی اللہ علیہ وسلم، باب: الآية فی انه ﷺ لم یکن یری له ظل، جلد: ۱، صفحه: ۱۱۲، مطبوعه مکتبه رحمانیه اُردو بازار، لاہور۔ السیوطی: "الخصائص الصغرى" الفصل الرابع: فيما اختص به من المكرمات والفضائل، صفحه: ۵۳، مطبوعه الکتاب گنج بخش روڈ لاہور، الطبعة الاولی، ۱۴۰۱ھ۔ ملا علی قاری: "شرح الشفاء على هامش نسيم الرياض" جلد: ۳، صفحه: ۲۸۲، مطبوعه اداره تالیفات اشرفیه ملتان۔

۱۹: گنگوہی: "امداد السلوک" صفحہ: ۲۰۳، مطبوعه دار التحقیق والاشاعت اُردو بازار لاہور۔

۲۰: تھانوی: "شکر النعمه بذکر رحمة الرحمه" صفحہ: ۱۸، مطبوعه اشرف المطابع تھانہ بھون۔

۲۱: بھوپالی: "الشمامة العنبرية" صفحہ: ۵۱، مطبوعه فاران اکیڈمی اُردو بازار لاہور۔

۲۲: لکھوی: "تفسیر محمدی" تفسیر سورة والضحی، صفحہ: ۳۹۱، جلد: ۷، مطبوعه مطبع اسلامیه لاہور۔

۲۳: "پارہ: ۱۸" سورة المؤمنون، آیت: ۲۴۔

بِلِقَآءِ الْاٰخِرَةِ وَاَتْرَفْنٰهُمْ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا مَا هٰذَآ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ یَاْكُلُ مِمَّا تَاْكُلُوْنَ مِنْهُ وَیَشْرَبُ مِمَّا تَشْرَبُوْنَ. وَلَىٕنْ اَطَعْتُمْ بَشَرًا مِّثْلَكُمْ اِنَّكُمْ اِذًا لَّخٰسِرُوْنَ۔"(۲۴)

"اور بولے اس قوم کے سردار جنہوں نے کفر کیا اور آخرت کی حاضری کو جھٹلایا اور ہم نے انہیں دنیا کی زندگی میں چین دیا کہ یہ تو نہیں مگر تم جیسا آدمی جو تم کھاتے ہو اسی میں سے کھاتا ہے اور جو تم پیتے ہو اسی میں سے پیتا ہے اور اگر تم کسی اپنے جیسے آدمی کی اطاعت کرو جب تو تم ضرور گھاٹے میں ہو۔"

۳: قوم عاد وثمود پر عذاب کی یہی وجہ تھی کہ انہوں نے انبیاء کرام علیہم السلام کو اپنی مثل بشر کہا:

"اَلَمْ یَاْتِكُمْ نَبَؤُا الَّذِیْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَبْلُ فَذَاقُوْا وَبَالَ اَمْرِهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ. ذٰلِكَ بِاَنَّهٗ كَانَتْ تَّاْتِیْهِمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَیِّنٰتِ فَقَالُوْۤا اَبَشَرٌ یَّهْدُوْنَنَا فَكَفَرُوْا وَتَوَلَّوْا۔"(۲۵)

"کیا تمہیں ان کی خبر نہ آئی جنہوں نے تم سے پہلے کفر کیا اور اپنے کام کا وبال چکھا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے یہ اس لئے کہ اُن کے پاس اُن کے رسول روشن دلیلیں لاتے تو بولے کیا آدمی (بشر) ہمیں راہ بتائیں گے تو کافر ہوئے اور پھر گئے۔"

۴: حضرت شعیب عَلَیْہِ السَّلَام کی قوم نے آپکو اپنی مثل بشر کہا:

"وَمَاۤ اَنْتَ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا۔"(۲۶)

"تم تو نہیں مگر ہم جیسے آدمی۔"

۵: فرعونیوں نے حضرت سیدنا موسیٰ اور حضرت سیدنا ہارون علیہما السلام کو اپنی مثل بشر کہا:

"فَقَالُوْۤا اَنُؤْمِنُ لِبَشَرَیْنِ مِثْلِنَا وَقَوْمُهُمَا لَنَا عٰبِدُوْنَ۔"(۲۷)

"تو بولے کیا ہم ایمان لے آئیں اپنے جیسے دو آدمیوں پر اور ان کی قوم ہماری بندگی کر رہی ہے۔"

۶: مشرکین مکہ نے حبیب خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنی مثل بشر کہا:

"هَلْ هٰذَاۤ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ۔"(۲۸)

"یہ کون ہیں ایک تمہی جیسے آدمی تو ہیں۔"

انبیاء کرام علیہم السلام کو اپنی مثل بشر کہہ کر بہت سی قومیں اور اُمتیں کافر ہوئیں جن کے تذکرے قرآن پاک میں موجود ہیں۔ اس اُمت میں بھی کچھ بدنصیب لوگ ایسے ہیں جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنی مثل بشر کہتے ہیں۔ (معاذ اللہ)

۷: حیاتِ مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ثبوت:

۱: "وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْۤا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِیْمًا۔"(۲۹)

"اور اگر جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں تو اے محبوب تمہارے حضور حاضر ہوں اور پھر اللہ سے معافی چاہیں اور رسول انکی شفاعت فرمائے تو ضرور اللہ کو بہت توبہ قبول کرنیوالا مہربان پائیں گے۔"

اللہ تعالیٰ کا یہ حکم آج بھی ہے کہ جیسے آپ کی حیات ظاہری میں آپ کے پاس حاضری دینے اور اللہ تعالیٰ سے مغفرت مانگنے اور آپ سے دعائے مغفرت کی درخواست کرنے پر گناہوں کی بخشش کا وعدہ ہوا، ایسے ہی روضہ مبارکہ پر حاضری اور توبہ کرنے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دعائے مغفرت کرانے پر بھی اللہ تعالیٰ بخشش فرمائے گا۔ اور یہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر اطہر میں حیات دنیوی کی دلیل ہے کیونکہ زندہ ہیں تب ہی درخواست سنیں گے اور دُعا فرمائیں گے۔

۲: "یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْۤا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ

۲۴: "پارہ:۱۸" سورۃ المؤمنون: آیت: ۳۴۔۳۳۔

۲۵: "پارہ:۲۸" سورۃ التغابن، آیت: ۶۔۵۔

۲۶: "پارہ:۱۹" سورۃ الشعرآء، آیت: ۱۸۶۔

۲۷: "پارہ:۱۸" سورۃ المؤمنون، آیت: ۴۷۔

۲۸: "پارہ:۱۷" سورۃ الانبیاء، آیت: ۳۔

۲۹: "پارہ:۵" سورۃ النساء، آیت: ۶۴۔

صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ وَاَنْتُمْ لَاتَشْعُرُوْنَ۔"(۳۰)

"اے ایمان والو! اپنی آوازیں اونچی نہ کرو اس غیب بتانے والے (نبی) کی آواز سے اور ان کے حضور بات چلا کر نہ کہو جیسے آپس میں ایک دوسرے کے سامنے چلاتے ہو کہ کہیں تمہارے عمل اکارت نہ ہو جائیں اور تمہیں خبر نہ ہو۔"

اللہ تعالیٰ کا یہ حکم جیسے آپکی حیاتِ ظاہری میں تھا ایسے ہی وصال باکمال کے بعد قبرِ اطہر پر حاضری کے وقت بھی ہے کہ کوئی زیادہ بلند آواز سے بات نہ کرے، اور نہ درود وسلام زیادہ بلند آواز سے پڑھے بلکہ دھیمے لہجے سے پڑھے۔

۳: حضرت انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"اَلْاَنْبِیَاءُ اَحْیَاءٌ فِیْ قُبُوْرِهِمْ وَیُصَلُّوْنَ۔"

"انبیاء کرام علیہم السلام اپنی قبورِ مطہرہ میں زندہ ہیں اور نماز پڑھتے ہیں۔"(۳۱)

۴: حضرت سیدنا ابو درداء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"مجھ پر جمعہ کے دن کثرت سے درود شریف پڑھا کرو کیونکہ وہ یوم مشہود ہے۔ اس میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور جو بھی تم میں سے مجھ پر درود بھیجتا ہے تو اس کے فارغ ہونے سے پہلے وہ درود مجھ تک پہنچ جاتا ہے۔"

میں نے عرض کیا:

"وصال کے بعد بھی؟"

فرمایا:

"ہاں! وصال کے بعد بھی۔"

آگے فرمایا:

"اِنَّ اللہَ حَرَّمَ عَلَی الْاَرْضِ اَنْ تَاْکُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِیَاءِ فَنَبِیُّ اللہِ حَیٌّ یُّرْزَقُ۔"

"بے شک اللہ نے زمین پر انبیاء کے اجسام کو کھانا حرام کر دیا ہے، پس اللہ کا نبی زندہ ہوتا ہے اور اُسکو رزق بھی دیا جاتا ہے۔"(۳۲)

۵: حضرت سیدنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"اَتَیْتُ وَ فِیْ رِوَایَةِ هَدَّابٍ :مَرَرْتُ عَلٰی مُوْسٰی لَیْلَةَ اُسْرِیَ بِیْ عِنْدَ الْکَثِیْبِ الْاَحْمَرِ ، وَهُوَ قَائِمٌ یُصَلِّیْ فِیْ قَبْرِہٖ۔"

"شبِ معراج سرخ ٹیلے کے پاس حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کے قریب سے میرا گزر ہوا (تو میں نے دیکھا کہ) حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام اپنی قبر میں کھڑے نماز پڑھ رہے تھے۔"(۳۳)

۶: برکۃ المصطفیٰ فی الھند، شیخ محقق، شاہ عبدالحق محدث دہلوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ لکھتے ہیں کہ:

۳۰:"پارہ:۲۶" سورۃ الحجرات، آیت:۲۔

۳۱:ابو یعلی:"المسند" مسند انس بن مالک رضی اللہ عنہ، الرقم :۳۴۲۵، صفحہ:۲۵۸، مطبوعہ دار المعرفۃ بیروت۔ الھیثمی:"مجمع الزوائد" کتاب فیہ ذکر الانبیاء، باب: ذکر الانبیاء، الرقم:۱۳۸۱۲، جلد:۸ صفحہ:۲۷۲، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت۔ البزار:"البحر الزخار المعروف بمسند البزار" الرقم:۶۸۸۸، جلد:۱۳، صفحہ:۲۹۹، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت۔ البیہقی:"حیات الانبیاء بعد وفاتھم" الرقم:۱، ۳،۲، صفحہ:۲۹، مطبوعہ دار الکتب محلہ جنگی پشاور۔ السیوطی :"الجامع الصغیر" باب: حرف الألف، الرقم:۳۰۸۹، صفحہ:۲۳۰، مطبوعہ دار التوفیقیۃ للتراث قاھرہ۔ الدیلمی:"مسند الفردوس" باب الألف، الرقم :۴۰۳، جلد:۱، صفحہ:۱۱۹، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت۔ البانی :"سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ" الرقم :۱۴۲۱، صفحہ:۵۷۶، مطبوعہ مکتبۃ المعارف الریاض۔

۳۲:ابن ماجہ:"السنن" کتاب الجنائز، باب :ذکر وفاتہ ودفنہ صلی اللہ علیہ وسلم، الرقم:۱۶۳۷، صفحہ:۲۹۲، ۲۹۱، مطبوعہ دار السلام للنشر و التوزیع الریاض۔ التبریزی: مشکوۃ المصابیح، کتاب الصلوۃ، باب الجمعۃ، الفصل الثالث، صفحہ:۱۲۱، مطبوعہ دار الحدیث بیرون بوہڑ گیٹ ملتان۔ السمہودی:"وفاء الوفا بأخبار دار المصطفی" الباب الثامن، الفصل الثانی: فی بقیۃ ادلۃ الزیارۃ۔۔۔الخ جلد:۴، صفحہ:۱۸۰، مطبوعہ المکتبۃ المعروفیۃ کوئٹہ۔

۳۳:المسلم:"الصحیح" کتاب الفضائل، باب من فضائل موسی علیہ السلام، الرقم :۲۱۵۷، صفحہ:۱۰۴۴، مطبوعہ دار السلام للنشر والتوزیع الریاض۔ النسائی:"السنن" کتاب: قیام اللیل و تطوع النہار، باب: ذکر صلاۃ نبی اللہ موسی علیہ السلام ، الرقم:۱۶۳۲ تا ۱۶۳۸، صفحہ:۳۳۴، ۳۳۳، مطبوعہ دار السلام للنشر والتوزیع الریاض۔ ابو یعلی:"المسند" مسند ثابت البنانی عن أنس ،عن النبی ﷺ ،الرقم :۳۳۲۵، صفحہ:۶۴۳، مطبوعہ دار المعرفۃ بیروت ،لبنان۔ الطبرانی:"المعجم الاوسط" من اسمہ محمود، الرقم:۷۸۰۶، جلد:۲، صفحہ:۱۰، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان۔

”بدانکه حیات انبیاء صلوات اللہ وسلامہ علیہم اجمعین متفق علیہ است میان علمائے ملت و ہیچ کس را خلاف نیست درآن کہ آن کامل تر وقوی تر از وجود حیات شہداء ومقاتلین فی سبیل اللہ است کہ آن معنوی اُخروی ست عند اللہ وحیات انبیاء حیات حسی دنیاوی ست واحادیث وآثار درآن واقع شدہ۔“

”واضح رہنا چاہیے کہ انبیاء کرام علیہم السلام کی حیات علماء ملت کے درمیان متفق علیہ ہے۔اس میں کسی ایک کا بھی اختلاف نہیں ہے اور انبیاء کرام علیہم السلام کی حیات کا وجود، شہداء ومقاتلین فی سبیل اللہ کی حیات سے کامل تر ہے۔اس لئے کہ شہداء کی حیات کا وجود، عند اللہ معنوی واُخروی ہے اور انبیاء کرام علیہم السلام کی حیات حسی دنیاوی ہے۔اس میں بکثرت احادیث وآثار واقع ہوئے ہیں۔“(۳۴)

۸: سماعتِ مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ثبوت:

۱: ﴿حَتّٰۤى اِذَاۤ اَتَوْا عَلٰى وَادِ النَّمْلِ قَالَتْ نَمْلَةٌ یّٰۤاَیُّهَا النَّمْلُ ادْخُلُوْا مَسٰكِنَكُمْ لَا یَحْطِمَنَّكُمْ سُلَیْمٰنُ وَ جُنُوْدُهٗ وَ هُمْ لَا یَشْعُرُوْنَ فَتَبَسَّمَ ضَاحِكًا مِّنْ قَوْلِهَا﴾۔(۳۵)

”حتی کہ جب وہ چیونٹیوں کی وادی میں پہنچے تو ایک چیونٹی نے کہا: اے چیونٹیو! اپنے اپنے بلوں میں داخل ہو جاؤ کہیں سلیمان اور اُن کا لشکر بے خبری میں تمہیں روند نہ ڈالے۔اس کی بات سن کر سلیمان (علیہ السلام) مسکرا کر ہنس دیئے۔“

امام بغوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس آیت کی تفسیر میں لکھا ہے کہ:

”وَقَدْ سَمِعَ عَلَیْہِ السَّلَام قَوْلَهَا مِنْ ثَلَاثَةِ اَمْیَالٍ۔“

”حضرت سلیمان علیہ السلام نے تین میل کی مسافت سے اس چیونٹی کی آواز کو سن لیا۔“(۳۶)

اگر سیدنا سلیمان علیہ السلام تین میل کی دوری سے ایک چیونٹی کی آواز سن سکتے ہیں تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے غلاموں کی آواز کیوں نہیں سن سکتے؟

۲: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب معراج شریف سے واپس تشریف لائے تو حضرت سیدنا بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بلایا اور اُن کو مخاطب کر کے فرمایا:

”اے بلال! تم کون سا ثواب والا کام کرتے ہو۔اس لیے کہ:

”فَاِنِّیْ سَمِعْتُ دَفَّ نَعْلَیْكَ بَیْنَ یَدَیَّ فِی الْجَنَّةِ۔“

”بے شک میں نے جنت کے اندر تیرے قدموں کے چلنے کی آہٹ کو اپنے آگے سنا۔“(۳۷)

۳: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَسَمِعْتُ فِیْهَا قِرَاءَةً، قُلْتُ مَنْ هٰذَا، قَالُوْا: حَارِثَةُ ابْنُ النُّعْمَانِ۔“

”میں جنت میں داخل ہوا تو میں نے اس میں قرآن کی قراءت سنی، میں نے پوچھا: یہ کون ہے؟ اُنہوں نے عرض کی: (آپ کے غلام) حارثہ بن نعمان (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)۔“(۳۸)

۴: حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کسی چیز کے گرنے کی آواز سنی، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”جانتے ہو کہ یہ آواز کیا ہے؟“

۳۴: عبد الحق دہلوی: ”مدارج النبوۃ“ وصل دربیان حیات انبیاء صلوات اللہ علیہم اجمعین، جلد: ۲، صفحہ: ۴۴۷، مطبوعہ النوریہ الرضویہ پبلشنگ کمپنی لاہور۔

۳۵: ”پارہ: ۱۹“ سورۃ النمل، آیت: ۱۸۔

۳۶: بغوی: ”معالم التنزیل المعروف بہ تفسیر بغوی“ جلد: ۳، صفحہ: ۳۹۰، مطبوعہ المکتبۃ الحقانیۃ کانسی روڈ کوئٹہ۔

۳۷: البخاری: ”الصحیح“ کتاب التہجد، باب: فضل الطہور باللیل والنہار، وفضل الصلاۃ عند الطہور باللیل والنہار، الرقم: ۱۱۴۹، صفحہ: ۱۸۴، مطبوعہ دار السلام للنشر والتوزیع الریاض۔ المسلم: ”الصحیح“ کتاب: فضائل الصحابۃ، باب: من فضائل بلال رضی اللہ عنہ، الرقم: ۶۳۲۴، صفحہ: ۱۰۸۱، مطبوعہ دار السلام للنشر والتوزیع الریاض۔

۳۸: الحاکم: ”المستدرک علی الصحیحین“ کتاب معرفۃ الصحابۃ رضی اللہ عنہم، ذکر مناقب حارثۃ بن النعمان، الرقم: ۴۹۹۴، جلد: ۳، صفحہ: ۴۱۷، مطبوعہ قدیمی کتب خانہ مقابل آرام باغ کراچی۔ ابو یعلی: المسند، مسند عائشہ، الرقم: ۴۴۲۵، صفحہ: ۸۲۳، مطبوعہ دار المعرفۃ بیروت، لبنان۔ الہیثمی: ”مجمع الزوائد“ کتاب المناقب، باب: فضل حارثۃ بن النعمان رضی اللہ عنہ، الرقم: ۱۵۷۳۲، جلد: ۹، صفحہ: ۳۸۴، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان۔ التبریزی: ”مشکوۃ المصابیح“ باب البر والصلۃ، الفصل الثانی، صفحہ: ۴۱۹، مطبوعہ دار الحدیث بیرون بوہڑ گیٹ ملتان۔

ہم نے عرض کی:

''اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں!''

فرمایا:

"هٰذَا حَجَرٌ رُمِيَ بِهٖ فِي النَّارِ مُنْذُ سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا فَهُوَ يَهْوِيْ فِي النَّارِ الْاٰنَ حَتّٰى انْتَهٰى اِلٰى قَعْرِهَا۔"

''یہ وہ پتھر ہے جس کو ستر سال پہلے جہنم میں پھینکا گیا، پس وہ اب تک جہنم میں گرتا رہا حتیٰ کہ اس کی گہرائی تک پہنچ گیا۔''(۳۹)

۵: حضرت عبداللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلَام نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بارگاہِ اقدس میں حاضر تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنے اُوپر سے ایک آواز سُنی، پس آپ نے اپنے سرِ انور کو بلند فرمایا اور فرمایا:

"هٰذَا بَابٌ مِّنَ السَّمَآءِ فُتِحَ الْيَوْمَ لَمْ يُفْتَحْ قَطُّ اِلَّا الْيَوْمَ۔"

''یہ آسمان کا دروازہ ہے جسے آج کھولا گیا ہے اور آج سے پہلے کبھی نہیں کھولا گیا۔''(۴۰)

۶: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ایک صحابی تھے۔ جن کا اسم گرامی تھا نعیم بن عبداللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اور لقب تھا ان کا ''نحام''۔ امام ابن حجر عسقلانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ اور دیگر محدثین نے ان کے اس لقب کی وجہ تسمیہ کچھ یوں بیان کی ہے:

"اِنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَسَمِعْتُ نَحْمَةَ نَعِيْمٍ۔"

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: جب میں جنت میں داخل ہوا تو نعیم کے کھانسنے کی آواز میں نے جنت میں سُنی۔''(۴۱)

۹: بصارتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ثبوت:

۱: حضرت سیدنا ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

"وَكَذٰلِكَ نُرِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ مَلَكُوْتَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ۔"(۴۲)

''اور اسی طرح ہم ابراہیم کو دکھاتے ہیں ساری بادشاہی آسمانوں اور زمین کی۔''

امام نسفی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے اس آیت کی تفسیر میں امام مجاہد رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا قول یوں نقل کیا ہے:

"فُرِّجَتْ لَهُ السَّمٰوٰتُ السَّبْعُ فَنَظَرَ اِلٰى مَافِيْهِنَّ حَتّٰى انْتَهٰى نَظَرُهٗ اِلَى الْعَرْشِ وَفُرِّجَتْ لَهُ الْاَرْضُوْنَ السَّبْعُ حَتّٰى نَظَرَ اِلٰى مَافِيْهِنَّ۔"

''(حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کے لئے) ساتوں آسمان کھول دیئے گئے۔ پس انہوں نے دیکھ لیا جو کچھ آسمانوں میں ہے حتیٰ کہ ان کی نظر عرش تک پہنچی اور آپ کیلئے ساتوں زمینیں کھول دی گئیں حتیٰ کہ آپ نے وہ سب چیزیں دیکھ لیں جو زمینوں میں ہیں۔''(۴۳)

جب نگاہِ خلیل اللہ عَلَیْہِ السَّلَام کا یہ عالم ہے کہ تحت الثریٰ سے لیکر عرش العلیٰ تک پہنچ گئی تو نگاہ حبیب اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا کیا عالم ہوگا؟

۲: حضرت سیدنا ابو ہریرۃ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ روایت فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بارگاہِ اقدس میں حاضر تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا:

۳۹: المسلم: ''الصحیح'' کتاب الجنۃ، باب: جہنم أعاذنا اللہ منھا، الرقم: ۷۱۶۷، صفحہ: ۱۲۳۳، مطبوعہ دار السلام للنشر و التوزیع الریاض۔

۴۰: المسلم: ''الصحیح'' کتاب: فضائل القرآن ومایتعلق بہ، باب: فضل الفاتحۃ وخواتیم سورۃ البقرۃ... الخ الرقم: ۱۸۷۷، صفحہ: ۳۲۶، ۳۲۵، مطبوعہ دار السلام للنشر و التوزیع الریاض۔

۴۱: عسقلانی: ''الاصابۃ فی تمییز الصحابۃ'' رقم الترجمۃ: ۸۷۷۹، نعیم بن عبداللہ جلد: ۳، صفحہ: ۲۰۰۹، مطبوعہ المکتبۃ الوحیدیۃ پشاور۔ الحاکم: ''المستدرک'' کتاب معرفۃ الصحابۃ رضی اللہ عنہم، ذکر مناقب نعیم النحام العدوی رضی اللہ عنہ الرقم: ۵۲۰۴، جلد: ۳، صفحہ: ۴۷۰، مطبوعہ قدیمی کتب خانہ مقابل آرام باغ کراچی۔ ابن اثیر: ''اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ'' رقم الترجمۃ: ۵۲۷۸ نعیم بن عبداللہ النحام، جلد: ۳، صفحہ: ۱۲۰۰، مطبوعہ المکتبۃ الوحیدیۃ پشاور۔ ابن عبدالبر: ''الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب'' باب: حرف النون، رقم الترجمۃ: ۲۶۵۷، نعیم بن عبداللہ العدوی، جلد: ۴، صفحہ: ۷۰، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان۔ محمد بن سعد: ''الطبقات الکبریٰ'' رقم الترجمۃ: ۳۹۵، ومن بنی عدی بن کعب، جلد: ۲، صفحہ: ۳۸۷، نعیم النحام بن عبداللہ بن اُسید مطبوعہ مکتبہ عمریہ کانسی روڈ کوئٹہ۔

۴۲: ''پارہ: ۷'' سورۃ الانعام، آیت: ۷۵۔

۴۳: نسفی: ''مدارک التنزیل وحقائق التاویل المعروف بہ تفسیر مدارک علی بامش تفسیر خازن'' جلد: ۲، صفحہ: ۲۷، مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ۔

"رَأَیْتُ جَعْفَرًا یَطِیْرُ فِی الْجَنَّۃِ مَعَ الْمَلَآئِکَۃِ۔"

"میں نے جعفر کو جنت میں فرشتوں کے ساتھ پرواز کرتے دیکھا۔" (۴۴)

۳: صحابہ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ جنگ موتہ لڑ رہے تھے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ منورہ میں بیٹھ کر ساری کاروائی بیان فرماتے رہے۔ فرمایا:

"اب جھنڈا زید نے لے لیا، وہ شہید ہو گئے، اب جھنڈا جعفر نے لے لیا، وہ بھی شہید ہو گئے۔ پھر عبداللہ بن رواحہ نے لے لیا وہ بھی شہید ہو گئے ادھر چشمانِ مصطفیٰ سے آنسو آ گئے۔" (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ)

اور فرمایا:

"اب جھنڈا خالد بن ولید نے لے لیا ہے اور اب اللہ تعالیٰ اسے فتح عطا فرمائے گا۔" (۴۵)

۴: حضرت ابو ہریرۃ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم سمجھتے ہو کہ میرا منہ قبلہ کی طرف ہے؟

"فَوَاللہِ مَا یَخْفٰی عَلَیَّ خُشُوْعُکُمْ وَلَا رُکُوْعُکُمْ اِنِّیْ لَاَرَاکُمْ مِنْ وَّرَآءِ ظَھْرِیْ۔"

"پس اللہ کی قسم! مجھ پر تمہارا نہ خشوع وخضوع پوشیدہ ہے نہ تمہارا رکوع پوشیدہ ہے۔" (۴۶)

۵: حضرت سیدنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ روایت کرتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں ظہر کی نماز پڑھائی آخری صف میں ایک شخص تھا جس نے بُری حالت میں نماز ادا کی جب سلام پھیرا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آواز دی اور فرمایا: اے فلاں کیا تو خدا سے نہیں ڈرتا، کیا تو دیکھتا نہیں نماز کیسے پڑھ رہا ہے۔

"اَتَرَوْنَ اَنَّہٗ یَخْفٰی عَلَیَّ شَیْءٌ مِّمَّا تَصْنَعُوْنَ وَاللہِ اِنِّیْ لَاَرٰی مِنْ خَلْفِیْ کَمَا اَرٰی مِنْ بَیْنِ یَدَیَّ۔"

"تم یہ سمجھتے ہو کہ مجھ پر تمہارا کوئی عمل چھپا رہتا ہے۔ اللہ کی قسم میں پیچھے ایسے ہی دیکھتا ہوں جیسے کہ اپنے آگے دیکھتا ہوں۔" (۴۷)

۱۰: اختیاراتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ثبوت:

۱: "فَلَا وَرَبِّکَ لَا یُؤْمِنُوْنَ حَتّٰی یُحَکِّمُوْکَ فِیْمَا شَجَرَ بَیْنَھُمْ ثُمَّ لَا یَجِدُوْا فِیْٓ اَنْفُسِھِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَیْتَ وَیُسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا۔" (۴۸)

"تو اے محبوب تمہارے رب کی قسم وہ مسلمان نہ ہوں گے جب تک اپنے آپس کے جھگڑے میں تمہیں حاکم نہ بنائیں پھر جو کچھ تم حکم فرمادو اپنے دلوں میں اس سے رکاوٹ نہ پائیں اور جی سے مان لیں۔"

۲: "وَمَا کَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَۃٍ اِذَا قَضَی اللہُ وَرَسُوْلُہٗٓ اَمْرًا اَنْ یَّکُوْنَ لَھُمُ الْخِیَرَۃُ مِنْ اَمْرِھِمْ وَمَنْ یَّعْصِ اللہَ وَرَسُوْلَہٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِیْنًا۔" (۴۹)

"اور نہ کسی مسلمان مرد نہ مسلمان عورت کو پہنچتا ہے کہ جب اللہ ورسول کچھ حکم فرمادیں تو اُنہیں اپنے معاملہ کا کچھ اختیار رہے اور جو حکم نہ مانے اللہ اور اس کے رسول کا وہ بے شک صریح گمراہی بہکا۔"

۴۴: الترمذی: "الجامع الصحیح" ابواب المناقب، باب: مناقب جعفر بن ابی طالب اخی علی رضی اللہ عنہما، الرقم: ۳۷۶۳، صفحہ: ۱۱۱۰، مطبوعہ دار السلام للنشر و التوزیع الریاض۔ الحاکم: المستدرک علی الصحیحین، کتاب معرفۃ الصحابۃ رضی اللہ عنہم، باب: ذکر مناقب جعفر بن ابی طالب، الرقم: ۵۰۰۱، جلد: ۳، صفحہ: ۴۱۹، مطبوعہ قدیمی کتب خانہ آرام باغ کراچی۔

۴۵: البخاری: الصحیح، کتاب: فضائل اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، باب: مناقب خالد بن الولید رضی اللہ عنہ، الرقم: ۳۷۵۷، صفحہ: ۶۳۲، کتاب المغازی، باب: غزوۃ موتۃ من ارض الشام، الرقم: ۴۲۶۲، صفحہ: ۷۲۲، مطبوعہ دار السلام للنشر و التوزیع الریاض۔ "احمد بن حنبل": "المسند، الرقم: ۲۲۶۱۴، جلد: ۵، صفحہ: ۲۴۳، الرقم: ۱۲۱۱۵، جلد: ۳، صفحہ: ۱۴۸، مطبوعہ دار الفکر بیروت۔ الہیثمی: "مجمع الزوائد" الرقم: ۱۰۲۱۸، جلد: ۲، صفحہ: ۱۲۶، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت۔ التبریزی: "مشکوۃ المصابیح" باب: "فی المعجزات الفصل الاول" صفحہ: ۵۳۳، مطبوعہ دار الحدیث بیرون بوہڑ گیٹ ملتان۔ ابن جوزی: "الوفا باحوال المصطفی" الباب الخامس: عشر فی اخبارہ رسول اللہ بالغائبات الرقم: ۴۵۲، صفحہ: ۳۱۸، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان۔

۴۶: "البخاری": الصحیح، کتاب الصلاۃ، باب: عظۃ الامام الناس فی اتمام الصلاۃ فی ذکر القبلۃ، الرقم: ۴۱۸، صفحہ: ۷۲، کتاب الاذان، باب: الخشوع فی الصلاۃ الرقم: ۷۴۱، صفحہ: ۱۲۱، ۱۲۰، مطبوعہ دار السلام للنشر و التوزیع الریاض۔ احمد بن حنبل: "المسند" الرقم: ۸۹۱۲، جلد: ۲، صفحہ: ۵۰۵، مطبوعہ دار الفکر بیروت، لبنان۔

۴۷: التبریزی: "مشکوۃ المصابیح" باب: صفۃ الصلوۃ، صفحہ: ۷۷، مطبوعہ دار الحدیث بیرون بوہڑ گیٹ ملتان۔

۴۸: "پارہ: ۴" سورۃ النساء آیت: ۶۵۔

۴۹: "پارہ: ۲۲" سورۃ الاحزاب، آیت: ۳۶۔

۳: "قَاتِلُوا الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَلَا يُحَرِّمُوْنَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ." (۵۰)

"لڑو ان سے جو ایمان نہیں لاتے اللہ پر اور قیامت پر اور حرام نہیں مانتے اس چیز کو جس کو حرام کیا اللہ نے اور اس کے رسول نے۔"

اس آیت سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے رسول ﷺ کو اشیاء کے حلال اور حرام کرنے کے اختیارات دیئے ہیں۔

۴: حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ نبی کریم ﷺ نے ہمیں خطبہ دیا اور فرمایا: اے لوگو! تم پر حج فرض ہوا ہے سوچ کرو۔ ایک شخص نے عرض کیا کہ ہر سال یارسول اللہ ﷺ آپ خاموش رہے۔ اس نے تین بار یہی عرض کیا پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"لَوْ قُلْتُ: نَعَمْ، لَوَجَبَتْ."

"اگر میں ہاں کہہ دیتا تو ہر سال واجب (فرض) ہو جاتا۔" (۵۱)

۵: حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے مسافر کیلئے (موزوں پر مسح کی مدت) تین دن مقرر فرمائی:

"وَلَوْ مَضَى السَّائِلُ عَلٰى مَسْئَلَتِهٖ لَجَعَلَهَا خَمْسًا."

"اور اگر سائل اور زیادہ سوال کرتا تو آپ اس کی مدت پانچ دن فرما دیتے۔" (۵۲)

جبکہ ابو داؤد شریف میں یہ الفاظ بھی موجود ہیں:

"وَلَوِ اسْتَزَدْنَاهُ لَزَادَنَا."

"اگر ہم نبی کریم ﷺ سے اس مدت میں اضافہ طلب کرتے تو آپ اس میں ہمارے لیے اضافہ فرما دیتے۔" (۵۳)

۶: فضالہ بن عبید سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سکھایا مجھ کو، تو یہ بھی سکھایا کہ محافظت کر پانچ نمازوں پر، میں نے کہا ان وقتوں میں مجھے بہت کام ہوتے ہیں تو ایک ایسی بات بتلایئے جب میں اس کو کروں کافی ہو جائے آپ نے فرمایا:

"حَافِظْ عَلَى الْعَصْرَيْنِ."

"محافظت کر عصرین پر۔"

ہماری زبان میں عصرین مروج نہ تھا۔ میں نے پوچھا:

"عصرین کیا ہے؟"

آپ نے فرمایا:

"صَلٰوةٌ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَصَلٰوةٌ قَبْلَ غُرُوْبِهَا."

"دو نمازیں ایک قبل طلوع آفتاب کے ایک قبل غروب آفتاب کے (یعنی فجر اور عصر کی نماز پر)۔" (۵۴)

۷: کاتب وحی حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت خزیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر ان الفاظ میں کرتے ہیں:

"خُزَيْمَةُ الْاَنْصَارِيُّ الَّذِيْ جَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ شَهَادَتَهٗ شَهَادَةَ رَجُلَيْنِ."

"خزیمہ انصاری وہ ہیں جن کی گواہی کو رسول اللہ ﷺ نے دو مردوں کی گواہی قرار دیا تھا۔" (۵۵)

اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ نبی کریم ﷺ کو یہ اختیار حاصل تھا کہ چاہیں تو ایک شخص کی گواہی کو دو کے مساوی قرار دے دیں۔

۔۔۔جاری ہے۔۔۔

۵۰: "پارہ: ۱۰" سورۃ التوبہ، آیت: ۲۹۔

۵۱: المسلم: "الصحیح" کتاب الحج، باب: فرض الحج مرۃ فی العمر، الرقم: ۳۲۵۷، صفحہ: ۵۶۳، مطبوعہ دار السلام للنشر و التوزیع الریاض۔ النسائی: "السنن" کتاب مناسک الحج، باب: وجوب الحج، الرقم: ۲۶۲۰، ۲۶۲۱، صفحہ: ۵۱۱، مطبوعہ دار السلام للنشر و التوزیع الریاض۔ ابن ماجہ: "السنن" کتاب المناسک، باب: فرض الحج، الرقم: ۲۸۸۴، ۲۸۸۵، صفحہ: ۵۲۷، ۵۲۶، مطبوعہ دار السلام للنشر و التوزیع الریاض۔

۵۲: ابن ماجہ: "السنن" ابواب الطھارۃ وسننتھا، باب: ماجاء فی التوقیت فی المسح للمقیم والمسافر، الرقم: ۵۵۴، صفحہ: ۹۲، مطبوعہ دار السلام للنشر و التوزیع الریاض۔ عبد الرزاق: "المصنف" کتاب الطھارہ، باب: کم یمسح علی الخفین، الرقم: ۷۹۰، جلد: ۱، صفحہ: ۱۵۹، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان۔

۵۳: ابو داؤد: "السنن" کتاب الطھارۃ، باب: التوقیت فی المسح، الرقم: ۱۵۷، صفحہ: ۴۲، مطبوعہ دار السلام للنشر و التوزیع الریاض۔ الھیثمی: "موارد الظمان الی زوائد ابن حبان" کتاب الطھارۃ، باب: التوقیت فی المسح، الرقم: ۱۸۳، صفحہ: ۷۲ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان۔

۵۴: ابو داؤد: "السنن" کتاب الصلاۃ، باب: المحافظۃ علی الصلوات، الرقم: ۴۲۸، صفحہ: ۹۷، مطبوعہ دار السلام للنشر و التوزیع الریاض۔

۵۵: البخاری: "الصحیح" کتاب الجہاد والسیر، باب: قول اللہ (من المؤمنین رجال صدقوا ما عھدوا... الخ الرقم: ۲۸۰۷، صفحہ: ۴۶۵، کتاب التفسیر، سورۃ الاحزاب، الرقم: ۴۷۸۴، صفحہ: ۸۴۱، مطبوعہ دار السلام للنشر و التوزیع الریاض۔

اناخاتم النبیین لانبی بعدی

پہلی قسط

مولانا شہزاد احمد مجددی چوراہی

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

عقیدۂ ختم نبوت قرآن کی روشنی میں

عقیدۂ ختم نبوت کا تعلق ضروریاتِ دین سے ہے، جس کا منکر اسلام کے وسیع دائرہ سے خارج ہے، اس بات پر چودہ صدیوں سے مسلمانوں کا اجماع ہے۔ اور یہ عقیدہ قرآن کی نصوصِ قطعیہ اور احادیث متواترہ سے ثابت ہے۔ اور ''خاتم النبیین'' کے معنیٰ ''آخری نبی'' حضور نبی کریم ﷺ نے خود متعین فرمائے جس کے بعد اب ''خاتم النبیین'' کے معنی ومفہوم میں کسی قسم کا نہ تو کوئی ابہام باقی رہتا ہے اور نہ ہی مزید کسی لغوی تحقیق کی گنجائش باقی رہتی ہے۔

آیت نمبر ۱:

''مَا کَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنۡ رِّجَالِکُمۡ وَلٰکِنۡ رَّسُوۡلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ وَکَانَ اللّٰہُ بِکُلِّ شَیۡءٍ عَلِیۡمًا۔'' (۱)

ترجمہ کنزالایمان:

''محمد تمہارے مَردوں میں کسی کے باپ نہیں ہاں اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں کے پچھلے اور اللہ سب کچھ جانتا ہے۔''

حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لکھتے ہیں:

''خاتم النبیین میں فرمایا گیا کہ وہ اللہ کے رسول ہیں اور نبیوں میں سب سے پچھلے نبی خاتم ختم سے مشتق اور ختم کے معنی مہر کے بھی ہیں اور آخری کے بھی، بلکہ مہر کو بھی خاتم اسی واسطے کہتے ہیں کہ وہ مضمون کے آخر میں لگائی جاتی ہے یا یہ کہ جب کسی تھیلے پر مہر لگ گئی، تو اب کوئی چیز باہر کی اندر اور اندر کی باہر نہیں جا سکتی، اسی طرح یہ آخری مہر لگ چکی، باغ نبوت کا آخری پھول کھل چکا۔ خود حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے خاتم النبیین کے معنی فرمائے ہیں کہ لا نبی بعدی میرے بعد کوئی نبی نہیں، اب جو شخص کسی طرح کا ظلی، بروزی، اصلی عارضی، مراقی، مذاقی، شرابی، افیونی، نبی حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے بعد مانے وہ بے دین اور مرتد ہے۔ اسی طرح جو خاتم النبیین کے معنی کرے بالذات نبی اور کسی نبی کا آنا ممکن جانے وہ مرتد ہے حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام بے شک تشریف لائیں گے، مگر وہ پہلے کے نبی ہوں گے نہ کہ بعد کے، اور اب اُمتی کی حیثیت سے تشریف فرما ہوں گے۔'' (۲)

آیت نمبر ۲:

''اَلۡیَوۡمَ اَکۡمَلۡتُ لَکُمۡ دِیۡنَکُمۡ وَاَتۡمَمۡتُ عَلَیۡکُمۡ نِعۡمَتِیۡ وَرَضِیۡتُ لَکُمُ الۡاِسۡلَامَ دِیۡنًا۔'' (۳)

ترجمہ کنزالایمان:

''آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دِین کامل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمہارے لیے اسلام دِین کو پسند کیا۔''

یہ آیت کریمہ اس بات کا اعلان تھا کہ دینِ اسلام ظاہری، باطنی، صوری، معنوی ہر لحاظ سے مکمل ہو چکا۔ نبوت کی نعمت پوری ہو چکی، قانون وشریعت کے معاملات طے ہو چکے۔ عقائد، اعمال، اخلاق، حکومت، سیاست، مکروہات ومستحبات اور حرام وحلال کے اصول بن چکے۔ اور یہ کہ نبوت کا سلسلہ ختم ہو چکا، اب قیامت تک کسی کو نبوت نہیں ملے گی۔

۱: ''القرآن الکریم'' پارہ: ۲۲، سورۃ الاحزاب، آیت: ۴۰۔

۲: ''شان حبیب الرحمن من آیات القرآن''...... صفحہ: ۱۷۹، مکتبہ اسلامیہ لاہور۔

۳: ''القرآن الکریم'' پارہ: ۶، سورۃ المائدۃ، آیت: ۳۔

عقیدۂ ختم نبوت احادیث کی روشنی میں

حدیث نمبر ۱:

صحیحین میں حضرت جابر بن عبد اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"مَثَلِیْ وَمَثَلُ الْاَنْبِیَاءِ کَرَجُلٍ بَنٰی دَارًا فَاَکْمَلَهَا وَاَحْسَنَهَا اِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ فَجَعَلَ النَّاسُ یَدْخُلُوْنَهَا وَیَتَعَجَّبُوْنَ وَیَقُوْلُوْنَ لَوْلَا مَوْضِعُ اللَّبِنَةِ۔"(۴)

"میری اور پہلے نبیوں کی مثال ایسی ہے جیسے کسی شخص نے ایک مکان پورا کامل اور خوبصورت بنایا مگر ایک اینٹ کی جگہ خالی تھی پس لوگ اس مکان میں داخل ہوتے ہیں اور تعجب کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہاں اینٹ کیوں نہیں لگائی گئی؟"

صحیح مسلم کی روایت میں یہ الفاظ زیادہ ہیں:

"قَالَ رَسُوْلُ اللہِ ﷺ فَاَنَا مَوْضِعُ اللَّبِنَةِ جِئْتُ فَخَتَمْتُ الْاَنْبِیَاءَ۔"

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا وہ اینٹ میں ہوں پس مجھ پر انبیاء کا سلسلہ ختم ہوگیا۔"

حدیث نمبر ۲:

مسند امام احمد بن حنبل اور صحیح مسلم میں حضرت ابو سعید خدری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"مَثَلِیْ وَمَثَلُ النَّبِیِّیْنَ مِنْ قَبْلِیْ کَمَثَلِ رَجُلٍ بَنٰی دَارًا فَاَتَمَّهَا اِلَّا لَبِنَةً وَّاحِدَةً فَجِئْتُ اَنَا فَاَتْمَمْتُ تِلْكَ اللَّبِنَةَ۔"(۵)

"میری اور پہلے نبیوں کی مثال اس شخص کی مانند ہے جس نے سارا مکان پورا بنایا سوائے ایک اینٹ کے، تو میں تشریف فرما ہوا اور وہ اینٹ میں نے پوری کی۔"

حدیث نمبر ۳:

صحیحین میں حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"اِنَّ مَثَلِیْ وَمَثَلَ الْاَنْبِیَاءِ مِنْ قَبْلِیْ کَمَثَلِ رَجُلٍ بَنٰی بَیْتًا فَاَحْسَنَهٗ وَاَجْمَلَهٗ اِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ مِّنْ زَاوِیَةٍ فَجَعَلَ النَّاسُ یَطُوْفُوْنَ بِهٖ وَیَعْجَبُوْنَ لَهٗ وَیَقُوْلُوْنَ هَلَّا وُضِعَتْ هٰذِهِ اللَّبِنَةُ قَالَ فَاَنَا اللَّبِنَةُ وَاَنَا خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ۔"(۶)

"میری اور پہلے نبیوں کی مثال ایسی ہے جیسے کسی شخص نے ایک گھر بنایا، اس کو نہایت عمدہ اور آراستہ پیراستہ کیا مگر ایک طرف ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی پس لوگ آتے ہیں، اس کے گرد گھومتے ہیں اور تعجب کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ اینٹ کیوں نہیں لگائی گئی؟ آپ نے فرمایا: پس وہ اینٹ میں ہوں اور میں خاتم النبیین ہوں۔"

ان روایات سے ثابت ہوتا ہے کہ نبوت کی عمارت میں جس اینٹ کی کمی تھی وہ پوری ہوگئی اور عمارت ہر لحاظ سے مکمل ہوگئی۔ اب اس میں ایک اینٹ کی بھی گنجائش باقی نہیں رہی۔

حدیث نمبر ۴:

صحیحین میں حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"کَانَتْ بَنُوْ اِسْرَآئِیْلَ تَسُوْسُهُمُ الْاَنْبِیَاءُ کُلَّمَا هَلَكَ نَبِیٌّ خَلَفَهٗ نَبِیٌّ وَاِنَّهٗ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ۔"(۷)

"پہلے بنی اسرائیل کے انبیاء حکمران ہوا کرتے تھے، جب

۴: "صحیح البخاری" ۱: ۵۰۱، کتاب المناقب، باب خاتم النبیین، قدیمی کتب خانہ کراچی۔ و "صحیح مسلم" ۴: ۱۷۹۱، کتاب الفضائل، باب ذکر کونہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین، رقم: ۲۲۸۷، دار احیاء التراث العربی بیروت۔

۵: "مسند الامام احمد بن حنبل" ۳: ۹، مسند ابی سعید الخدری، رقم ۱۱۰۸۲، مؤسسۃ قرطبۃ القاہرۃ۔ و "صحیح مسلم" ۴: ۱۷۹۱، کتاب الفضائل، باب ذکر کونہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین، رقم: ۲۲۸۶، دار احیاء التراث العربی بیروت۔

۶: "صحیح البخاری" ۱: ۵۰۱، کتاب المناقب، باب خاتم النبیین، قدیمی کتب خانہ کراچی۔ و "صحیح مسلم" ۴: ۱۷۹۱، کتاب الفضائل، باب ذکر کونہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین، رقم: ۲۲۸۶، دار احیاء التراث العربی بیروت۔

۷: "صحیح البخاری" ۱: ۴۹۱، کتاب الانبیاء، باب ما ذکر عن بنی اسرائیل، قدیمی کتب خانہ کراچی۔ و "صحیح مسلم" ۳: ۱۴۷۱، کتاب الامارۃ، باب وجوب الوفاء ببیعۃ الخلفاء الاول فالاول، رقم: ۱۸۴۲، دار احیاء التراث العربی بیروت۔

ایک کی وفات ہوجاتی تو دوسرا اس کا خلیفہ ہوتا اور بے شک میرے بعد کوئی نبی نہیں۔"

حدیث نمبر ۵:

صحیحین میں حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يُبْعَثَ دَجَّالُوْنَ كَذَّابُوْنَ قَرِيْبًا مِّنْ ثَلَاثِيْنَ كُلُّهُمْ يَزْعَمُ اَنَّهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ۔"(۸)

"قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ تیس کے قریب دجال کذاب نہ پیدا ہوجائیں، ہر ایک اپنے آپکو اللہ کا رسول کہے گا۔"

حدیث نمبر ۶:

ترمذی میں حضرت ثوبان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"اِنَّهٗ سَيَكُوْنُ فِيْ اُمَّتِيْ ثَلَاثُوْنَ كَذَّابُوْنَ كُلُّهُمْ يَزْعَمُ اَنَّهٗ نَبِيٌّ وَاَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ۔"(۹)

"میری اُمت پر ایک وقت ایسا آئے گا کہ تیس کذاب ہوں گے ہر ایک اپنے آپ کو نبی کہے گا اور میں خاتم النّبیین ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں۔"

حدیث نمبر ۷:

مسند امام احمد و معجم کبیر طبرانی میں حضرت حذیفہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"فِيْ اُمَّتِيْ كَذَّابُوْنَ وَدَجَّالُوْنَ سَبْعَةٌ وَّعِشْرُوْنَ مِنْهُمْ اَرْبَعُ نِسْوَةٍ وَاِنِّيْ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ۔"(۱۰)

"میری اُمت میں ستائیس کذاب دجال ہوں گے ان میں چار عورتیں ہوں گی اور بے شک میں خاتم النّبیین ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں۔"

ان احادیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ کے زمانہ کے بعد نبوت کا دعویٰ کرنے والوں کو بالتصریح کذاب دجال قرار دیا ہے اور واضح فرمادیا کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

(......جاری ہے......)

بقیہ: ابدالِ وقت کے ایک واقعہ......

غرض یہی سلسلہ رہے گا یہاں تک کہ میرا وقت پورا ہوجائے، جتنے لوگ تم دیکھ رہے ہو، سب میں فرقِ مراتب ہے ہر ایک کو علیحدہ علیحدہ پڑھنے کیلئے بتایا گیا ہے اور ہر ایک کو دوسرے سے اپنا حال کہنے کی ممانعت ہے، اسی طرح بہتیرے خدا کے کافر بندے مسلمان بن کر یہاں سے روانہ ہوئے، اگر کھلم کھلا اسلام کی طرف ان لوگوں کو بُلایا جائے تو یہاں کے لوگ مسلمان کو قتل کر ڈالیں، میں بھی مارا جاؤں اور یہ بھی۔ اسلئے اسلام کی خدمت اور دین کی جانب ہدایت کا میں نے یہ طریقہ اختیار کیا ہے، اِس قصہ کے بعد حضرت امامِ ربانی نے ارشاد فرمایا:

"اسی طرح اکثر بزرگ پوشیدہ ہو کر خلقت کو راہِ ہدایت پر لاتے ہیں، اِسی طرح بابا نانک بھی مسلمان تھے اور پوشیدہ ہو کر ہدایت کرتے تھے۔" (تذکرۃ الرشید جلد ۲ صفحہ ۲۳۸، ۲۳۷ مطبوعہ ادارہ اسلامیات، ۱۹۰۔انار کلی، لاہور)

مولوی رشید گنگوہی دیوبندی کے بیان کردہ مذکورہ بالا دونوں اقتباسات سے گرونانک کا مسلمان ہونا ثابت ہوتا ہے، نیز منقولہ بالا دوسرے اقتباس میں مندر میں رہ کر ہندوؤں کو مسلمان کرنے والے بزرگ کے واقعہ سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ کچھ بزرگ غیر مسلموں کی ہدایت کیلئے ان کے احوال کے مناسب طریقہ اختیار کرلیتے ہیں۔ اس لیے اعلیٰ حضرت پر اعتراض کرنیوالے دیوبندی پہلے اپنے گھر کی خبر لیں۔ وقت کی کمی اور مصروفیات کی کثرت کے سبب انتہائی عجلت میں اتنا ہی لکھ سکا ہوں، جو کہ غنیمت سمجھتا ہوں۔ تمّت۔

۸: "صحیح البخاری" ۱: ۵۰۹، کتاب المناقب، باب علامات النبوۃ فی الاسلام، قدیمی کتب خانہ کراچی۔ و "صحیح مسلم" ۴: ۲۲۳۹، کتاب الفتن واشراط الساعۃ، باب لا تقوم الساعۃ حتی الخ، رقم: ۲۹۲۳، دار احیاء التراث العربی بیروت۔

۹: "سنن الترمذی" ۴: ۴۹۹، باب ماجاء لا تقوم الساعۃ حتی یخرج کذابون، رقم: ۲۲۱۹، دار احیاء التراث العربی بیروت۔

۱۰: "مسند الامام احمد بن حنبل" ۵: ۳۹۶، حدیث حذیفہ بن الیمان، رقم: ۲۳۴۰۶، مؤسسۃ قرطبۃ...... القاہرۃ۔ و "المعجم الکبیر" ۳: ۱۶۹، ومن مسند حذیفۃ رضی اللہ عنہ، رقم: ۳۰۲۶، مکتبۃ الزہراء الموصل۔

دیوبندی علماء کی
"محافلِ میلاد میں شرکت"
ناقابلِ تردید ثبوت

مولانا محمد افضال حسین نقشبندی

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

حضور نبی مکرم، شفیع معظم، نورِ مجسم، شہنشاہِ دو عالم ﷺ کی ولادت باسعادت، میلاد مبارک باعث صد مسرت پر جس قدر خوشی و سرور کا اظہار کیا جائے وہ کم ہے۔ جو مسلمان آپ ﷺ کے میلادِ مبارک کی فرحت و سرور محسوس نہ کرے یا آپ ﷺ کی ذات والا ستودہ صفات سے عقیدت و احترام اور عشق و محبت کا قلبی تعلق نہ رکھے اس کی ایمانی کیفیت قابلِ رحم ہے۔

اہلسنت و جماعت کا ہمیشہ سے معمول چلا آرہا ہے کہ نبی کریم ﷺ کی ولادت باسعادت و یوم میلاد مبارک کو تحدیثِ نعمت کے طور پر نہایت خوشی اور مسرت کا اظہار کرتے ہیں محافل میلاد اور کا اہتمام و انصرام کرتے ہیں جس میں آپ ﷺ کے فضائل و کمالات، معجزات، حسن و جمال اور جود و نوال کے تذکرے کر کے آپ ﷺ کے اُمتیوں کے دلوں میں عشق رسول ﷺ کے جذبات کو مزید اُجاگر کیا جاتا ہے۔ میلاد مبارک پر جہاں عاشقانِ مصطفیٰ ﷺ عشقِ مصطفیٰ ﷺ میں مست ہوتے ہیں وہاں مخالفین اہلسنت بدمست ہو جاتے ہیں اور طرح طرح کی فتوے بازی شروع کر دیتے ہیں لہٰذا راقم الحروف نے چاہا کہ اُن کے بڑوں کے معمولات و تحریرات سے محافل میلاد کے دلائل دے کر اُن کی بدمستی کو اتارنے کی کوشش کی جائے۔ اس مضمون میں تقریباً پچیس (۲۵) دیوبندی علماء کے محافل میلاد میں شرکت و خطاب وغیرہ کے حوالہ جات پیش کرنے سے قبل چند دیوبندی علماء کی میلاد النبی ﷺ کے جواز و اہمیت اور افادیت پر آراء پیش خدمت ہیں:

۱: دیوبندی مسلک کے "مفتی اعظم پاکستان"، مفتی محمد شفیع نے اپنے قیام تھانہ بھون میں مولوی اشرف علی تھانوی کے خاص خاص اور اہم (بزعمِ خود) ملفوظات کو قلم بند کیا جن میں ایک خاص اور اہم بات یہ بھی لکھی ہے کہ:

"فرمایا کہ اس (محفل میلاد) کے متعلق پہلے میرا خیال تھا کہ اس محفل کا اصل کام ذکر رسول ﷺ تو سب کے نزدیک خیر سعادت اور مستحب ہی ہے البتہ اس میں جو منکرات اور غلط رسمیں شامل کر دی گئی ہیں ان کے ازالہ کی کوشش کرنی چاہیے۔ اصل امر محفل مستحب کو ترک نہیں کرنا چاہیے اور یہ دراصل ہمارے حضرت صاحب حاجی قدس سرہ کا مسلک تھا۔ حضرت کی غایت شفقت و عنایت اور محبت کے سبب میرا بھی ذوق یہی تھا اور یہی عام طور پر صوفیاء کرام کا مسلک ہے۔ حضرت مولانا رومی بھی اس کے قائل ہیں۔"(۱)

۲: دیوبندی مسلک کے "مفتی اعظم" مولوی عبید اللہ ڈیری نے مولوی اشرف علی تھانوی کے فتوی کو یوں نقل کیا ہے:

"محفل میلاد شریف کا منعقد کرنا باعث ثواب ہے اور بوقت سلام کھڑے ہونے کو خدا کی پناہ ہم کفر نہیں کہتے دستخط حضرت تھانوی۔"(۲)

نوٹ:

حافظ محمد اکبر شاہ بخاری دیوبندی نے اپنی کتاب مسمیٰ بہ "اکابر علماء دیوبند" میں "حضرت مولانا قاضی عبید اللہ ڈیروی" باب قائم کر کے

۱: "مجالس حکیم الامت" ملفوظات ۱۱ رمضان ۱۳۴۸ھ، ص: ۱۳۱، طباعت جنوری ۲۰۰۱ء مطبوعہ دار الاشاعت اردو بازار کراچی۔

۲: "فتاوی عبیدیہ نقشبندیہ" ص: ۲۹۵، مطبوعہ ڈیرہ غازی خان۔

ڈیروی دیوبندی کے مختصراً حالات زندگی لکھے ہیں جس کے چند اقتباسات پیش کئے جاتے ہیں:

۱: مولوی اکبر بخاری دیوبندی نے لکھا ہے کہ:

''حضرت مولانا قاضی عبیداللہ صاحب'' پوری ڈویژن ڈیرہ غازی خان کے مفتی اعظم اور جید عالم دین شمار ہوتے تھے...... اپنے مسلک حقہ پر سختی سے پابند رہتے تھے۔''(۳)

۲: مولوی اکبر بخاری نے قاضی عبیداللہ ڈیروی کی کتب کا ذکر کرتے ہوئے یوں لکھا ہے:

''بہر حال درس و تدریس اور تبلیغ و اصلاح کے علاوہ مختلف مسائل کے بارے میں آپ نے بہت سی کتب بھی تصنیف فرمائی ہیں جن میں تفسیرات عبیدیہ، المیقات الطالب المشکوٰۃ، مرأۃ التناقیح المشکوٰۃ المصابیح، حواشی، قران مجید عربی در بط و آیات اردو، فتاویٰ عبیدیہ۔''(۴)

۳: تھوڑا آگے جا کر یوں لکھا ہے:

''حضرت قاضی صاحب'' ایک عظیم فقیہ اور جید عالم دین ہونے کے ساتھ ساتھ ایک عارف کامل اور شیخ کامل بھی تھے۔''(۵)

۴: مزید یوں لکھتا ہے:

''آپ اتنے بڑے عالم، مفتی، محقق، مصنف اور عارف ہونے کے باوجود نہایت متواضع اور منکسر المزاج تھے۔ متبع سنت اور حق گو عالم دین تھے طبیعت نہایت سادہ اور خاموش تھی۔''(۶)

۳: مولوی نسیم احمد فریدی امروھوی دیوبندی نے مختلف اکابر علماء دیوبند کے مکتوبات کو ترتیب دیا ان میں کچھ مکتوب مولوی یعقوب نانوتوی دیوبندی کے بھی شامل کئے ہیں نانوتوی دیوبندی سے حاجی ضیاء الحق نامی شخص نے چند سوال پوچھے اُن کے جوابی مکتوب میں نانوتوی دیوبندی نے لکھا ہے کہ:

''تیسرے کا جواب یہ ہے کہ رسول ﷺ کے جُملہ احوال کا ذکر موجب برکت ہے اور ولادت کا ذکر بھی ایسا ہی موجب برکت ہے۔''(۷)

۴: دیوبندی مسلک کے ''شیخ التفسیر'' مولوی احمد علی لاہوری نے ''حضور پُر نور شافع یوم منشور ﷺ کا میلاد'' عنوان سے ایک مضمون لکھا ہے (جو دیوبندی مجلہ نورٌ علی نور فیصل آباد میں شائع ہوا) جس میں یوم میلاد النبی ﷺ سرخی قائم کر کے لکھتا ہے:

''مسلمانوں کو حضور سراپا نور ﷺ کے ظہور کی خوشی اس لئے ہے کہ آپ کی برکت سے انہیں وہ آب حیات ملا جس سے وہ دنیا میں مردہ قوم زندہ قوم بن گئے، ذلیل سے عزیز قوم بن گئے، بداخلاق سے بااخلاق بن گئے، مفسد سے مصلح بن گئے، بدامن سے امن پسند بن گئے، راہزن سے محافظ راہ بن گئے، غیر متمدن سے متمدن بن گئے، چور سے پاسبان بن گئے، بت پرست سے خدا پرست بن گئے۔''(۸)

۵: قاری محمد زکریا زکی دیوبندی نے یوں لکھا ہے:

''آنحضرت ﷺ کی ولادت باسعادت یا مناقب کا ذکر خیر موجب نزول رحمت الٰہیہ ہے۔ اس سے کسی مسلمان کو انکار نہیں ہوسکتا، اور ایسی مجالس متبرکہ کا انعقاد جب کوئی چاہے ہوسکتا ہے۔ ان مجالس میں ایسے علماء باخبر کو بُلایا جائے جن کے دلوں میں رسول اللہ ﷺ کا سچا عشق ہو۔''(۹)

۶: قاری محمد حنیف جالندھری دیوبندی کی سرپرستی نکلنے والے مجلہ میں ایک قلمکار یوں لکھتا ہے:

''ماہ ربیع الاول اس اعتبار سے انتہائی لائق احترام، مبارک اور مقدس مہینہ ہے کہ اس متبرک مہینے میں اللہ تعالیٰ کے محبوب اور ہم سب کے پیارے نبی حضرت محمد ﷺ دنیا میں تشریف لائے۔ ربیع الاول

۳: ''اکابر عُلماء دیوبند'' ص: ۴۸۵، طباعت جدید جنوری ۱۹۹۹ء مطبوعہ ادارہ اسلامیات، ۱۹۰، انار کلی لاہور۔
۴: ''اکابر عُلماء دیوبند'' ص: ۴۸۶، طباعت جدید جنوری ۱۹۹۹ء، مطبوعہ ادارہ اسلامیات ۱۹۰، انار کلی لاہور۔
۵: ''اکابر عُلماء دیوبند'' ص: ۴۸۶، طباعت جدید جنوری ۱۹۹۹ء، مطبوعہ ادارہ اسلامیات، ۱۹۰، انار کلی لاہور۔
۶: ''اکابر عُلماء دیوبند'' ص: ۴۸۷، طباعت جدید جنوری ۱۹۹۹ء، مطبوعہ ادارہ اسلامیات، ۱۹۰، انار کلی لاہور۔
۷: ''مکتوبات اکابر دیوبند'' ص: ۲۳، ناشر: کتب خانہ مجیدیہ ملتان۔
۸: ''ماہنامہ نورٌ علی نور'' فیصل آباد، اشاعت خاص ربیع الاول ۱۴۳۲ھ طبع اول فروری ۲۰۱۱ء، ص: ۳۰۔
۹: ''ماہنامہ نورٌ علی نور'' فیصل آباد، اشاعت خاص ربیع الاول ۱۴۳۲ھ، طبع اول فروری ۲۰۱۱ء، ص: ۵۲۔

کے مہینے کو اسی تعلق سے تکریم وتحریم سے دیکھا جاتا ہے اور پھر ۱۲ ربیع الاول کو حضور سرورِ کائنات فخر موجودات محمد مصطفی ﷺ کی ولادت با سعادت کی نسبت سے انتہائی عقیدت سے منایا جاتا ہے۔ پاکستان میں بالخصوص حضور ﷺ کے شیدائی، جانثار اور عشق ومحبت کے جذبوں سے سرشار مسلمان نہایت جوش وخروش کے ساتھ ۱۲ ربیع الاول کو اس طرح مناتے ہیں کہ ہر سو خوشی اور مستی کا سماں ہوتا ہے مساجد کی تزئین وآرائش کی جاتی ہے گلیوں، سڑکوں، بازاروں کو آرائشی جھنڈیوں سے سجایا جاتا ہے۔ عاشقانِ رسول کے گروہ در گروہ جلوس کی صورت میں نعتیں پڑھتے، گلوں میں ہار ڈالے، عربی لباس زیب تن کئے لاؤڈ سپیکروں پہ ہونے والی قوالیوں کے الفاظ کو دہراتے محمد ﷺ کے دیوانے مستانے آپ سے اپنی بے پناہ محبت کا اظہار کرتے دکھائی دیتے ہیں۔''(۱۰)

۷: مولوی اسعد محمود مکی دیوبندی یوں کہتا ہے:

''ٹھیک ہے ایک دن نہیں دس دن حضور ﷺ کی سیرت پڑھو سنو کوئی بات نہیں اسکا نام میلاد رکھو، مولد رکھو، سیرت النبی ﷺ کے جلسے رکھو کوئی حرج نہیں دس دن کیا ایک مہینہ مناؤ۔''(۱۱)

۸: مولوی عبد الماجد دریا آبادی دیوبندی اپنے دادا کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھتا ہے:

''غایۃ المرام فی تحقیق المولود والقیام کے عنوان سے ایک کتاب اپنے ایک عزیز قریب کے نام سے محفل میلاد اور اس میں قیام تعظیمی کی حمایت وجواز میں چھپوائی۔''(۱۲)

دیوبندی مناظر ابو ایوب دیوبندی نے اپنی کتاب میں لکھا ہے:

''اگرچہ عبارت پیر نصیر الدین گولڑوی کی ہے مگر تبسم صاحب نے اسے رد کہیں بھی نہیں کیا پوری کتاب میں تو یہ اب تبسم کے گلے کی ہڈی ہے۔''(۱۳)

دیوبندی مناظر ابو ایوب کے اصول پر عمل کرتے ہوئے راقم بھی یہ کہنے میں حق بجانب ہے کہ اگرچہ کتاب محفل میلاد اور اس میں قیام تعظیمی کی حمایت وجواز پر عبد الماجد دریا آبادی کے دادا نے لکھی ہے مگر عبد الماجد دریا آبادی نے اسے رد کہیں بھی نہیں کیا اس پوری آپ بیتی میں، تو یہ اب عبد الماجد دریا آبادی کے گلے کی ہڈی ہے۔ ابو ایوب دیوبندی کے اصول کے مطابق اُن متعصب دیوبندیوں سے گزارش ہے جو محافل میلاد اور اس میں قیام تعظیمی پر طرح طرح کی فتوے بازے کرتے نہیں تھکتے وہ یا تو اس ہڈی (حوالے) کو اُگلیں یا نگلیں پھر ہم سے اُلجھیں۔

ا: حاجی امداد اللہ مہاجر مکی صاحب ؒ:

اکابر علماء دیوبندی (مولوی قاسم نانوتوی، مولوی رشید احمد گنگوہی اور مولوی اشرف علی تھانوی وغیرہ) کے پیر ومرشد حاجی امداد اللہ مہاجر مکی صاحب میلاد شریف کے نہ صرف قائل تھے بلکہ محفل مولود (میلاد) میں شرکت فرماتے اور اس سے بھی بڑھ کر برکات کا ذریعہ سمجھ کر ہر سال اپنے ہاں محفل میلاد کا انعقاد بھی فرمایا کرتے تھے ملاحظہ ہو۔

ا: حاجی صاحب کے ملفوظات دیوبندیوں کے ''حکیم الامت مجدد الملت'' مولوی اشرف علی تھانوی نے لکھے ہیں اُن میں ایک حاجی صاحب کا فرمان یوں موجود ہے:

''فرمایا کہ مولد شریف تمامی اہل حرمین کرتے ہیں اسی قدر ہمارے واسطے حجت کافی ہے اور حضرت رسالت پناہ کا ذکر کیسے مذموم ہو سکتا ہے۔''(۱۴)

ہاں اس اقتباس کے ساتھ قیام کے متعلق حاجی صاحب کے یہ الفاظ بھی مرقوم ہیں:

۱۰: ''مجلہ سلامتی'' ملتان، سیرت نمبر، ص:۲۲، ربیع الاول: ۱۴۳۶ھ، مطابق جنوری ۲۰۱۵ء۔

۱۱: ''مواعظ ماہ ربیع الاول'' ص:۸، مطبوعہ مکتبۃ النور مرکز الشیخ، زکریا، فیصل آباد۔

۱۲: ''آپ بیتی'' ص:۲۹، اشاعت ۱۹۹۲ء، مطبوعہ مجلس نشریات اسلام ناظم آباد کراچی۔

۱۳: ''دفاع ختم نبوت'' اور ''صاحب تحذیر الناس'' ص:۲۰، اشاعت اول اکتوبر ۲۰۱۵ء، مطبوعہ دار النعیم، عمر ٹاور حق سٹریٹ اردو بازار لاہور۔

۱۴: ''امداد المشتاق الی اشرف الاخلاق'' ملفوظ:۴۴، ص:۵۲، مطبوعہ اسلامی کتب خانہ فضل البی مارکیٹ چوک اردو بازار لاہور۔ ''شمائم امدادیہ'' حصہ دوئم، ص:۴۷، سال اشاعت ۱۴۰۵ھ، مطبوعہ مدنی کتب خانہ بیرون بوہڑ گیٹ ملتان۔

"قیام کے بارے میں میں کچھ نہیں کہتا ہاں مجھ کو ایک کیفیت میں حاصل ہوتی ہے"۔

۲: مولوی اشرف علی تھانوی نے حاجی صاحب کے ایک ملفوظ کو یوں بیان کیا ہے:

"فرمایا ہمارے علماء مولد شریف میں بہت تنازع کرتے ہیں تاہم علماء جواز کی طرف بھی گئے ہیں جب صورت جواز کی موجود ہے پھر کیوں ایسا تشدد کرتے ہیں اور ہمارے واسطے اتباع حرمین کافی ہے البتہ وقت قیام کے اعتقاد تولد کا نہ کرنا چاہیے اگر احتمال تشریف آوری کا کیا جائے تو مضائقہ نہیں کیونکہ عالم خلق مقید بزمان و مکان ہے لیکن عالم امر دونوں سے پاک ہے پس قدم رنجہ فرمانا ذات بابرکاتہ کا بعید نہیں۔"(۱۵)

۳: ایک جگہ حاجی صاحب کا ملفوظ یوں مرقوم ہے:

"ایسے امور سے انکار کرنا خیر کثیر سے باز رکھنا ہے جیسے قیام مولد شریف اگر بوجہ آنے نام آنحضرت کے کوئی شخص تعظیماً قیام کرے تو اس میں کیا خرابی ہے جب کوئی آتا ہے تو لوگ اُس کی تعظیم کے واسطے کھڑے ہو جاتے ہیں اگر اس سردار عالم و عالمیان (روحی فداہ) کے اسم گرامی کی تعظیم کی گئی تو کیا گناہ ہوا۔"(۱۶)

۴: حاجی صاحب "فیصلہ ہفت مسئلہ" میں بھی میلاد شریف اور قیام پر بحث کرنے کے بعد اپنا مشرب و مسلک اور عمل مبارک یوں بیان کرتے ہیں:

"فقیر کا مشرب یہ ہے کہ محفلِ مولود میں شریک ہوتا ہوں بلکہ برکات کا ذریعہ سمجھ کر ہر سال منعقد کرتا ہوں اور قیام میں لطف اور لذت پاتا ہوں۔"(۱۷)

۲: حاجی سید محمد عابد حسین صاحب:

حاجی سید محمد عابد حسین صاحب جو بانیانِ دارالعلوم دیوبند میں شمار کئے جاتے ہیں۔ جس کا اقرار خود علماء دیوبند کو بھی ہے مثلاً مولوی مناظر احسن گیلانی دیوبندی نے ان کے متعلق یوں لکھا ہے:

"چنانچہ سیدنا الامام الکبیر کی مجلس انس کے سب سے پہلے اور اہم رکن حاجی سید محمد عابد صاحب تھے۔ جن کی بزرگی ہی کا نہیں دانشمندی اور اصابت رائے کا بھی اس زمانہ میں خاص شہرہ تھا جیسا کہ آگے آرہا ہے............اجراء مدرسہ میں سیدنا الامام الکبیر کے دست راست ثابت ہوئے۔"(۱۸)

ا: ۰ ایک جگہ یوں تحریر کیا ہے:

"اس زمانہ میں بھی دیوبند کے عدو مشہور و معروف بزرگوں یعنی حاجی سید محمد عابد حسین صاحب اور مولانا رفیع الدین رحمتہ اللہ علیہما کی قیام گاہ بھی چھتہ کی مسجد کے یہی حجرے تھے۔"(۱۹)

۲: مزید یوں لکھا ہے:

"رہے ہمارے سید مغفور و مرحوم حاجی سید عابد حسین صاحب، انہوں نے سیدنا الامام الکبیر کے اس نئے محاذ کی افتتاحی منزلوں میں جو کارنامے انجام دیئے ہیں، ان سے وابستگانِ دارالعلوم کے عوام نہ سہی، خواص اچھی طرح واقف ہیں۔"(۲۰)

یہ چند اقتباسات بطور نمونہ نقل کیئے گئے اس کے علاوہ بھی سوانح قاسمی میں کئی جگہ آپ کا ذکر موجود ہے۔

۳: سید اشتیاق اظہر مولوی انوار الحسن شیر کوٹی دیوبندی کی کتاب انوارِ قاسمی کے حوالے سے یوں لکھا ہے:

۱۵: "امدادُالمشتاق الی اشرف الاخلاق" ملفوظ: ۴۴، ص: ۵۲، مطبوعہ اسلامی کتب خانہ فضل البی مارکیٹ چوک اردو بازار لاہور۔ "شمائم امدادیہ" حصہ دوئم، ص: ۴۷، سال اشاعت ۱۴۰۵ھ، مطبوعہ مدنی کتب خانہ بیرون بوہڑ گیٹ ملتان۔

۱۶: "امدادُالمشتاق الی اشرف الاخلاق" ملفوظ: ۴۴، ص: ۵۲، مطبوعہ اسلامی کتب خانہ فضل البی مارکیٹ چوک، اردو بازار لاہور۔ "شمائم امدادیہ" حصہ دوئم، ص: ۴۷، سال اشاعت ۱۴۰۵ھ، مطبوعہ مدنی کتب خانہ بیرون بوہڑ گیٹ ملتان۔

۱۷: "فیصلہ ہفت مسئلہ" ص: ۱۵، طبع اوّل جون ۱۹۷۰ء، ناشر: شعبۂ تعلیم و مطبوعات محکمہ اوقاف مغربی پاکستان۔ "کلیات امدادیہ" ص. ۸۰، مطبوعہ دار الاشاعت اردو بازار کراچی۔

۱۸: "سوانح قاسمی یعنی سیرت شمس الاسلام" جلد: ۲، ص: ۲۲۷، مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ، اقراء سنٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور۔

۱۹: "سوانح قاسمی یعنی سیرت شمس الاسلام" جلد: ۲، ص: ۲۲۷، مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ، اقراء سنٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور۔

۲۰: "سوانح قاسمی یعنی سیرت شمس الاسلام" جلد: ۲، ص: ۲۲۷، مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ، اقراء سنٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور۔

”دارالعلوم دیوبند کے چار خاص عناصر میں یعنی محرک حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نور اللہ مرقدہ ہیں۔ اور حاجی محمد عابد صاحب، مولانا ذوالفقار علی دیوبندی اور مولانا فضل الرحمٰن صاحب رحیم اللہ علیہم اجمعین ان کی تحریک پر عمل کرنے والے اور بقیہ سب حضرات رفقائے مجلس۔“(۲۱)

حاجی محمد عابد حسین صاحب کی پوری زندگی کا معمول محمد عبدالمجید صدیقی ایڈووکیٹ (ممدوح دیوبندی مسلک) یوں لکھتے ہیں:

”حاجی صاحبؒ ہر جمعہ کو بعد نماز مغرب میلاد خوانی کراتے تھے جس میں کافی روپیہ صرف ہوتا تھا۔ پوری زندگی یہی معمول رہا۔“(۲۲)

نوٹ:

دیوبندی مسلک کے ”مفتی اعظم پاکستان“ مفتی محمد شفیع کے خلیفہ مجاز اور دیوبندیوں کے ”عارف باللہ“ و ”حضرت مولانا“ ڈاکٹر محمد عبد الحیٔ عارفی کے مجاز بیعت مولوی الحاج محمد احمد دیوبندی مؤلف ”تفسیر درسِ قرآن“ نے مولوی مشتاق احمد عباسی دیوبندی کو وصیت کی جس کو عباسی دیوبندی نے یوں بیان کیا ہے:

”آخری دنوں میں اکثر حضور اقدس ﷺ کی خواب میں زیارت اور بحالت بیداری زیارت کی مشہور کتابیں ”سیرت النبی ﷺ بعداز وصال النبی ﷺ“ اور ”زیارت النبی ﷺ بحالت بیداری“ زیرِ مطالعہ رہتیں۔ مجھے بھی تاکیداً فرمایا کہ آپ سے میرا خاص تعلق ہے اس لئے آپ بھی یہ کتابیں خرید کر مطالعہ کیا کریں۔“(۲۳)

قارئین کرام! مذکورہ بالا حوالہ سے کتاب ”سیرت النبی ﷺ بعداز وصال النبی ﷺ“ کی توثیق دیوبندی عالم کے قلم سے خوب واضح ہوئی۔

۳: مولوی محمد اسحاق دہلوی:

دیوبندیوں کے ممدوح مولوی محمد اسحاق دہلوی صاحب نے بھی ذکر میلاد شریف کی محفل میں شرکت فرمائی ملاحظہ ہو، مولوی اشرف علی تھانوی کے قلم سے:

”قاری عبد الرحمٰن صاحب پانی پتی اور مولوی عبد القیوم صاحب نے فرمایا کہ شاہ اسحٰق صاحب کے زمانہ میں دلی میں ایک عرب عالم تشریف لائے ایک امیر نے ان سے مولود پڑھنے کی درخواست کی انہوں نے منظور فرمالیا اس کے بعد وہ امیر شاہ اسحٰق صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا اور اگر عرض کیا کہ میرے یہاں میلاد ہے۔ حضور بھی تشریف لائیں اگر حضور تشریف لائیں گے تو میں ان عالم صاحب مولود خواں کو سات سو روپے دوں گا۔ ورنہ کچھ نہ دوں گا جب مولود کا وقت ہوا تو شاہ اسحٰق صاحب اس محفل میں شریک ہوئے محفل سادہ تھی۔ روشنی وغیرہ حد سراف تک نہ تھی اور قیام بھی نہیں کیا گیا تھا۔ ذکر میلاد منبر پر پڑھا گیا تھا۔“(۲۴)

اس اقتباس سے چند باتیں بڑی واضح انداز سے ثابت ہوئیں:

۱: اُس وقت کے عرب علماء بھی محافل میلاد میں شرکت فرمایا کرتے تھے۔

۲: محافل میلاد کے بانی بریلوی نہیں۔

۳: محافل میلاد مولوی اسحاق دہلوی صاحب کے دور میں بھی ہوا کرتی تھیں۔

۴: اسحاق دہلوی صاحب بھی محافل میلاد میں شرکت کیا کرتے تھے۔

۵: سب باتوں کے ساتھ ساتھ محفل میلاد کا انعقاد، مسلمانوں کو اس میں شرکت کی دعوت دینا، واعظین و میلاد خواں کی خدمت کرنا، معقول لائیٹنگ کرنا اور منبر پر ذکر میلاد کرنا سب کچھ مولوی اسحاق دہلوی کے نزدیک جائز ثابت ہوا۔

۲۱: ”فخر العلماء“ مولانا فخر الحسن گنگوہی کی سوانح اور حیات، ص: ۲۷، اشاعت دوئم: ۱۹۹۱ء، مطبوعہ میزان ادب گلبار کالونی کراچی۔

۲۲: ”سیرت النبی بعداز وصال النبی“ حصہ دوئم، ص: ۱۸۱، چھٹی اشاعت ۲۰۱۴ء، مطبوعہ فیروز سنز (پرائیویٹ) لمیٹڈ لاہور۔

۲۳: ”خصوصی نمبر ماہنامہ البادی“ کراچی، محمد احمد نمبر، مدیر مسؤل: مشتاق احمد عباسی، جلد نمبر: ۱۲، شمارہ ۷-۸، رجب و شعبان ۱۴۲۳ھ، اکتوبر و نومبر ۲۰۰۲ء، ناشر: ادارہ صدیقیہ نزد حسین ڈی سلوا۔ گارڈن ویسٹ نشتر روڈ، کراچی نمبر ۳، پاکستان۔

۲۴: ”ارواح ثلاثہ یعنی حکایات اولیاء“ ”مولانا شاہ محمد اسحق کی حکایات“، حکایت نمبر: ۹۲، ص: ۱۱۵، مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ اقراء سنٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور۔

۴: مولوی اشرف علی تھانوی:

دیوبندی مسلک کے "حکیم الامت مجدد الملت" مولوی اشرف علی تھانوی بھی محافل میلاد کو جائز جان کر اور مان کر ان میں نہ صرف شرکت کیا کرتے تھے بلکہ خطاب بھی کرتے تھے۔ اس پر دلائل ملاحظہ ہوں:

۱: مولوی رشید احمد گنگوہی کے نام لکھے گئے اپنے خط میں مولوی اشرف علی تھانوی یوں رقمطراز ہے:

"الحمدللہ مجھ کو نہ غلو و افراط ہے نہ اُس کو موجب قربت سمجھتا ہوں مگر توسع کسی قدر ضرور ہے اور منشا اس توسع کا حضرت قبلہ و کعبہ (یعنی حاجی امداد اللہ مہاجر مکی صاحب از نقشبندی) کا قول و فعل ہے مگر اُسکو حجۃ شرعیہ نہیں سمجھتا بلکہ ارشاد اعلیٰ حضرت کے خود بھی میں نے جہاں تک غور کیا اپنے فہم ناقص کے موافق یوں سمجھ میں آیا کہ اصل عمل تو محل کلام نہیں ہے البتہ تقییدات و تخصیصات بلاشبہ محدث ہیں سو اس کی نسبت یوں خیال میں آیا کہ ان تخصیصات کو اگر قربت و عبادت مقصودہ سمجھا جاوے تو بلاشک بدعت ہیں اور اگر محض امورِ عادیہ بر مصالح سمجھا جاوے تو بدعت نہیں بلکہ مباح ہیں۔"(۲۵)

اس اقتباس سے اخذ خاص نکات درج ذیل ہیں:

۱: حاجی صاحب کے قول و فعل کی بنا پر محفل میلاد کو جائز سمجھتا ہوں۔

۲: بلکہ اپنی تحقیق کے مطابق بھی محفل میلاد کو درست جانتا ہوں۔

۳: اصل عمل (محفل میلاد) پر کوئی اعتراض شرعی نہیں۔

۴: دن اور وقت مقرر کرنا اگر لازمی و ضروری خیال نہ کیا جائے بلکہ محض امورِ عادیہ اور مصلحت و سہولت کے لئے ہوں تو بدعت بھی نہیں بلکہ مباح ہے۔

۵: اسی خط میں آگے جا کر تھانوی یوں لکھتا ہے:

"جس جگہ میرا قیام ہے وہاں ان مجالس کی کثرت تھی...... تین چار ماہ گزرے تھے کہ حجاز کا اول سفر ہوا تو حضرت قبلہ نے خود ہی ارشاد فرمایا کہ اسقدر تشدد و انکار مناسب نہیں ہے جہاں ہوتا ہو انکار نہ کرو جہاں نہ ہوتا ہو ایجاد نہ کرو اور اس کے بعد جب میں ہند کو واپس آیا تو طلب کرنے پر شریک ہونے لگا۔"(۲۶)

۶: اس اقتباس سے معلوم ہوا کہ حاجی صاحب کے سمجھانے پر واپس ہندوستان آکر تھانوی محافل میلاد میں شریک ہونے لگ گیا تھا پھر لکھا:

"بہرحال وہاں بدون شرکت قیام کرنا قریب بمحال دیکھا اور منظور تھا وہاں رہنا کیونکہ دنیوی منفعت بھی ہے کہ مدرسہ سے تنخواہ ملتی ہے...... اس ضرورت سے بھی شرکت اختیار کی لیکن ان سب اسباب و ضروریات کے ساتھ بھی اگر کسی دلیل صحیح و صریح سے مجھ کو ثابت ہوجاتا کہ اس کی شرکت موجب ناراضی اللہ و رسول کی ہے تو لاکھ ضرورتیں بھی ہوتیں سب پر خاک ڈالتا۔"(۲۷)

۷: تھوڑا آگے جا کر اسی صفحہ پر یوں لکھتا ہے:

"اگر یہ شرکت بالکل اللہ اور رسول کی رضا کے خلاف ہے تو حضرت قبلہ کے صریح ارشاد کی کیا تاویل کی جاوے بلکہ اہل علم کے اعتقاد و تعظیم و تعلق و ارادت سے عوام کا ایہام ہے اس سے ہنڈ پھر کر یہی اطمینان ہوتا ہے کہ شرعاً گنجائش ضرور ہے۔"

مذکورہ بالا اقتباسات سے چند امور ثابت ہوئے:

۱: تھانوی بہرحال محافل میلاد میں شرکت ضرور کرتا تھا دنیوی منفعت کے لئے بھی (اگر شرکت نہ کرتا تو دنیوی منفعت بصورت تنخواہ جو مدرسہ سے ملتی تھی وہ نہ حاصل ہوتی)۔

۲: اور اس لئے بھی شرکت کر لیتا تھا کہ اس کے نزدیک کسی صحیح و صریح دلیل سے یہ ثابت نہ تھا کہ محفل میلاد میں شرکت کرنا اللہ و رسول کی ناراضگی کا باعث ہے۔

۲۵: "تذکرۃ الرشید" جلد: ۱، ص: ۱۱۲، طباعت مارچ ۱۹۸۲ء، مطبوعہ ادارہ اسلامیات ۱۹۰۔ انار کلی لاہور۔
۲۶: "تذکرۃ الرشید" جلد: ۱، ص: ۱۱۷، طباعت مارچ ۱۹۸۲ء، مطبوعہ ادارہ اسلامیات ۱۹۰۔ انار کلی لاہور۔
۲۷: "تذکرۃ الرشید" جلد: ۱، ص: ۱۱۸، طباعت مارچ ۱۹۸۲ء، مطبوعہ ادارہ اسلامیات ۱۹۰۔ انار کلی لاہور۔

۳: حاجی امداد اللہ مہاجر مکی صاحب اور دیگر اہل علم کے محفل میلاد کی حمایت کرنے سے تھانوی کے دل کو اطمینان اور تسلی ہو جاتی تھی۔ وہ اس لئے کہ شرعی طور پر محفل میلاد کی گنجائش و اجازت ہے ورنہ حاجی صاحب اور اہل علم محفل میلاد کی تائید و حمایت نہ کرتے۔

۲: مولوی اشرف علی تھانوی نے ۳ صفر ۱۳۴۵ھ کو نبی کریم ﷺ کے ذکر و فضائل ولادت کے متعلق وعظ کیا، جس کو قلمبند مولوی اشرف علی تھانوی کے خلیفہ مجاز مولوی ظفر احمد عثمانی نے کیا اس میں سے چند اقتباسات پیش خدمت ہیں جن میں بھی تھانوی کے محافل میلاد کے جواز و شرکت کا ذکر آئے گا۔

۱: مولوی اشرف علی تھانوی کہتا ہے کہ:

''اسی طرح ماہ ربیع الاول میں گو ہر طرف مجلس مولود کو دیکھ کر ہمارے دل میں گدگدی اُٹھتی ہے اور ایک تحریک و تقاضا پیدا ہوتا ہے مگر عوام کے غلو فی المنکرات کی وجہ سے ہم اس ماہ میں خاص تاریخوں میں یہ ذکر نہیں کر سکتے اس پر لوگ ہم کو بدنام کرتے ہیں کہ یہ لوگ ذکر رسول سے منع کرتے ہیں۔ استغفر اللہ! ارے ذکر رسول وحب رسول تو ہمارے یہاں عین ایمان ہے پھر بھلا عین ایمان سے بھی کوئی مسلمان منع کر سکتا ہے۔'' (۲۸)

اس اقتباس سے ثابت ہوا کہ تھانوی کے نزدیک صرف عوام کے غلو فی المنکرات کا ڈر ہے ورنہ شرعاً کوئی ممانعت نہیں محفل میلاد کرنے میں دوسرے نمبر پر تھانوی نے کہا ربیع الاول کی خاص تاریخوں میں محفل میلاد نہیں کر سکتے مطلب عام تاریخوں میں میلاد منانے کا اقرار ہے۔ تیسرے نمبر پر تھانوی کا کہنا عوام کے غلو فی المنکرات کی وجہ سے ہم اس ماہ میں خاص تاریخوں میں یہ ذکر نہیں کر سکتے یہ بھی تھانوی کا سفید جھوٹ ہے۔ وہ یوں کہ تھانوی کے ان خطبات میلاد النبی ﷺ میں ہی ۷ ربیع الاول ۱۳۴۳ھ کو ۳۰ ربیع الاول ۱۳۳۴ھ کو ۸ ربیع الاول ۱۳۳۷ھ، ۲۸ ربیع الاول ۱۳۳۳ھ کو اور ۳ ربیع الاول ۱۳۳۲ھ کو دیئے گئے خطبات موجود ہیں ملاحظہ ہوں۔ (۲۹)

اور ذکر میلاد کے لئے خاص الخاص تاریخ بارہ ربیع الاول ہی ہوتی ہے اس سے بڑھ کر پورے ماہ ربیع الاول میں کوئی خاص تاریخ نہیں اس تاریخ پر تھانوی کا خطاب ہوا ملاحظہ ہو:

''عید میلاد النبی کے متعلق یہ وعظ (السرور) بروز جمعہ ۱۲ ربیع الاول ۱۳۳۳ھ کو جامع مسجد تھانہ بھون میں بیٹھ کر ارشاد فرمایا جو تین گھنٹہ میں ختم ہوا حاضری ۱۵۰ کے قریب تھی مولوی عبد اللہ صاحب گنگوہی نے قلم بند کیا۔'' (۳۰)

۳: تھانوی خود اپنی شرکت محفل میلاد کو یوں بیان کرتا ہے:

''ایک دفعہ میں کانپور میں تھا وہاں جمعہ میں میرا بیان ہوا اس کے ایک رئیس نے شب کے وقت مولود کی درخواست کی میں نے اول تو انکار کیا اور تعب کا عذر کر دیا۔ پھر ان رئیس سے کسی نے کہا کہ یہ لوگ اس عمل کو پسند نہیں کرتے اس نے کہا کیا وجہ اس نے جواب دیا کہ بعضے طریقے ان کو پسند نہیں مولود کے تو منکر نہیں ...... اس پر وہ رئیس بولے تو پھر طریقہ سے جس مولود کو جائز سمجھتے ہیں اس طرح کا بیان کر دیں اور مجھ سے بھی درخواست کی میں خوش ہوا اور بیان کا وعدہ کر لیا...... چنانچہ بیان ہوا اور میں نے قیام نہیں کیا اور نہ وہ موضوع اور ضعیف روائتیں بیان کیں جو اہل مولود بیان کرتے ہیں بلکہ حضور کی تشریف آوری سے عالم میں جو انوار پھیلے اور مخلوق کی اصلاح ہوئی...... مجھے اس مولد میں خاص نور معلوم ہوتا تھا۔'' (۳۱)

۵: مولوی خلیل احمد انبیٹھوی:

مولوی خلیل احمد انبیٹھوی کے مولوی رشید احمد گنگوہی کے حکم پر محفل میلاد میں شرکت اور وعظ کے واقع کو ان کے سوانح نگار مولوی عاشق الٰہی میرٹھی دیوبندی نے یوں نقل کیا ہے:

''ایک دن مولانا محمد حسن صاحب مراد آبادی نے دریافت کیا ذکر ولادت رسول مقبول ﷺ بلا رعایت بدعات مروجہ کتاب میں دیکھ کر

۲۸: ''خطبات میلاد النبی ﷺ'' عنوان وعظ: نور النور، ص: ۱۵۰، تاریخ اشاعت رجب المرجب ۱۴۳۰ھ، مطبوعہ ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان۔

۲۹: ''خطبات میلاد النبی ﷺ'' عنوان وعظ: نور النور، ص: ۱۳۔۹۸۔۱۷۷۔۲۶۱۔۲۹۴، تاریخ اشاعت رجب المرجب ۱۴۳۰ھ، مطبوعہ ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان۔

۳۰: ''خطبات میلاد النبی ﷺ'' عنوان وعظ: نور النور، ص: ۴۸، تاریخ اشاعت رجب المرجب ۱۴۳۰ھ، مطبوعہ ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان۔

۳۱: ''خطبات میلاد النبی ﷺ'' عنوان وعظ: نور النور، ص: ۱۲۱۔۱۲۲، تاریخ اشاعت رجب المرجب: ۱۴۳۰ھ، مطبوعہ ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان۔

بیان کر دینا جائز ہے؟ حضرت نے فرمایا کیا حرج ہے؟ اس کے بعد ارشاد فرمایا کہ پیر زادے سلطان جہان نے کہلا کر بھیجا کہ وہ مولود جو جائز ہے پڑھ کر دکھلا دیجیے میں نے کہلا بھیجا کہ یہاں مسجد میں چلے آؤ مگر انہوں نے عذر کیا عورتیں بھی سننے کی مشتاق ہیں اس لئے مکان میں ہو تو مناسب ہے میں نے مولوی خلیل احمد کو تاریخ حبیب الہٰ مصنفہ مفتی عنایت احمد صاحب مرحوم دے کر کہا کہ تم ہی جا کر پڑھ دو وہ تشریف لے گئے تو وہاں دری بچھی ہوئی تھی صاحب مکان نے کہا کہ اگر یہ بھی ممنوع ہو تو اس کو بھی اٹھا دوں مولوی صاحب نے کہا ''نہیں'' آخر مولود شروع ہوا پہلے آیت کریمہ ''لَقَدْ جَآءَکُمْ رَسُوْلٌ'' الخ کا بیان فرمایا اور حضرت شیخ عبد القدوس رحمۃ اللہ علیہ کے اقوال و افعال بیان کیے...... بعد تاریخ حبیب الہٰ سے واقعات ولادت وغیرہ بیان کر کے ختم کر دیا۔'' (۳۲)

قارئین کرام اس واقعہ کو بغور بار بار پڑھنے سے اور مولوی رشید احمد گنگوہی کے جاری کردہ اجازت نامہ سے درج ذیل امور اظہر من الشمس واضح ہیں:

۱: مسجد ہو یا گھر محفل میلاد ہر جگہ جائز ہے۔

۲: محفل میلاد میں واقعات میلاد سلف صالحین کے اقوال بیان کئے جائیں وہ بھی جائز ہیں۔

۳: محفل میلاد کے لیے جگہ کا انتظام کرنا اور مقرر کرنا اور وقت کا مقرر کرنا عورتوں کا پردہ میں رہ کر محفل میلاد میں شریک ہونا سب جائز ہے۔

ضروری نوٹ:

مولوی رشید احمد گنگوہی نے جس کتاب سے میلاد شریف بیان کرنے کا اجازت نامہ جاری کیا اور جس کتاب سے مولوی خلیل احمد انبھیٹوی نے میلاد شریف پڑھ کر سنایا اس کتاب کے مصنف علامہ مفتی محمد عنایت احمد کاکوروی رحمۃ اللہ علیہ بھی محفل میلاد کے جواز کے قائل تھے نہ صرف قائل تھے بلکہ اس کو موجب برکات بھی سمجھتے تھے آپ کے قلم سے ملاحظہ ہو: ''ذکر محفل میلاد شریف'' سرخی قائم کر کے یوں لکھتے ہیں:

''ماہ ربیع الاول روز دوشنبہ کو آپ کے سبب سے شرف عظیم حاصل ہوا حرمین شریفین اور اکثر بلاد اسلام میں عادت ہے کہ ماہ ربیع الاول میں محفل میلاد شریف کرتے ہیں اور مسلمانوں کو مجتمع کر کے ذکر مولود شریف کرتے ہیں اور کثرت درود کی کرتے ہیں اور بطور دعوت کے کھانا یا شرینی تقسیم کرتے ہیں سو یہ امر موجب برکات عظیمہ ہے اور سبب ہے ازدیاد محبت کا ساتھ جناب رسول ﷺ کے بارویں ربیع الاول کو مدینہ منورہ میں یہ محفل متبرک مسجد شریف میں ہوتی ہے اور مکہ معظمہ میں مکان ولادت آنحضرت ﷺ''۔

۱: کاکوروی رحمۃ اللہ علیہ نے ''شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے انوار دیکھا'' سرخی کے تحت اسی صفحہ پر لکھتے ہیں:

''شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے فیوض الحرمین میں لکھا ہے کہ میں حاضر ہوا اس مجلس میں جو مکہ معظمہ میں مکان مولد شریف میں تھی بارھویں ربیع الاول کو اور ذکر ولادت شریف اور خوارق عادات وقت ولادت کا پڑھا جاتا تھا میں نے دیکھا کہ ایک بارگی کچھ انوار اس مجلس سے بلند ہوئے میں نے ان انوار میں تامل کیا تو مجھے معلوم ہوا کہ وہ انوار تھے ملائکہ کہ جو ایسی محافل متبرکہ میں حاضر ہوا کرتے ہیں اور بھی انوار تھے رحمت الٰہی کے انتہیٰ سو''

۲: آپ شاہ صاحب کا عمل و مشاہدہ نقل کرنے کے بعد اسی صفحہ پر تحریر فرماتے ہیں کہ:

''مسلمانوں کو چاہیے کہ بمقتضائے محبت آنحضرت ﷺ محفل شریف کیا کریں اور اس میں شریک ہوا کریں مگر شرط یہ ہے کہ بہ نیت خالص کیا کریں ریا اور نمائش کو دخل نہ دیں اور بھی احوال صحیح اور معجزات کا حسب روایات معتبرہ بیان ہو کہ اکثر لوگ جو محفل میں فقط شعر خوانی پر اکتفا کرتے ہیں یا روایات واہیہ نامعتبر سناتے ہیں خوب نہیں اور بھی علماء نے لکھا ہے کہ اس محفل میں ذکر وفات شریف کا نا چاہیے اس لئے کہ یہ محفل واسطے خوشی میلاد شریف کے منعقد ہوتی ہے ذکر غم جانکاہ اس میں محفل نازیبا ہے حرمین شریفین میں ہرگز عادت ذکر قصہ وفات کی نہیں ہے۔'' (۳۳)

۳۲: ''تذکرۃ الرشید'' جلد: ۲، ص: ۲۸۴، طباعت مارچ ۱۹۸۶ء، مطبوعہ ادارہ اسلامیات ۱۹۰۔ انار کلی لاہور۔

۳۳: ''تواریخ حبیب الہٰ'' ص: ۱۴۔۱۵، اشاعت: ۱۹۸۰ء، مطبوعہ مکتبہ میریہ رضویہ مسجد نور کالج روڈ ڈسکہ ضلع سیالکوٹ۔

۶:۷: مولوی شبیر احمد عثمانی اور مولوی سلیمان ندوی:

مولوی اشرف علی تھانوی کے خلفاء یعنی مولوی شبیر احمد عثمانی اور مولوی سید سلیمان ندوی دونوں کا محفل میلاد میں شرکت بھی کرنا اور خطاب بھی مولوی محمد انوار الحسن شیرکوٹی بیان کرتا ہے:

''مولانا سید سلیمان صاحب ندوی ''معارف'' کے پرچے میں جو اپریل ۱۹۵۰ء کی اشاعت ہے لکھتے ہیں:

''ایک میلاد کی مجلس میں میرا ان کا ساتھ ہو گیا۔ اسی جلسے میں خود حضور نظام بھی آنے والے تھے میری تقریر ہو رہی تھی کہ وہ آگئے میرے بعد مولانا شبیر احمد صاحب نے تلاوت شروع کی حضور نظام نے بڑی داد دی اور اہل محفل محظوظ ہوئے۔'' (۳۴)

مولوی عبد القیوم حقانی دیوبندی نے مولوی شبیر احمد عثمانی کی سوانح حیات پر ایک خصوصی نمبر ترتیب دیا ہے جس میں عثمانی دیوبندی کے حالات زندگی پر مختلف اکابر دیوبندی علماء کے مضامین شامل اشاعت ہیں ان میں سے ایک مضمون ''پیکر علم و عمل'' کے عنوان سے مولوی سلیمان ندوی کا بھی ہے جس میں ندوی دیوبندی نے مذکورہ بات خود اپنے قلم سے لکھی ہے ملاحظہ ہو۔ (۳۵)

۸: قاری محمد طیب دیوبندی:

دیوبندی مسلک کے ''حکیم الاسلام'' قاری محمد طیب (سابق مہتمم دار العلوم دیوبند) جلسہ میلاد النبی ﷺ میں اپنی شرکت اور خطاب کا اقرار اپنی زبان سے یوں کرتا ہے:

''بزرگانِ محترم! یہ جلسہ جیسا کہ آپ کے علم میں ہے جلسہ میلاد النبی (ﷺ) کے نام سے منعقد کیا گیا ہے، گویا اس کا موضوع یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ کی ولادت باسعادت کا ذکر کیا جائے، اس لئے کہ حضور ﷺ کی ولادت طیبہ کا ذکر حقیقتاً عین عبادت ہے، اور اللہ کے نزدیک بڑی بھاری طاعت اور قربت ہے اور سارے کمالات و برکات کا سر چشمہ ہے، اس لئے میلاد النبی کا تذکرہ ایک عظیم نعمت ہے جو مسلمانوں کو عطا کی گئی، تو میں اس وقت میلاد نبوی ہی کے بارے میں چند کمالات آپ حضرات کی خدمت میں گزارش کردوں گا، اور اسی مناسبت سے یہ چند آیتیں میں نے تلاوت کی ہیں جو آپ کے سامنے ابھی پڑھی ہیں۔'' (۳۶)

قاری محمد طیب دیوبندی نے ''محمد ابن عبد اللہ سے محمد رسول اللہ ﷺ تک'' عنوان سے جلسہ میلاد النبی ﷺ میں خطاب کیا جس کا اقرار خود دیوبندیوں کو بھی ہے تقریر کے عنوان کے تحت لکھی یہ عبارت ''میلاد النبی ﷺ کی تقریب سعید پر بے مثال خطاب عام'' بھی بول بول کر پتا دے رہی ہے یہ تقریر درج ذیل کتب میں مذکورہ اقتباس کے ساتھ موجود ہے۔ (۳۷)

اس اقتباس کو بار بار پڑھنے سے مندرجہ ذیل امور اظہر من الشمس ہیں۔

۱: محفل میلاد میں قاری طیب کا خطاب و شرکت۔

۲: محفل میلاد کا موضوع ہوتا ہے نبی کریم ﷺ کی ولادت با سعادت کا ذکر کرنا اور آپکی ولادت کا ذکر کرنا حقیقتاً عین عبادت ہے۔

۳: نبی کریم ﷺ کے میلاد پاک کا ذکر اللہ تعالیٰ کے نزدیک بڑی بھاری طاقت اور قربت بلکہ سارے کمالات و برکات کا سر چشمہ ہے۔

۴: میلاد النبی کا تذکرہ ایک عظیم نعمت ہے۔

۵: قاری طیب کا میلاد النبی کے موضوع پر گفتگو کرنا وغیرہ۔

حیرت ہے! جن لوگوں کے ''حکیم الاسلام'' قاری محمد طیب دیوبندی محفل میلاد میں شریک ہو کر میلاد النبی ﷺ کی اہمیت و افادیت پر

۳۴: ''حیات عثمانی'' ص:۲۷۰، طبع جدید، ربیع الاول ۱۴۲۰ھ، ناشر: مکتبہ دار العلوم کراچی۔ ''کمالاتِ عثمانی المعروف بہ تجلیاتِ عثمانی'' ص:۴۷۳، تاریخ اشاعت، جمادی الاخری ۱۴۲۷ھ، مطبوعہ ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان۔

۳۵: ''ماہنامہ القاسم'' خالق آباد نوشہرہ کی خصوصی اشاعت بعنوان ''شبیر احمد عثمانی نمبر'' ص:۵۴-۵۵، جلد:۹، شمارہ ۸،۷،۶، اکتوبر تا دسمبر ۲۰۰۵ء، ناشر: جامعہ ابوہریرہ خالق آباد ضلع نوشہرہ۔

۳۶: ''خطبات حکیم الاسلام'' جلد:۱، ص:۲۷، مطبوعہ مکتبہ لدھیانوی کراچی۔ ''مقالات حکیم الاسلام'' ص:۳۵۹-۳۶۰، طبع جدید، جون ۲۰۰۲ء مطبوعہ ادارۃ المعارف کراچی۔

۳۷: ''سیرۃ النبی ﷺ پر علماء دیوبند کی شاہکار تقاریر'' جلد:۱، ص:۲۵۲-۲۵۷، اشاعت اول، نومبر ۲۰۱۳ء، مطبوعہ المشرق للنشر والتوزیع اردو بازار لاہور۔ ''خطبات اکابر'' جلد:۱، ص:۷۳، مطبوعہ ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان۔

قصدے پڑھ رہے ہیں۔ وہ آج ہمیں میلاد النبی منانے پر بدعت، ناجائز کے لیکچر دے رہے ہیں اُنہیں ہمیں اس عمل پر بدعتی کہنے سے پہلے اپنے "حکیم الاسلام" اور "سابق مہتمم دارالعلوم دیوبند" کی فکر کرنی چاہیے۔

۹: مولوی مناظر احسن گیلانی:

ا: مولوی مناظر احسن گیلانی بھی اپنے دیگر بڑوں کی طرح محافل میلاد میں نہ صرف شریک ہوتا بلکہ وعظ بھی کرتا جس کا ثبوت دیوبندی قلمکاروں سے پیش خدمت ہے: دیوبندی "مولانا و مفتی" محمد ظفیر الدین مفتاحی نے لکھا ہے کہ:

"جناب ماہر القادری مدیر فاران کراچی نے لکھا تھا کہ نواب بہادر یار جنگ نے (جن کی سیف زبانی اور شعلہ بیانی سے ابتک سینہ باطل میں ایک تلاطم کی سی کیفیت طاری ہے) کہا تھا کہ میں نے تقریر مولانا مناظر احسن گیلانی سے سیکھی ہے، میلاد النبیؐ کے جلسوں میں جب مولانا حیدر آباد میں تقریر فرماتے تھے تو میں موڑ لئے ان کے پیچھے دوڑتا رہتا تھا۔" (۳۸)

۲: ماہ ربیع الاول میں میلاد النبی کے جلسوں میں مناظر گیلانی کی شرکت اور وعظوں کا بڑا زور رہا کرتا تھا۔ بیماری کے باوجود اپنی صحت سے بے پرواہ ہو کر کثرت سے میلاد النبی کے جلسوں میں تقریروں کے لئے جاتے جس کا احوال مولوی عبد الباری ندوی دیوبندی کے قلم سے ملاحظہ ہو:

"ایک اور بڑا ڈپارٹمنٹ مولانا کی حیدر آبادی زندگی کا عرصہ تک خصوصاً میلادی وعظوں اور تقریروں کا رہا اور شاید اسی نے دَمہ کے اس پرانے مریض کو مرض میں بھی مولانا کو شریک کر کے لفظاً و معناً ہمدم بنا دیا تھا ورنہ شدت مرض میں تو ان تقریری بھرماروں کا بھرپور حصہ تھا ہی، یوں تقریر کا سلسلہ سال بھر چلتا رہتا۔ لیکن موسم کے دو تین مہینوں میں اتفاقاً ہی کسی دن دم لینے کا موقع ملتا ہو گا عموماً یہ جلسے رات کو ہوتے اور رات بھر چلتے رہتے۔" (۳۹)

مولوی محمد ظفیر الدین مفتاحی دیوبندی نے "میلادی وعظوں کا سلسلہ" سرخی قائم کر کے مذکورہ بالا اقتباس کو مولوی عبد الباری ندوی دیوبندی کے حوالے سے ہی نقل کیا ہے ملاحظہ ہو۔ (۴۰)

۳: مولوی حبیب الرحمن شیروانی کے اصرار پر میلاد النبی کے جلسوں میں شرکت و وعظ کا ذکر مولوی عبد الباری ندوی دیوبندی کے قلم سے مزید ملاحظہ ہو:

"حیدر آباد میں میلادی جلسوں کا یہ زور اس کے شروانی صدر الصدور کے ذوق و زور سے زیادہ بڑھ گیا تھا۔ ہر نمایاں جلسہ میں خود شریک ہوتے اکثر صدر بھی ہوتے اور مولانا کے بغیر اپنے کو بے شہ بالا پائے۔ مولانا جب ماو شما کی ناراضی گوارانہ فرماتے تو ممدوح تو ان کے بڑے شفیق محسن و مربی تھے، ان کی خاطر شکنی پر کیسے راضی ہوتے۔" (۴۱)

۱۰: مولوی عبد الحیٔ عارفی دیوبندی:

دیوبندیوں کے "عارف باللہ حضرت مولانا" ڈاکٹر محمد عبد الحیٔ عارفی کا محفل میلاد میں شرکت کا احوال مفتی محمد تقی عثمانی کے ترتیب شدہ "عارفی نمبر" میں یوں موجود ہے۔

فرمایا:

"میرے ایک دوست ڈاکٹر صاحب نے مجھے میلاد کے لئے بلایا وقت نو بجے کا تھا میں آٹھ بجے پہنچ گیا۔ وہاں لوگ انتظامات میں لگے ہوئے تھے ڈاکٹر صاحب نے پوچھا وقت نو بجے کا تھا تم آٹھ بجے کیسے آ گئے۔ میں نے کہا کہ مجھے کچھ کام تھا تو سوچا کہ پہلے ہی ہو آؤں۔ محفل میلاد کی برکت میں تو شریک ہو ہی گیا۔" (۴۲)

اس اقتباس سے ثابت ہوا کہ عارفی دیوبندی کے نزدیک بھی محفل میلاد میں شرکت کرنا، یا محفل میلاد بدعت و حرام نہیں ورنہ دوسرے ڈاکٹر کے بلانے پر شرکت پر آمادہ نہ ہوتے بلکہ وقت مقررہ سے

۳۸: "حیاتِ مولانا گیلانی" ص: ۲۱۹، اشاعت ۱۹۹۴ء، مطبوعہ مجلس نشریاتِ اسلام ناظم آباد کراچی۔
۳۹: "مجموعہ خطوطِ گیلانی" ص: ۳۹، اشاعت اول جون ۲۰۱۱ء، مطبوعہ مکتبہ عمر فاروق شاہ فیصل کالونی کراچی۔
۴۰: "حیاتِ مولانا گیلانی" ص: ۲۱۹، اشاعت ۱۹۹۴ء، مطبوعہ مجلس نشریاتِ اسلام ناظم آباد کراچی۔
۴۱: "مجموعہ خطوطِ گیلانی" ص: ۴۰، اشاعت اول جون ۲۰۱۱ء، مطبوعہ مکتبہ عمر فاروق شاہ فیصل کالونی کراچی۔
۴۲: "ماہنامہ البلاغ" کراچی خصوصی اشاعت بعنوان عارفی نمبر، ص: ۳۵۱، طبع جدید جولائی ۲۰۰۵ء، ناشر: مکتبہ دار العلوم کراچی۔

قبل ہی شرکت کے لئے چلے نہ آتے۔ دوسرے نمبر پر عارفی دیوبندی کی زبانی معلوم ہوا کہ محفل میلاد کی برکت محفل شروع ہونے سے قبل ہی جاری ہو جاتی ہے اگر محفل میلاد کے شروع ہونے سے قبل برکت شروع ہو جاتی ہے تو محفل کے دوران برکت کا عالم کیا ہوگا۔ اور اگر بقول عارفی محفل میلاد کی برکت سے محفل شروع ہونے سے قبل آ کر چلے جانے والا محروم نہیں رہتا تو محفل میلاد میں آخر تک شرکت کرنے والا برکت سے کیسے مالا مال نہ ہوگا؟

۱۱: مولوی احتشام الحق تھانوی:

دیوبندی مسلک کے ''خطیب پاکستان'' مولوی احتشام الحق تھانوی ڈاکٹر عباسی کے ہاں اس کی صاحبزادی اور بچوں کے امتحان میں کامیابی پر رکھی گئی محفل میلاد میں نہ صرف شریک ہوئے بلکہ خطاب بھی کیا جس کا تقریر سے قبل اس نے یوں اقرار بھی کیا ہے:

''آج کی یہ محفل میلاد یا ذکر رسول کی یہ مجلس اس مقصد اور غرض کے لئے منعقد کی گئی ہے کہ ڈاکٹر صاحب کی صاحبزادی اور ان کے بچوں نے امسال امتحان میں کامیابی حاصل کی اور اس خوشی میں اللہ کی بارگاہ میں شکر ادا کرنے کیلئے ذکر رسول کی اس محفل کو منعقد کیا گیا۔'' (۴۳)

۱۲: مولوی احمد علی لاہوری:

دیوبندی مسلک کے ''شیخ التفسیر'' مولوی احمد علی لاہوری کے متعلق رسالہ خدام الدین میں یوں لکھا ہے:

''۷ اد سمبر ۱۹۵۹ء کو عید میلاد النبی کے سلسلہ میں آپ سے بورسٹل جیل تشریف لانے کی استدعا کی۔ بے حد مصروفیات کے باوجود آپ نے آنے کا وعدہ فرمایا۔'' (۴۴)

اس حوالے سے ایک بات تو واضح ہوئی محفل میلاد بدعت و ناجائز نہیں ہے ورنہ مولوی احمد علی لاہوری بے حد مصروفیات کو پس پُشت ڈال کر شرکت کا وعدہ نہ کرتا۔

۱۳: مولوی محمد ضیاء القاسمی دیوبندی:

کالعدم سپاہ صحابہ کے سابقہ قائد مولوی محمد ضیاء القاسمی دیوبندی کی ''روزنامہ کوہستان لاہور'' میں جلسہ میلاد النبی ﷺ میں خطاب کی ایک تصویر شائع ہوئی، اس کے نیچے یوں لکھا ہوا ہے:

'' مولانا ضیاء القاسمی لائلپوری مین بازار شیخوپورہ میں عید میلاد النبی کے جلسہ عام سے خطاب کر رہے ہیں۔'' (۴۵)

محفل میلاد میں شرکت و خطاب کے ساتھ ساتھ روڈ پر میلاد النبی ﷺ کا جلسہ عام کرنا یقیناً جس میں دعوت و تداعی بھی موجود ہے اگر ضیاء القاسمی کرئے تو جائز اگر اہلسنت کریں تو بدعت و ناجائز کے فتوے آخر کیوں؟

۱۴: مولوی محمد نافع دیوبندی:

مولوی محمد نافع دیوبندی (فاضل دارالعلوم دیوبند) اپنے ہاں خاص بارہ ربیع الاول کی تاریخ کو محفل میلاد منعقد کیا کرتا تھا اور یہ محفل میلاد مولوی محمد نافع دیوبندی کی نگرانی میں ہوتی تھی جس کا احوال متعصب دیوبندی حافظ عبد الجبار سلفی کی لکھی گئی کتاب میں سے پیش خدمت ہے:

''ماہ ربیع الاول زادھا اللہ شرفاً و تعظیماً قریب تھا۔ بارہ ربیع الاول سے پہلے والے جمعہ کو بلوایا اور ارشاد فرمایا بارہ ربیع الاول شریف کی رات کو ہماری طرف سے محفل میلاد پاک ہوگی اور خطاب آپ نے کرنا ہے، اور ساتھ ہی حکم فرمایا کہ آقا کریم ﷺ کے فضائل کے ساتھ ساتھ آپ ﷺ کی پیاری اداؤں کا ذکر ضرور کرنا الحمد للہ رب العالمین یہ محفل میلاد آٹھ سال سے مسلسل آپ کی زیر نگرانی ہوتی اور میری تقریر کے اختتام پر آپ کی طرف سے پُر تکلف تبرک تقسیم ہوتا۔ لیکن اس نویں سال آپ کے وصال کے بعد مجھے اس محفل پاک میں شرکت کی دعوت نہیں ملی۔'' (۴۶)

۴۳: ''خطبات احتشام الحق'' جلد: ۵، ص ۱۷، سنِ اشاعت ۲۰۰۹ء، مطبوعہ این فاروق احمد، این۔ایم باشم اینڈ کو، آمبور، انڈیا۔

۴۴: ''ہفت روزہ خدام الدین'' لاہور، ۲۲ فروری ۱۹۹۳ء، بحوالہ انوارِ میلاد النبی ﷺ۔

۴۵: ''روزنامہ کوہستان'' ۱۴ اگست ۱۹۶۵ء، بحوالہ آؤ میلاد منائیں۔

۴۶: ''تذکرہ مولانا محمد نافع'' ص: ۴۹۸، اشاعت اوّل اگست ۲۰۱۲ء، ناشر: ادارہ مظہر التحقیق لاہور۔

محفل میلاد کو بدعت، حرام اور ناجائز کہنے والے دیوبندی اس اقتباس کو بار بار ٹھنڈے دل و دماغ سے پڑھیں اُن کے چودہ طبق روشن کرنے کے لئے اس میں کافی مواد موجود ہے اگر پھر بھی جی فتویٰ داغنے کو کرے تو ابتداء مولوی نافع ہی سے کریں کیونکہ دیانت داری کا تقاضا یہی ہے۔

۱۵: مفتی محمود احمد دیوبندی:

دیوبندی مسلک والوں کے ''قائد ملت و مفتی''، محمود احمد دیوبندی نے مسجد نیلا گنبد پر قومی اتحاد کے زیر اہتمام عید میلاد النبی ﷺ کے عظیم الشان جلوس کے شرکاء سے خطاب کیا بعد میں جلوس میلاد میں شرکت بھی کی۔ تفصیل کچھ یوں ہے:

''پاکستان قومی اتحاد کے سربراہ مولانا مفتی محمود نے کہا ہے کہ ملک میں اسلامی قوانین کے بعد قومی اتحاد نے وہ مثبت مقصد حاصل کر لیا ہے جس کے لئے اس نے انتھک اور مسلسل تحریک چلائی تھی۔ وہ آج یہاں مسجد نیلا گنبد پر نماز ظہر کے بعد قومی اتحاد کے زیر اہتمام عید میلاد النبی کے عظیم الشان جلوس کے شرکاء سے خطاب کر رہے تھے اس موقع پر قومی اتحاد کے نائب صدر نوابزادہ نصر اللہ خان امیر جماعت اسلامی پاکستان میاں محمد طفیل، وفاقی وزیر قدرتی وسائل چوہدری رحمت الٰہی اور مسلم لیگ چٹھہ گروپ کے سیکرٹری جنرل ملک محمد قاسم نے بھی خطاب کیا۔ تقریروں کے بعد مفتی محمود اور دیگر رہنماؤں نے مسجد نیلا گنبد میں ہی نماز عصر ادا کی۔'' (۴۷)

جس کے بعد ان رہنماؤں کی قیادت میں یہ عظیم الشان جلوس مختلف راستوں سے مسجد شہداء پہنچ کر ختم ہوا، جہاں شرکاء جلوس نے مولانا مفتی محمود کی رفاقت میں نماز مغرب ادا کی۔

۱۶: مولوی عبد الشکور دین پوری:

مولوی ثناء اللہ سعد شجاع آبادی دیوبندی نے مختلف علماء دیوبند کے خطبات کو جمع کیا جن میں مولوی عبد الشکور دین پوری کی بھی ایک تقریر شامل ہے اس تقریر میں ''ہم پورا سال میلاد مناتے ہیں'' سرخی کے تحت دین پوری دیوبندی کی زبانی محفل میلاد میں شرکت و خطاب کا اقرار ملاحظہ ہو:

''عزیزو! میلاد النبی ﷺ کا جلسہ ہے چونکہ ہم سارا سال حضور ﷺ کا میلاد مناتے ہیں۔'' (۴۸)

۲: جمعیت خدام المسلمین کا ایک اشتہار اس نام سے شائع ہوا:

''جلسہ بسلسلہ عید میلاد النبی ﷺ، حضرت مولانا عبد الشکور دین پوری سیرت طیبہ پر بصیرت افروز وعظ فرمائیں گے۔'' (۴۹)

اہلسنت سے تیسری عید کا سوال ''کہاں سے آئی؟'' کرنے والے ذرا خدام الدین والوں سے بھی پوچھ لیں؟؟ شاید اُن کی بولی کی تمھیں سمجھ آجائے!

۱۷: مولوی تاج محمود دیوبندی:

مولوی تاج محمود دیوبندی بھی نہ صرف محافل میلاد میں بطور مہمان شریک ہوا کرتا تھا بلکہ خطاب کے لئے بھی جایا کرتا تھا ملاحظہ ہو:

۱: روزنامہ سعادت فیصل آباد میں فوٹو موجود ہے کہ مولوی تاج محمود خطاب کر رہا ہے اور پیچھے لگے ہوئے بینر زپر جلی حروف میں لکھا ہوا ہے۔ جشن عید میلاد النبی مبارک اور فوٹو کے نیچے یوں لکھا ہوا ہے:

''حبیب بنک فیصل آباد کے زیر اہتمام جشن عید میلاد النبی کی تقریب میں مولانا تاج محمود خطاب کر رہے ہیں۔'' (۵۰)

۲: اسی جشن عید میلاد النبی ﷺ کی تقریب و محفل کی تفصیل روزنامہ ملت فیصل آباد سے پیش خدمت ہے:

''فیصل آباد ۲۰ دسمبر حبیب بنک فیصل آباد سرکل آفس میں عید میلاد النبی ﷺ کی تقریب نہایت جوش و خروش اور عقیدت و احترام سے منائی گئی اور مولانا تاج محمود بحیثیت مہمان خصوصی تقریب میں شامل ہوئے شہر کے ممتاز نعت خوانوں نے نعتیں پڑھیں۔ ۱۲ ربیع الاول کو حبیب بنک سرکل آفس میں عید میلاد النبی ﷺ کے مبارک دن پر جو

۴۷: ''روزنامہ جسارت'' ۱۱ فروری ۱۹۷۹ء، بحوالہ تفسیر تبیان القرآن جلد: ۳، ص: ۷۰، مطبوعہ ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور۔

۴۸: ''سیرت النبی پر علماء دیوبند کی شاہکار تقاریر'' جلد: ۱، ص: ۳۸۲، اشاعت اول نومبر ۲۰۱۳ء، مطبوعہ المشرق للنشر والتوزیع اردو بازار لاہور۔

۴۹: ''ہفت روزہ خدام الدین'' لاہور، ۱۴ اکتوبر ۱۹۵۷ء، ص: ۳، بحوالہ انوار میلاد النبی ﷺ

۵۰: ''روزنامہ سعادت'' فیصل آباد، جلد: ۴۷، بدھ ۱۵ ربیع الاول ۱۴۰۴ھ، ۲۱ دسمبر ۱۹۸۳ء۔

تقریب منعقد ہوئی وہ اپنی نوعیت کے لحاظ سے نہ صرف منفرد اور بے مثال تھی بلکہ عقیدت و احترام اور نیاز مندانہ پاکیزگیوں کا مرقع تھی صبح طلوع ہوتے ہی حبیب بنک کے عملے نے تقریب کی رونق کو دوبالا کرنے کے لئے اپنی کوشش اور صلاحیتیں بروئے کار لانا شروع کر دیں مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام اور جشن عید میلاد النبی صلوم کے موقع پر پاک الفاظ پر مبنی بینر حبیب بنک کی بلند و بالا عمارت پر لہرائے ہوئے تھے تقریب کے لئے پنڈال نہایت سادگی اور متانت سے سجایا گیا تھا جو پھولوں کی خوشبوؤں سے مہک رہا تھا۔'' (۵۱)

قارئین عظام! جن کے ''بزرگ'' کو جشن عید میلاد النبی ﷺ بھی گوارا اور مقبول ہے اُن کے چھوٹوں کو صرف محفل میلاد بھی ہضم نہیں ہوتی باعث حیرت ہے اگر سُنیوں پر محفل میلاد منعقد کرنے پر فتوے لگانے پر واقعی تمہیں شریعت ہی مجبور کرتی ہے تو اپنے ''بزرگ'' پر بھی حکم شرعی لگاؤ ورنہ یہی سمجھا جائے گا کہ محفل میلاد پر فتوے لگانا شریعت کا تقاضا نہیں بلکہ تمہارے اندر چھپے بغض رسالت کا تقاضا ہے۔

۱۸: مولوی عبدالرحمن اشرفی:

دیوبندی مسلک کے ''مفتی'' عبدالرحمن اشرفی کی محفل میلاد میں شرکت کا احوال ملاحظہ ہو:

''(اداکارہ) مسرت شاہین (چیئرمین پرسن تحریک مساوات) کے والد عبدالرحیم گنڈاپور کی ۲۶ ویں برسی کے موقع پر محفل میلاد اور نعت خوانی کا اہتمام کیا گیا جس کی صدارت جامعہ اشرفیہ کے مفتی مولانا عبدالرحمن اشرفی نے کی، اس موقع پر پارٹی سے تعلق رکھنے والی خاتون سمیت دیگر خواتین وحضرات نے بھی محفل میں شرکت کی تلاوت کے بعد پہلے خواتین اور بعد ازاں علماء کرام نے حضور پاک ﷺ کی سیرت پر روشنی ڈالی، رابعہ جونیئر ایڈووکیٹ محترمہ یاسمین شوکت اور اداکارہ انجمن خصوصی طور پر شامل تھیں۔'' (۵۲)

دیوبندی مفتی عبدالرحمن اشرفی کا محفل میلاد میں شرکت کرنا اور صدارت کرنا اس بات کی واضح دلیل ہے کہ ان کے نزدیک محفل میلاد جائز ہی نہیں بلکہ ایک اچھا عمل ہے ورنہ دیوبندی مفتی صدارت کے لئے کیوں چل دوڑے؟ دو ہی باتیں ہیں؟ یا تو اپنے نام کے ساتھ ''مفتی'' کا ٹیگ لگانے والے مولوی اشرفی قرآن وسنت سے جاہل و بے خبر ہیں انہیں اتنا بھی علم نہیں کے جو عمل اس کے بڑوں کے نزدیک بدعت و ناجائز ہے میں اس کی صدارت کرنے جارہا ہوں۔ یا وہ اس محفل میلاد کو اپنے اکابر سے بغاوت کرتے ہوئے جائز سمجھتے تھے۔

۲: تحریک منہاج القرآن کے زیر اہتمام مینار پاکستان کے سبزہ زار میں منعقدہ عالمی میلاد کانفرنس ۲۰۰۷ء میں بھی مولوی عبدالرحمن اشرفی نے شرکت کی تھی۔

(جس کی وڈیو ''یوٹیوب'' پر دیکھی جاسکتی ہے)

۱۹: مولوی عبدالحفیظ مکی:

مولوی عبدالحفیظ مکی دیوبندی کی محفل میلاد میں شرکت کا ثبوت مولوی عبدالرحیم چاریاری دیوبندی کی ترتیب شدہ کتاب سے پیش خدمت ہے:

''حضرت مولانا عبدالحفیظ مکی زید مجدہم نے بیرون ملک ایک مجلس میلاد شریف میں (جو یقینا مروجہ طریقہ پر ہی ہوئی ہوگی ،ناقل) دینی مصلحت کی بناء پر شرکت کی اور اپنی اس شرکت کا ذکر بہت ہی معذرت خواہانہ انداز میں ایک خط میں حضرت شیخ (یعنی زکریا کاندھلوی نقشبندی) سے ڈرتے ڈرتے کیا.....حضرت شیخ نے جواب میں حضرت مکی صاحب کو لکھا کہ تم نے بہت اچھا کیا، ایسی مجالس میں شرکت بہت مبارک ہے۔'' (۵۳)

اس اقتباس سے سب سے بڑی بات یہ ثابت ہوئی کہ ''فضائل اعمال'' کے مصنف مولوی زکریا کاندھلوی دیوبندی بھی محافل میلاد میں شرکت کو نہ صرف اچھا سمجھتا تھا بلکہ شرکتِ محفل میلاد کو مبارک عمل سمجھتا و مانتا تھا۔

۵۱: ''روزنامہ ملت'' فیصل آباد، جلد: ۳۲، بدھ ۱۵ ربیع الاول ۱۴۰۴ھ، ۲۱ دسمبر ۱۹۸۳ء، شمارہ: ۲۸۸۔

۵۲: ''روزنامہ اوصاف'' اسلام آباد، ۱۸ اپریل ۲۰۰۰ء، بحوالہ آو میلاد منائیں۔

۵۳: ''اکابر اہل سنت کا حقیقی مسلک و مشرب المعروف تحفظ عقائد اہل سنت'' ص: ۲۸۸، طبع دوم اکتوبر ۲۰۱۷ء، (اضافہ شدہ ایڈیشن) مطبوعہ جامعہ حنفیہ، امداد ٹاؤن شیخوپورہ روڈ، فیصل آباد۔

۲۰: مولوی عبد القادر آزاد:

مولوی عبد القادر آزاد دیوبندی نے داتا دربار مسجد میں میلاد سیمینار میں شرکت کی جس کی تفصیل کچھ یوں ہے:

''لاہور (آن لائن) مجلس عمل تحفظ حقوق علماء کے زیر اہتمام میلاد سیمینار میں علماء کرام و مشائخ عظام کی بھاری تعداد نے شرکت کی سیمینار کی صدارت مجلس عمل پنجاب کے بانی صدر انوار صمدانی نے کی جبکہ شرکاء میں علامہ مقصود قادری، مولانا عبد القادر آزاد، قاضی زمان خان عباسی، قاری عبد العزیز فریدی، علامہ اسحاق ساقی نمایاں تھے اس موقع پر پاکستان کی ترقی و خوشحالی اور ملک میں نظام مصطفی کے نفاذ کے لئے دعا مانگی گئی۔'' (۵۴)

۲۱، ۲۲: مولوی عزیز الرحمن ہزاروی اور حافظ صغیر احمد دیوبندی:

مولوی انیس احمد مظاہری دیوبندی نے مولوی یحییٰ مدنی دیوبندی کے ''سفر بخارا و سمرقند'' میں مولوی عزیز الرحمن ہزاروی اور حافظ صغیر احمد دیوبندی کے محفل میلاد میں شرکت کا اقرار ان الفاظ میں کیا ہے:

''نماز عشاء سے کچھ دیر قبل حضرت مولانا عزیز الرحمن صاحب و حضرت حافظ صاحب زید مجدہما ایک جگہ مولود شریف میں تشریف لے گئے تقریباً رات کو ۱۰:۱۵ بجے تشریف لائے۔ حضرت اقدس مولانا محمد یحییٰ مدنی صاحب زید مجدہ اور مولوی انیس احمد نماز عشاء کے بعد ۹ بجے تک سو گئے۔'' (۵۵)

اس اقتباس میں سے جو بڑی خاص بات دیوبندی قلم سے واضح ہوئی وہ یہ کہ سرزمین بخارہ و سمرقند میں بھی محفل میلاد منعقد ہوتی ہیں۔

۲۳: مولوی احمد لدھیانوی دیوبندی:

کالعدم سپاہ صحابہ کے موجودہ سربراہ و چیئرمین مولوی احمد لدھیانوی دیوبندی محفل میلاد میں شریک ہوا جس کی تصویر بھی روزنامہ اوصاف میں شائع ہوئی، تصویر کے نیچے یوں مرقوم ہے:

''کوہاٹ: اہلسنت و الجماعت کے سربراہ احمد لدھیانوی محفل میلاد سے خطاب کر رہے ہیں۔'' (۵۶)

۲۴: مولوی طارق جمیل:

محفل میلاد میں مولوی طارق جمیل کی شرکت اور خطاب کے ثبوت کے لئے راقم الحروف کے پاس ایک اشتہار موجود ہے، اشتہار کا عنوان کچھ یوں ہے:

''محفل میلاد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔'' (۵۷)

۲۵: دیوبندی بزرگ:

مولوی ابو الحسن ندوی دیوبندی نے دیوبندی ''شیخ الحدیث'' ''مولوی زکریا کاندھلوی کی سوانح میں لکھا ہے کہ:

ایک مرتبہ شیخ نے ایک قابل احترام دیوبندی عالم اور بزرگ کے متعلق سنا وہ ۱۲ ربیع الاول کے ایک میلادی جلسہ میں شرکت فرمانے والے ہیں، شیخ نے اس پر اس ناچیز کو لکھا:

''ابھی چند روز ہوئے اخبار میں ۱۲ ربیع الاول کے میلادی جلسہ میں...... کی شرکت کا وعدہ پڑھا۔'' (۵۸)

۵۴: ''ڈیلی بزنس رپورٹ'' فیصل آباد، جلد: ۵۴، جمعرات، ۹ نومبر ۲۰۰۰ء، ۱۲ شعبان ۱۴۲۱ھ، شمارہ: ۱۸۴۔

۵۶: ''ماہنامہ سلوک و إحسان'' کراچی، جلد: ۲۶، شمارہ: ۹/۸، شعبان/رمضان ۱۴۳۴ھ، جون/جولائی ۲۰۳۱ء، ص: ۱۷، ناشر معبد الخلیل الاسلامی ببادر آباد، کراچی۔ ''مجلہ صفدر'' گجرات، شمارہ: ۳۱، ستمبر ۲۰۱۳ء، شوال المکرم ۱۴۳۴ھ، ص: ۴۷۔

۵۷: ''روزنامہ اوصاف'' لاہور، جلد: ۱۷، شمارہ: ۱۳۱، جمعرات ۱۶ جنوری ۲۰۱۴ء، ۱۴ ربیع الاول ۱۴۳۵ھ، ص: ۸۔

۵۸: مورخہ ۱۰ مئی ۲۰۱۷ بمقام: مین شادمان کالونی ڈی گراؤنڈ فیصل آباد۔

۵۹: ''سوانح حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا'' ص ۲۱۱، مطبوعہ مجلس نشریات اسلام ناظم آباد کراچی۔

ابدال وقت کے ایک واقعہ کی وجہ سے اعلیٰ حضرت پر کئے گئے دیوبندی اعتراض کا جواب

مولانا میثم عباس قادری رضوی

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

''کراماتِ اعلیٰ حضرت'' نامی کتاب میں اعلیٰ حضرت امام اہلِ سنت علامہ مولانا مفتی الشاہ احمد رضا خان فاضل بریلوی رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہِ سے منسوب ایک واقعہ بیان کیا جاتا ہے، واقعہ کچھ یوں ہے:

''اعلیٰ حضرت قُدِّسَ سِرُّہٗ کے خادمِ خاص حاجی کفایت اللہ صاحب بیان فرماتے ہیں:

''اعلیٰ حضرت بنارس تشریف لے گئے ایک دن دوپہر کو ایک جگہ دعوت تھی۔ میں ہمراہ تھا۔ واپسی میں تانگے والے سے فرمایا اس طرف فلاں مندر کے سامنے سے ہوتے ہوئے چل''۔

مجھے حیرت ہوئی کہ اعلیٰ حضرت بنارس کب تشریف لائے اور کیسے یہاں کی گلیوں سے واقف ہوئے۔ اس مندر کا نام کب سنا؟ اسی حیرت میں تھا کہ تانگہ مندر کے سامنے پہنچا دیکھا کہ ایک سادھو مندر سے نکلا اور تانگہ کی طرف دوڑا۔ آپ نے تانگہ رُکوا دیا۔ اس نے اعلیٰ حضرت کو ادب سے سلام کیا اور کان میں کچھ باتیں ہوئیں جو میری سمجھ سے باہر تھیں۔ پھر وہ سادھو مندر میں چلا گیا۔ ادھر تانگہ بھی چل پڑا۔ تب میں نے عرض کی:

''حضور! یہ کون تھا؟''

فرمایا:

''ابدالِ وقت۔''

عرض کی:

''مندر میں؟''

فرمایا: ''آم کھائیے، پتے نہ گنئے''۔

یہ واقعہ بعد ازاں ''امام احمد رضا اور تصوف'' صفحہ ۹۸، مطبوعہ مصلح الدین پبلیکیشنز، کھارادر، کراچی) اور دیگر کتب میں بھی نقل کیا گیا۔

مفتی مجاہد دیوبندی نے اس واقعہ کی وجہ سے اعلیٰ حضرت پر اعتراض کرتے ہوئے اس کا عنوان ان الفاظ میں قائم کیا:

''احمد رضا کے ہندوؤں سے تعلقات'' ملاحظہ ہو کتاب ''ہدیہ بریلویت''، صفحہ ۱۵۵ (مطبوعہ دار النعیم، اردو بازار، لاہور) سوشل میڈیا پر بھی اس واقعہ کی بنا پر دیوبندیوں کی جانب سے مختلف قسم کے فضول تبصرے کیے جاتے ہیں۔ اسلئے میں نے ضروری سمجھا کہ اس اعتراض کا مختصر جواب دے دوں تا کہ معترضین کے منہ بند ہو سکیں۔

مؤمن آلِ فرعون:

قرآن کریم میں ارشاد ہے:

''وَقَالَ رَجُلٌ مُّؤۡمِنٌ مِّنۡ اٰلِ فِرۡعَوۡنَ یَکۡتُمُ اِیۡمَانَہٗ۔''(۱)

ترجمہ مولوی محمود حسن دیوبندی:

''اور بولا ایک مرد ایماندار فرعون کے لوگوں میں، جو چُھپاتا تھا اپنا ایمان۔''

اس آیتِ کریمہ کی تفسیر میں مولوی شبیر احمد عثمانی دیوبندی نے لکھا:

''یعنی ایک مردِ مومن جس نے فرعون اور اُس کی قوم سے اپنا ایمان ابھی تک مخفی رکھا تھا۔''

۱: ''سورۂ مؤمن'': ۲۸۔

سیدی اعلیٰ حضرت کے متعلق بیان کردہ واقعہ (بشرط صحتھا) میں سادھو کی شکل میں جو شخص اعلیٰ حضرت کو مِلا وہ بھی مؤمن آلِ فرعون کی طرح اپنا ایمان چھپاتا تھا اِسی لیے اس روپ کو اپنائے ہوئے تھا، وگرنہ اگر وہ معاذ اللہ مسلمان نہ ہوتا تو اعلیٰ حضرت کبھی بھی اس کو "ابدالِ وقت" نہ کہتے۔اس اعتراض کے جواب میں اس سے زیادہ وضاحت کی ضرورت نہیں ہے، لیکن ذیل میں دیوبندیوں کے نزدیک مُسلّمہ کتب سے "علاج بالمثل" کے لیے کچھ اِلزامی جوابات بھی نقل کیے جاتے ہیں تاکہ دیوبندی معترضین کو مزید افاقہ ہو۔

مقامِ صدیقیت پر فائز مسلمان بادشاہ عیسائی کے روپ میں:

جس کتاب سے یہ واقعہ پیش کیا جارہا ہے اس کے متعلق عرض کردوں کہ اس کتاب کا ترجمہ مولوی اشرفعلی تھانوی دیوبندی کے کہنے پر کیا گیا، چنانچہ اس کے شروع میں ناشر محمد زکی دیوبندی نے تھانوی صاحب کے ایک وعظ کا اقتباس نقل کیا ہے، جس میں تھانوی صاحب نے کہا:

"اہلِ محبت کے تذکرے دیکھا کرو، میں نے ایک کتاب "روض الریاحین" کا جس میں پانچ سو بزرگوں کی حکایتیں ہیں، اردو میں ترجمہ کرادیا ہے پانچ سو وہ اور پانچ سو دوسری معتبر حکایتوں کا اضافہ کر کے اس کا لقب "ہزار داستان" رکھا ہے جو عنقریب چھپ جائے گی۔میرا یقین ہے کہ جو شخص ساری کتاب اچھی طرح سمجھ کر دیکھے گا ضرور عاشق ہو جائے گا، آخر ایک ہزار عشاق کا تذکرہ دیکھنے سے کہاں تک اثر نہ ہوگا۔" (۲)

دیوبندی ناشر صاحب مزید لکھتے ہیں کہ (یہ کتاب):

"پاکستان میں دستیاب نہ تھی، لہٰذا اسے شائع کرنے کا حکم حضرت تھانویؒ کے خلیفۂ خاص مفتیٔ اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحبؒ نے احقر کو دیا۔" (۳)

نوٹ:

اس اقتباس میں دیوبندی علما کے ساتھ کلماتِ ترحیم اور القابات دیوبندی ناشر کی جانب سے لکھے گئے ہیں۔

پیش کیے گئے ان اقتباسات سے اس کتاب کی ثقاہت دیوبندی مذہب کے دو اکابر علما سے ثابت ہوگئی، اب واقعہ ملاحظہ فرمائیں:

"شیخ مغاوری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے، فرماتے ہیں کہ:

"میں چند سال تک جنگ کا شوقین رہا اور چند سال سیر و سیاحت کا حریص رہا، میں بعض کاموں کے سبب حکمائے کفار کے شہروں میں داخل ہوتا تھا اور پوشیدہ ہو جانا میرے اختیار میں تھا، اگر میں چاہتا تو وہ مجھے دیکھ سکتے تھے اور اگر نہیں چاہتا تھا تو نہیں دیکھ سکتے تھے۔ایک بار حق تعالیٰ کا حکم ہوا کہ میں ان کے شہر میں داخل ہو جاؤں اور ایک صدیق سے ملاقات کروں، چنانچہ میں پہنچا اور اپنے آپ کو انہیں دکھایا، انہوں نے مجھے گرفتار کرلیا اور میرا گرفتار کرنے والا بہت خوش ہوا اور میری مشکیں باندھ کر بازار میں لے آیا تاکہ مجھے بیچے اور یہی طریقہ مجھے بھی مطلوب تھا جس کا مجھے حکم ہوا تھا، اس سے مجھے ایک معتبر آدمی سوار نے خریدا اور مجھے گرجا پر وقف کردیا تاکہ میں اس کی خدمت کیا کروں۔میں ایک مدت تک اس کی خدمت کرتا رہا، ایک دن گرجا میں ان لوگوں نے بہت سے فرش بچھائے اور بخور جلایا اور بہت سی خوشبو کی گئی۔"

میں نے کہا:

"کیا بات ہے؟"

انہوں نے کہا:

"بادشاہ کی عادت ہے کہ سال میں ایک بار گرجا میں آتا ہے اب اس کی زیارت کا وقت آگیا ہے، ہم اس کے واسطے تیاری کر رہے ہیں اور گرجا کو خالی کر دیتے ہیں۔وہ تنہا ہی آکر اس میں عبادت کرتا ہے۔"

جب انہوں نے دروازہ بند کردیا تو میں صرف وہاں رہا اور ان کی نظر سے چھپ گیا، وہ مجھے نہ دیکھ سکے۔اتنے میں بادشاہ آگئے اور ان کے واسطے دروازہ کھولا گیا اور وہ تنہا داخل ہوئے اور دروازہ بند

۲: "نزہۃ البساتین اردو ترجمہ روض الریاحین" صفحہ: ۴، مطبوعہ ایچ ایم سعید کمپنی، ادب منزل، پاکستان چوک، کراچی۔مترجم مولوی جعفر علی نگینوی۔

۳: "نزہۃ البساتین اردو ترجمہ روض الریاحین" صفحہ: ۴، مطبوعہ ایچ ایم سعید کمپنی، ادب منزل، پاکستان چوک، کراچی۔مترجم مولوی جعفر علی نگینوی۔

کر دیا گیا۔ پھر وہ گرجا میں چاروں طرف تلاش کرتے پھرتے رہے، انہیں میں دیکھتا تھا اور وہ مجھے نہیں دیکھتے تھے، جب اطمینان کر لیا تو قربان گاہ میں پہنچے جو گرجا میں تھا اور قبلہ کی جانب منہ کر کے تکبیر کہی، اس وقت مجھ سے فرمایا گیا:

''کہ یہ وہی ہیں جن سے ہم تمہیں ملانا چاہتے ہیں۔''

چنانچہ میں ظاہر ہو کر ان کے پیچھے سلام پھیرنے تک کھڑا رہا، سلام پھیر کر انہوں نے میری طرف دیکھا، کہا:

''تُو کون ہے؟''

میں نے کہا:

''آپ جیسا مسلمان ہوں۔''

فرمایا:

''تمہیں یہاں کون سی چیز لے آئی؟''

میں نے کہا:

''آپ۔''

اب وہ میری طرف متوجہ ہوئے اور حال پوچھا۔ میں نے کہا کہ:

''مجھے آپ سے ملنے کا حکم ہوا تھا اور اس کا کوئی طریقہ سمجھ میں نہ آیا۔ مگر اس صورت سے کہ قید ہو کر بکوں، اور وہ مجھے گرجا کا خادم بنا دیں اور ہر موقعہ پر میں نے ان کو اپنے اوپر قادر کر دیا تاکہ ملاقات حاصل ہو جائے۔''

مجھ سے مل کر وہ بہت خوش ہوئے۔ میں نے ان کا حال کشف سے دیکھا، انہوں نے میرا حال دیکھا، میں نے انہیں درجۂ صدیقین میں پایا۔ میں نے کہا:

''آپ کی ان کفار کے درمیان باطنی حالت کیا ہوگی؟''

فرمایا:

''اے ابوالحجاج! مجھے ان کے درمیان بڑا نفع ہے اور مسلمانوں کے درمیان رہ کر وہ فوائد نہیں حاصل ہو سکتے۔''

میں نے کہا:

''بیان فرمائیے۔''

فرمایا کہ:

''میرا توحید اور اسلام اور اعمال صرف اللہ ہی کے واسطے خالص ہیں، کسی کو اس کی اطلاع نہیں ہے اور حلال کھاتا ہوں جس میں کوئی شُبہ نہیں ہے اور مسلمانوں کو نفع پہنچاتا ہوں اگر ان کا بڑا بادشاہ میں ہوتا تو بھی انہیں کفار سے بچا نہ سکتا۔ انہیں کفار کے شر سے بچاتا ہوں کوئی ان تک نہیں پہنچ سکتا اور کفار کے درمیان قتل و فساد ایسے ایسے کراتا ہوں کہ اگر مسلمانوں کا سب سے بڑا بادشاہ ہوتا تو بھی نہ کر سکتا۔ ان شاء اللہ میں عنقریب اپنے چند تصرفات تمہیں دکھاؤں گا۔''

پھر ہم نے ایک دوسرے کو وداع کیا اور میں لوگوں کی نظر سے پوشیدہ ہو گیا اور بادشاہ نکل کر گرجا کے دروازہ پر جا بیٹھے اور کہا:

''گرجا کے سارے مخصوص لوگوں کو حاضر کرو۔''

چنانچہ حاضر کر کے پیش کیے گئے اور کہا گیا:

''یہ اس کے بطریق یعنی عالم ہیں، یہ شماس ہیں یعنی محافظ ہیں، یہ راہب ہیں، یہ ناظر اوقاف ہیں۔ اور یہ اس کی جائیداد کا محصول وصول کرنے والا ہے۔''

فرمایا:

''اس کی خدمت کون کرتا ہے؟''

لوگوں نے اس شخص کو بتلایا جس نے مجھے خرید کر گرجا پر وقف کیا تھا اور کہا:

''اس نے ایک قیدی کو خرید کر اس پر وقف کیا۔''

اس پر بہت غصہ کا اظہار فرمایا اور کہا:

''کیا تم سب کے سب خدا کے گھر کی خدمت سے متکبر ہو گئے اور ایک شخص کو جو غیر ملت کا نجس ہے اُس سے خدا کے گھر کی خدمت لیتے ہو اور تلوار لے کر اس کی آڑ میں کہ خدا کے گھر کو تم نے نجس کر دیا، سب کی گردن ماری اور میرے احضار کا حکم کیا۔ میں ان پر ظاہر ہو گیا، انہوں نے مجھے پیش کیا۔

فرمایا:

''یہ ایسے گرجا کا کادم ہے جس سے برکت حاصل کی جاتی ہے۔ ان لوگوں کے تکبر کے مقابلہ میں تو یہ اس کا مستحق ہے کہ اس کو عزت

وتعظیم اور خلعت وسواری دے کر اس کے وطن اور اہل کے پاس پہنچایا جاوے۔"

چنانچہ ایسا ہی کیا گیا اور مین اپنے وطن لوٹ آیا۔"(۴)

معترض دیوبندی بتائیں کہ اس واقعہ میں خود کو عیسائی ظاہر کرنیوالے مسلمان بادشاہ کو بھی (جو مقام صدیقیت پر فائز تھا) عیسائیت کے ساتھ منسوب کر کے، ان کے خلاف زبانِ طعن دراز کریں گے؟ اگر نہیں تو صرف اعلیٰ حضرت ہی نشانہ کیوں؟۔"نزہۃ البساتین اردو ترجمہ روض الریاحین" کو مولوی اشرفعلی تھانوی دیوبندی اور مفتی شفیع دیوبندی کی تائید حاصل ہے، اس لیے وہ بھی اس واقعہ کے تائید کنندہ قرار پاتے ہیں۔اب دیکھتے ہیں کہ دیوبندی اپنے ان اکابر پر فتوی لگاتے ہیں یاحسبِ روایت زبان بند رکھتے ہیں۔

مولوی محمد حسن مؤلف "کشف الاستار" ہندو کے روپ میں:

۱: دیوبندی مذہب کے مزعومہ حکیم الامت مولوی اشرفعلی تھانوی دیوبندی نے اپنی کتاب میں لکھا ہے:

"مولوی محمد حسن نے بڑی تلاش اور دُور دَراز پاپیادہ سفر اور ہندو فقیروں اور سادھوؤں کی صحبت اور خدمت میں ایک مرتاض کی حیثیت سے تادیرہ کر معلوم کیا کہ ہندوؤں کے رشیوں نے اپنے ملفوظات میں دس اوتاروں کے آنے کا عقیدہ ظاہر کیا ہے۔"(۵)

تھانوی صاحب نے اس اقتباس میں لکھا ہے کہ:

"مولوی حسن صاحب" ہندو فقیروں اور سادھوؤں کی صحبت اور خدمت میں ایک مرتاض" یعنی" ریاضت کرنے والے" کی حیثیت سے رہے۔"

تھانوی صاحب نے مزید لکھا ہے:

"مؤلف کشف الاستار مولوی محمد حسن نے (صورۃً) ہندو بن کر بنارس میں اور اجودھیا میں ایک زمانہ تک تحصیل علوم ویدکی، اور بڑے بڑے پاک نفس برہمنوں اور خدارسیدہ سادھوؤں کی صحبت حاصل کی۔انہوں نے دیکھا اکثر جنگلوں اور پہاڑوں میں تارک الدنیا جوگی کسی بڑی ہستی اور کسی تعریف کی ہوئی ذات کی یاد میں بھجن گاتے اور اس کی جے مناتے۔"(۶)

اس اقتباس میں دیوبندی حکیم الامت مولوی اشرفعلی تھانوی دیوبندی نے مولوی محمد حسن صاحب کے بارے میں یہ الفاظ بواضح طور پر لکھے ہیں کہ:

"وہ ہندو کی صورت میں۔"

برہمنوں اور سادھوؤں کی صحبت میں رہے۔تھانوی صاحب نے ان سادھوؤں کے لیے" خدارسیدہ" یعنی" خدا تک پہنچے ہوئے" جیسے الفاظ بھی استعمال کیے ہیں اور ہندو کی صورت میں جوگیوں کے ساتھ رہنے کی وجہ سے مولوی محمد حسن صاحب کا رد بھی نہیں کیا۔اور دیوبندیوں کے امام مولوی سرفراز گکھڑوی نے لکھا ہے:

"جب کوئی مصنف کسی کا حوالہ اپنی تائید میں نقل کرتا ہے اور اسکے کسی حصہ سے اختلاف نہیں کرتا تو وہی مصنف کا نظریہ ہوتا ہے۔"(۷)

اس اقتباس کی روشنی میں ثابت ہوا کہ تھانوی صاحب بھی مولوی محمد حسن صاحب کے ہندو کی صورت میں رہنے کو درست سمجھتے ہیں اسی لیے ان کا رد نہیں کیا۔لیکن دوسری طرف تھانوی صاحب کے پیروکار دیوبندی اسی طرح کے ایک واقعہ کی وجہ سے اعلیٰ حضرت پر اعتراض کرتے ہیں، لہٰذا ان معترض دیوبندیوں سے گذارش ہے کہ "روض الریاحین" سے پیش کیے گئے واقعہ اور تھانوی صاحب کی اپنی کتاب سے پیش کیے گئے مذکورہ بالا دو اقتباسات کی وجہ سے تھانوی صاحب کے بارے میں بھی اسی طرح کا تبصرہ کیا جائے جو اعلیٰ حضرت کے متعلق کیا جاتا ہے۔

۴:"نزہۃ البساتین اردو ترجمہ روض الریاحین" صفحہ:۴۶۹ تا ۴۷۱، مطبوعہ ایچ ایم سعید کمپنی، ادب منزل، پاکستان چوک، کراچی۔مترجم مولوی جعفر علی نگینوی۔
۵:"حقانیتِ اسلام غیر مسلم اقوام کی نظر میں" صفحہ:۱۰۲، مطبوعہ مکتبہ حکیم الامت، کمرشل ایریا، ناظم آباد نمبر ۲، کراچی۔طبع اگست ۲۰۰۸ء۔
۶:"حقانیتِ اسلام غیر مسلم اقوام کی نظر میں" صفحہ:۱۰۸، مطبوعہ مکتبہ حکیم الامت، کمرشل ایریا، ناظم آباد نمبر ۲، کراچی۔طبع اگست ۲۰۰۸ء۔
۷:"تفریح الخواطر" صفحہ:۷۹، مطبوعہ مکتبہ صفدریہ، نزد مدرسہ نصرۃ العلوم، گھنٹہ گھر، گوجرانوالہ۔

بابا گرونانک، حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کے خلیفہ تھے: مولوی رشید گنگوہی دیوبندی کا موقف:

دیوبندی مذہب کے ایک اور امام مولوی رشید گنگوہی دیوبندی کی مستند سوانح عمری سے دو اقتباسات ملاحظہ کریں، پہلے اقتباس میں لکھا ہے کہ گنگوہی صاحب نے سکھوں کے پیشوا بابا گرونانک کے بارے میں کہا:

۱: ''ایک مرتبہ ارشاد فرمایا کہ شاہ نانک جن کو سکھ لوگ بہت مانتے ہیں، حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ کے خلفا میں سے ہیں، چونکہ اہلِ جذب سے تھے اس وجہ سے انکی حالت مشتبہ ہوگئی، مسلمانوں نے کچھ ان کی طرف توجہ نہ کی، سکھ اور دوسری قومیں کشف وکرامات دیکھ کر ان کو ماننے لگے۔'' (۸)

ایک بزرگ پوشیدہ ہو کر مندر میں تبلیغ کرتے تھے، مولوی رشید گنگوہی دیوبندی:

کچھ صفحات بعد مزید لکھا ہے کہ گنگوہی صاحب نے کہا:

۱: ''شاہ حکیم اللہ صاحب ایک بزرگ سہارنپور میں رہتے تھے، اُن کی خدمت میں ایک شخص بغرضِ سلام حاضر ہوا، اور عرض کیا کہ:

''حضرت میں حیدر آباد دکن کو جاتا ہوں۔''

شاہ صاحب نے فرمایا:

''اچھا جاؤ۔''

''حیدر آباد کے راستہ میں فلاں شہر پڑے گا اُس شہر کے متصل ایک جھڑی ہے اُس میں ایک بزرگ رہتے ہیں، یہ اُن کا نام ہے، اُن سے ملنا اور میرا اسلام کہنا۔''

یہ شخص رخصت ہو کے حیدر آباد روانہ ہوئے، شاہ صاحب کے ارشاد کے موافق جب جھڑی کے پاس پہنچے تو دیکھا کہ ایک مندر بنا ہوا ہے اس کی چار دیواری کے گرد بہت سے ہندو فقیر الگ الگ بُت ہاتھوں میں لئے پوجا کر رہے ہیں، یہ شخص بہت متحیر ہوا کہ یہاں یہ کیا قصہ ہو رہا ہے، آخر آگے بڑھا اور ایک ہندو فقیر سے پوچھا کہ:

''اِس مندر میں کون رہتا ہے؟''

اُس نے جواب دیا کہ:

''ہمارا گرو رہتا ہے۔''

انہوں نے نام پوچھا تو وہی تھا جو شاہ صاحب نے بتایا تھا،

اِس شخص نے فقیر سے کہا کہ:

''اپنے گرو کو اطلاع کر دو کہ ایک شخص شاہ حکیم اللہ سہارنپوری کا بھیجا ہوا اسلام کے لیے حاضر ہونا چاہتا ہے۔''

ہندو فقیر نے جواب دیا کہ:

''ہم لوگ تو وہاں تک پہنچ نہیں سکتے البتہ تمہارا پیام ڈیوڑھی کے فقیروں تک پہنچا تا ہوں وہاں سے سلسلہ بہ سلسلہ گرو جی تک پہنچ جائے گا۔''

غرض اِس طرح پر جب پیام اندر پہنچا تو انہوں نے اِن مہمانِ مسافر کو اندر بلا لیا، وہاں جا کر دیکھتے ہیں تو ایک بزرگ سفید ریش صاف ستھرے چبوترہ پر بیٹھے قرآن شریف کی تلاوت کر رہے ہیں، جب فارغ ہو کر کلام مجید جزدان میں رکھ لیا، تو اُن کی طرف متوجہ ہوئے اور سلام وکلام ہوا، اِس شخص نے کہا کہ:

''حضرت یہاں کے قصے نے تو مجھے حیران بنا دیا، باہر بُت پرست جوگیوں کا مجمع کیسا ہے؟''

بزرگ نے فرمایا:

''میاں کیا پوچھتے ہو باہر جتنے لوگ معتقد بنے بیٹھے ہیں سب ہندو ہیں، اُن کو یہاں تک پہنچنے کی ممانعت ہے، جب کسی قدر اُن کی اصلاح ہو جائے گی تو ڈیوڑھی پر آ جائیں گے اور پھر جب حالت زیادہ سنورے گی تو یہاں آ جائیں گے، یہاں آ کر مسلمان بنیں گے، چنانچہ یہ لوگ جن کو میرے پاس دیکھتے ہو بحمد اللہ سب مسلمان ہیں اور جب مکمل ہو جائیں گے تو اِس سامنے والے دروازہ سے ان کو نکال دوں گا، اِس دروازہ سے باہر جانے والے لوگ پھر کبھی باہر کے لوگوں سے نہ ملیں گے،۔۔۔

(۔۔۔بقیہ صفحہ ۲۱ پر۔۔۔)

۸: ''تذکرۃ الرشید'' جلد: ۲، صفحہ: ۲۳۲، مطبوعہ ادارہ اسلامیات، ۱۹۰۔ انار کلی، لاہور۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مولای صل وسلم دائما ابدا

علی حبیبک خیر الخلق کلهم

هو الحبیب الذی ترجی شفاعته

لکل هول من الاهوال مقتحم

محمد سید الکونین والثقلین

والفریقین من عرب ومن عجم

فان من جودک الدنیا وضرتها

ومن علومک علم اللوح والقلم

صلی اللہ تعالی علیہ وعلی الہ واصحبہ وبارک وسلم